

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224908

UNIVERSAL
LIBRARY

۱۷۲۲۲

۲۳۳۵۱۰
م ۰ م
سید محمد علی خان

۱۹۸۰

سباحت نذوقیت زینت داری و رعیت داری

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No.

۱۰۱/۳۳۳۵۳

Accession No.

۱۲۲۵۷

Author:

سید محمد علی

Title

بیان مذہب و عقاید و عبادات

This book should be returned on or before the date last marked below.

رساله

در ادیان

مباحث بنده و بست زمینداری و رعیت و اداری

مؤلفه

مولوي سيد مهدي علي خان صاحب

معتمد مدارالامهات سرکار عالی علاقه مالکنداری

بنظر

مزید آگاهی همده داران سرکار عالی



در مطبع

مسین تیفک سوسائیتی علیحدہ باعتمام شیخ علیم اللہ

بقالب طبع در آمد

سنه ۱۲۹۷ هجری مطابق سنه ۱۲۸۹ فصلی و سنه ۱۸۸۰ ع

فہرست مطالب رسالہ الموسوم بہ

مباحث

بندوبست زمینداری و رعیت داری

صفحہ

مضمون

۱ دیباچہ

اس رسالہ میں آٹھ باب اور ایک خاتمہ ہی حسب

ذیل باب اول — لفظ زمیندار اور کاشتکار کی مراد

اور ان کے اقسام اور حقوق کے بیان میں جو حسب

۲ قوانین ممالک مختلفہ یا رواج ملک کے رائج ہیں ...

باب دوم — عام ابتدائی کاموں کے بیان میں جو ہر ایک

۲ قسم کے بندوبست سے یکساں متعلق ہیں ...

باب سویم — بندوبست زمینداری کے قواعد عامہ کے

۲ بیان میں

باب چہارم — بندوبست رعیت داری کے قواعد عامہ کے

۲ بیان میں

۲ باب پنجم — قواعد تشخیص جمع کے بیان میں ...

باب ششم — قواعد نسبت حفاظت نتائج و مقاصد

۲ بندوبست کے بیان میں

باب ہفتم — بندوبست زمینداری اور بندوبست

رعیت داری کے فوائد اور نقصانات کے بیان اور ان کے

۲ باہم مقابلہ میں

باب ہشتم — ایک نئی تجویز بندوبست رعیت داری

کو زمینداری بندوبست کے ساتھ مشابہ کرنے میں

۲ مع بیان ان فوائد کے جو اُس سے متصور ہیں ...

صفحہ

مضمون

خاتمہ — اُن تجزیوں اور کیفیتوں کے بیان میں جو
صوبہ بنیٹی میں رعیت واری ہندوستان سے حاصل
ہوئے ہیں ۲

باب اول

لفظ زمیندار و کاشتکار کی مراد اور اُن کے اقسام
اور اُن کے حقوق کے بیان میں جو حسب
قوانین ممالک مختلفہ یا رواج ملک کے قرار
پائے گئے ہیں ... ۳

لفظ زمیندار کی تعریف اور اُس کی حقیقت ... ۳ لغایت ۵
کون کون سے حقوق سے مواضع میں حقیقت زمینداری کا
نشان پایا جاتا ہے ۵ لغایت ۷
بنگالہ کے زمیندار اور دکن کے دیسمکھ ... ۷
تمام ہندوستان میں زمینداروں کو قانوناً کون کون سے
حقوق حاصل ہوئے ہیں ۸
لفظ کاشتکار کی تعریف اور کاشتکاروں کے اقسام ... ۸
رعیت کے لفظ کو کاشتکار کے معنی میں استعمال کرنا
اگرچہ غلط ہے لیکن دکن کی خاص حالت کے
لحاظ سے یہ استعمال کچھ بوجہ نہیں ہے ... ۹
ہندوستان کے مختلف صوبوں میں کاشتکاروں کے اقسام
مختلف ہیں ۹
اقسام کاشتکاران ممالک مغربی و شمالی میں ... ۱۰

اول — آسامیان بشرح لگان معین اور اُن کی تعریف *
دوم — آسامیان ساقط المالکیت اور اُن کی تعریف *
سوم — آسامیان مستحق دخلکاری اور اُن کی تعریف *
چہارم — آسامیان غیر مستحق دخلکاری اور اُن کی تعریف *

صفحہ	مضمون
	چاروں قسم مذکورہ بالا آسامیوں کے حقوق کی تفصیل
۱۱ د ۱۱	معہ ذکر اضافہ و تخفیف لگان
	صوبہ اودہ میں کاشتکاروں کو رعیت کے نام سے موسوم
۱۱ د ۱۲	کیا گیا ہی
	اول — رعیت مستحق دخلکاری *
	دوم — رعیت غیر مستحق دخلکاری *
	دوئوں مذکورہ بالا اقسام کے کاشتکاروں کے حقوق معہ ذکر
۱۲	اضافہ و تخفیف لگان
۱۲	ایک عمدہ حق صوبہ اودہ کے کاشتکاروں کا
	صوبہ پنجاب میں کاشتکاروں کے لینہ مزارع کا لفظ
۱۳	استعمال کیا گیا ہی
	اول — مزارع مستحق قبضہ مستقل *
	دوم — مزارع غیر مستحق قبضہ مستقل *
	دوئوں قسم کے کاشتکاروں کے حقوق کا ذکر معہ ذکر اضافہ
۱۳	و تخفیف لگان
۱۳	صوبہ پنجاب کے قانون کا ایک نہایت مفید قاعدہ
	مدراس و بمبئی و میسور میں جہاں بندوبست رعیت
۱۵	واری ہی کاشتکاروں کی گویا ایک ہی قسم ہی
	مذکورہ بالا صوبوں کے کاشتکاروں کے حقوق *
	صوبہ امانی برار متعلق ممالک متحروسہ سرکار عالی
۱۶	میں کاشتکاروں کے اقسام اور ان کے حقوق
	خاص علاقہ سرکار عالی میں کاشتکاروں کے اقسام اور
۱۶ د ۱۷	ان کے حقوق
	اضافہ و تخفیف لگان کے قواعد ان صوبوں سے متعلق نہیں
۱۷ د ۱۸	ہوسکتی جہاں بندوبست رعیت واری ہی

باب دوم

صفحہ

مضمون

عام ابتدائی کاموں کے بیان میں جو بندوبست

سے متعلق ہیں ۱۸

۱۸ ... ہر پرگنہ کی فہرست موضع وار

مواضع کے اقسام چارگانہ اور انکی تعریف *

۱۸ ... ۱ موضع اصلی

۱۸ ... ۲ موضع خارجی

۱۹ ... ۳ موضع داخلی

۱۹ ... ۴ موضع مرکبہ

اقسام مذکورہ بالا کی تحقیقات کے فوائد *

تحقیقات مذکورہ بالا کے بعد اول موضع وار فہرست کا

بنایا جاتا ۲۰

حدبست مواضع

۲۰ ... بندوبست کا پہلا کام مواضع کی حدبست ہی

۲۱ ... ۱ تیار کی نقشہ حدبست

۲۱ ... ۲ ذکر تصفیہ تنازعات سرحد

۲۱ ... ۳ حدبست کے بعد پیمائش شروع ہوگی

صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش صوبہ بمبئی کی تفصیلی رائے

اسباب میں کہ بندوبست رعیت واری میں مواضع

کی اصلی حدود دریافت کرنے کی فہمیت سے زیادہ

۲۲ لغایت ۲۴ ... ۴ اہتمام کرنا کچھ ضرور نہیں ہی

مصنف رسالہ ہذا کا عدم اتفاق رائے صاحبان سپرنٹنڈنٹ

۲۵ و ۲۳ ... ۵ موصوف سے

تصفیہ حدود کے بعد نقشہ حدبست نقشہ کشتوار سے

۲۵ ... ۶ عائدہ بنانا مناسب ہی

طریقہ تصفیہ تنازعات سرحد

- تصفیہ تنازعات سرحد بموجب قوانین و رسم و رواج
 ملک کے عمل میں آویگا ... ۲۶
 اول — بطور سرسری *
 و بالآخر — بذریعہ عدالت *
 صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش صوبہ بمبئی کے مجوزہ
 قواعد نسبت تصفیہ تنازعات سرحد کے ... ۲۷ لغایت ۲۹

پیمائش

- مواضع کی پیمائش تین طرح سے ہوگی اور تین ہی
 نقشہ بنائے جاویں گے ... ۲۹
 اول — نقشہ کل رقبہ کا — یہی نقشہ حد بسط
 کھلاویگا ... ۳۰
 دوم — نقشہ پیمائش زمین مزرعہ و غیر مزرعہ *
 سوم — نقشہ پیمائش کشتوار *
 تینوں قسم کی پیمائش کا اور نقشوں کے بنانے کا طریق ... ۳۱ و ۳۰
 اسکیل کا ذکر ... ۳۱
 پیمائش کے جانچ کے وقت کس قدر تفاوت تک نظر انداز
 کر دینا چاہیے ... ۳۱ و ۳۲
 تینوں قسم کے نقشہ جات مذکورہ کے خسرو نکا ذکر ... ۳۲
 خسرو کشتوار میں کیا کیا مواضع درج ہونے چاہئیں ... ۳۲
 صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش صوبہ بمبئی کے مجوزہ عام
 قواعد متعلقہ سرشتہ پیمائش ... ۳۳ لغایت ۳۷

کیفیت تاریخی حالات موضع

- اس کیفیت میں کون کون سے تاریخی حالات درج کیئے
 جاویں گے ... ۳۷ و ۳۸

باب سوم

صفحہ

مضمون

ہندوہست زمینداری کے قواعد عامہ کے

۴۹	..	..	بیان میں
۴۹	...	...	حقیقت زمینداری کے اقسام ...
۴۹	...	...	اول — حقیقت زمینداری غیر مشترکہ
۴۹	...	...	دوم — حقیقت زمینداری مشترکہ
۴۹	...	...	زمینداری مشترکہ کے اقسام سنگانہ کا بیان
۴۹	...	...	اول — زمینداری مطلق اور اُسکی تعریف
۴۹	...	...	دوم — بھیا چارہ مکمل اور اُسکی تعریف
۴۹	...	...	سوم — بھیا چارہ نامکمل اور اُسکی تعریف
			اضلاع شمال و مغرب میں بھیا چارہ مکمل و نامکمل کی
			جگہ جو پتی داری مکمل و نامکمل کا استعمال ہوا ہے
۴۹	...	...	وہ غلط ہے

حقوق کی فرد بنانا اور ذمہ داری مالگذاڑی

			تینوں قسم کے حقوق زمینداری کی جدا جدا فرد بنانے
			کا طریقہ
۴۳	...	...	۴۱ لغایت ۴۳
۴۳	...	...	کاشتکاروں کی حقوق کا فرد بنانا
۴۳	...	...	ذمہ داری اداے مالگذاڑی کا ذکر
۴۳	...	...	کن لوگوں کے ساتھ اداے جمع سرکاری کا ہندوہست ہرگا ...
			ذکر اقرار ذمہ ہندوہست کا جسکو واجب العرض اور
۴۳	...	...	انوارنامہ کھیوت بھی کہتے ہیں

باب چہارم

ہندوہست رعیت واری کے قواعد عامہ کے

۴۵	..	..	بیان میں
----	----	----	----------

۴۵ و ۴۶ کھیوتوں کا بیان اور پیمائشی کھیوتوں کے بنانے کا طریقہ

۳۹ لغایت ۴۹	...	صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش صوبہ بمبئی کی رائے اور ان کے مجوزہ اصول اسی باب میں
۴۹ لغایت ۵۱	...	صاحبان موصوف کے مجوزہ قواعد عامہ کا بیان اراضیات دیہہ کو کہیتوں میں تقسیم کرنے کی نسبت
۵۱ و ۵۲	...	کہیتوں کی حدود کا نشان قائم کرنا

باب پنجم

۵۲	...	قواعد تشخیص جمع کے بیان میں
۵۲ لغایت ۵۳	...	مقاصد تشخیص جمع کا بیان
۵۳	...	قواعد تشخیص جمع کا بیان
۵۳ لغایت ۵۶	...	کلاسیفیکیشن یعنی زمین کے اقسام کا قرار دینا
۵۶ لغایت ۶۳	...	طریقہ کلاسیفیکیشن کا خاص ممالک دکن میں
۶۳ و ۶۵	...	تخصیص پیداوار کا ذکر
۶۶ لغایت ۷۱	...	رائے صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش پریزیڈنسی بمبئی نسبت طریقہ تخصیص پیداوار
۷۱	...	قرار داد جمع مالکداری کے اصول سے گانہ کا ذکر
۷۲	...	اصل — صحیح مقدار پیداوار موجودہ موضع یا کسی قطعہ اراضی یا کہیت کی
۷۲	...	دویم — آئندہ برسوں کی پیداوار کا تخصیص
۷۲	...	سوم — اُس حصہ کا قرار دینا جو سرکار اُس پیداوار میں سے لیگی
۷۲ لغایت ۷۳	...	ان تینوں اصول میں سے ہر ایک اصول کے اجراء میں جو احتیاطیں درکار ہیں ان کا ذکر
۷۳	...	شیر شاہ اور اکبر کے اصول بندوبست کا اور گورنمنٹ انگریزی کے اصول بندوبست کا مقابلہ
۷۵	...	دیہات کے امور رفاہ عام مثلاً چروکیداری و سرک و تعلیم وغیرہ کے اخراجات کا ذکر

رأى صاحبان سپرنٹنڈنٹ دیمایش پوزیڈنسی بمبئی
نسبت تشخیص جمع

باب ششم

قواعد نسبت حفاظت نتایج بندی و بست ... ۸۲

اصول و قواعد مرتبہ صاحبان سائنس و فنون

بہدنی نسبت حفاظت نتایج ہندوبست ... ۸۳ لغایت ۹۰

باب ہفتم

بنی و بست زمینداری ادر بند و بست رعیت واری

کے فوائد اور نقصانات کا بیان اور اُنکا

بآھم مقابلہ ۹۰

مدبران ملک کی رایوں میں جو اختلافات اسباب ہیں

واقعہ ہرگز اُن کے اسباب ۹۱، ۹۰

اس رسالہ میں بہ نسبت تاریخی مباحثہ کے عملی

۹۱ ... مباحثہ پر غور ہوئی ہے حسب ذیل

بحث ملک کی ترقی دولت پر

اس بات کا ذکر کہ جس ملک کی رعایا آسودہ ہوگی

اُسی ملک کی گورنمنٹ ملک و رعایا کی بہبودی

۹۲ ... کے اصول جاری کرنے پر زیادہ قادر ہوگی

• ایک کی دولت مندی بندوبست زمینداری سے حاصل ہوتی

ہی یا بندوق بست رعیت واری سے ... ۹۲

شمال مغربی اضلاع اور بنگالہ میں حقیقت زمینداری کی

وہمت اور اُسکی قدر و قیمت کا ذکر ... ۹۳ و ۹۴

ذکر اسباب کا کہ بندوبست رعیت واری کی حالت میں

۹۳ ... کی ملکیت برباد ہوتی ہی

دُشمنوں کا حق ملکیت بلبھٹا اپنی قدر و قیمت کے

حق زمینداری کا مبادلہ نہیں ہوسکتا ... ۹۵

بحث مقدار مالگذاری پر

اخراجات کا ثبوت کہ بندوبست زمینگذاری کی بہ نسبت
بندوبست رعیتواری میں سرکاری مالگذاری کا زیادہ

نقصان ہوتا ہی ۹۵ و ۹۶

برخلاف بندوبست زمینگذاری کے بندوبست رعیتواری
میں غیر مزروعہ زمینوں سے سرکار کو کچھ محاصل

وصول نہیں ہوتا ۹۷

بندوبست رعیتواری میں تمام اخراجات دیہہ مثلاً
تنخواہ و رسوم پتیل و پتواری وسیت سندی وغیرہ

سب سرکار کو اپنے پاس سے دینے پڑتے ہیں ... ۹۷

بندوبست رعیتواری میں آسامیان مقرر و نادر کی
وجہ سے سرکار کو ہمیشہ نقصان برداشت کرنا

ہوتا ہی ۹۸

سہولت تحصیل مالگذاری پر بحث

بندوبست رعیتواری میں تحصیل مالگذاری کی

دقتیں بہت زیادہ پڑ جاتی ہیں ۹۸

بندوبست رعیتواری میں ہر سال ہر ایک قطعہ اراضی
کی نسبت کاشت کا انتظام اور اُسکی جانچ پرتال

نہایت مشکل ہی ۹۸

بحث ضمانت مالگذاری پر

بندوبست رعیتواری میں وصول مالگذاری کے واسطے

وہی کافی ضمانت حاصل نہیں ہوتی جیسی

بندوبست زمینگذاری میں حقیقت زمینگذاری سے

حاصل ہوتی ہی ۹۹

بحث گروہ زمینداران پر

ملک کی آبادی اور ملک کی رونق کے لئے کون کون سے

گروہوں کا ملک میں ہونا ضرور ہی ... ۹۹

صفحہ

مضمون

- ہندوبست رعیت واری میں بجز مفلس اور لنگوت ہند
اور کمبل پوش کاشتکاروں کے اشراف آدمی بہت کم
۱۰۰ ... دیکھائی دیتے ہیں ...
۱۰۰ ... چھوٹے ہندوبست زمیندار ہی وہاں ملک کی رونق
زیادہ تر زمینداروں کے گروہ سے ہی

افزونی زراعت کی بحث

- ترقی زراعت کا اہتمام جسمیں نہایت دقت اور تدابیر
اور اخراجات درکار ہیں جس خوبی سے زمیندار
۱۰۱ کر سکتے ہیں گورنمنٹ کے وہ امکان سے خارج ہی

بحث انسداد تغلب و تصرف پر

- ہندوبست رعیت واری میں برخلاف ہندوبست زمیندار
۱۰۱ کے زر مالکداری سرکار کے تغلب کا ہمیشہ اندیشہ ہی

بحث عدم اطمینان محاصل ملک پر

- کاشتکاروں کی متزلزل حالت کے لحاظ سے ہندوبست
رعیت واری میں کسی سال کے تخمینہ محاصل پر
۱۰۲ ... اطمینان نہیں ہو سکتا ...

بحث میعاد ہندوبست کی

- ہندوبست رعیت واری میں جب کہ کاشتکاروں کو ہر وقت
زمین کے چھوڑ دینے کا اختیار حاصل ہی تو میعاد
۱۰۲ ہندوبست کا قائم کرنا محض بے سود ہو جاتا ہی ...

ناقص ہو جانا اراضیات مزروعہ کا

- ہندوبست رعیت واری میں کاشتکار ناقص زمینوں کو
جب چاہیں چھوڑ دیتے اور عمدہ زمینوں کی
۱۰۳ ... ہی ترقی کی فکر نہ کرہنگمے ...

کاشتکاروں کی حق تلفی پر بحث

رعیت واری بندوبست میں بعض حالتوں میں کاشتکاروں کو چیرا بیدخل کرنا یا اُن کی بلا مرضی اُن کو بعض زمینوں کے لگان دینے پر مجبور کرنا ہوتا ہے ۱۰۳ و ۱۰۴

بحث قحط سالہ کی

قحط کے دنوں میں جیسے مدد زمیندار اپنے کاشتکاروں کی کرسکتے ہیں بندوبست رعیت واری میں گورنمنٹ سے ممکن نہیں ہے کہ ویسی غور و پراخت وہ اپنی رعایا کی کرسکے ... ۱۰۴

حال کی قحط سالہ میں جو مدد تمام ہندوستان میں زمینداروں نے کاشتکاروں کی کی اُسکا ذکر ... ۱۰۴ و ۱۰۵

نقصانات زمینداری

بندوبست زمینداری میں دو نقصان خیال کیئے جاتے ہیں ۱۰۵

اول — رقم مالگنداری سرکار کی کمی — اسکا جواب صفحہ ۹۵ سے صفحہ ۹۸ تک بیان ہوا ہے ۱۰۵

دوم — زمینداروں اور کاشتکاروں کے باہم نزاعوں کو بہت طول ہوگا اور عدالتوں میں بے انتہا مقدمات دائر ہونگے ... ۱۰۵

اسباب کی بحث کہ یہ دوسرا خیال کیوں پیدا ہوا اور اُسکے تاریخی واقعات سلاطین مغلیہ کے زمانہ سے اور اُن کے تدارکات ... ۱۰۵ الغایت ۱۰۹

باب ہشتم

ایک نئی تجویز بندوبست رعیت واری کو زمینداری بندوبست کے مشابہ کرنے کی معہ بیان اُن فوائد کے جو اُس سے متصور ہیں ... ۱۱۰

دیہات کو چند چند پٹیات میں تقسیم کرنے کا طریقہ ۱۱۱

صفحہ	مضمون
۱۱۱ ...	ہر ایک بٹی کی پختہ نکاسی دریافت کرنا
۱۱۲ ...	پختہ نکاسی میں سے کس قدر حصہ سوکار کا حق ہوگا
...	اس بات کی تجویز کہ کس شخص کے ساتھ پٹی کا
۱۱۲ ...	بندوبست کیا جاوےگا ...
...	مذکورہ بالا بندوبست کی حالت میں کاشتکاروں کے
۱۱۲ ...	حقوق کی حفاظت کا بیان ...
...	ان قواعد کا ذکر جو اس نئے طریقہ بندوبست سے حاصل
...	ہونگے اور جن سے سب قسم کے خطروے زمینداری
۱۱۲ و ۱۱۳ ...	بندوبست کے زایل یا بہت کم ہو جاویں گے

خاتمہ

ان تجربوں اور کیفیتوں کے بیان میں جو
 صوبہ بہ بنگی میں رعیت واری بندوبست
 سے حاصل ہوئیں ۱۱۳

مباحث

ہندوہست زمینداری و رعیت واری

چند روز ہوئے کہ ہم نے ایک رسالہ متضمن نوعیت حقیقت اراضی مطابق فقہ حنفیہ و قوانین سلطنت مغلیہ مشہور کیا تھا اُس میں بحث یہ تھی کہ اراضی واقع اندرون حدود موضع کس کی ملکیت ہے بادشاہ کی یا اُن لوگوں کی جو اُس اراضی کے امور عامہ پر اختیار رکھتے ہیں اور زمیندار کہلاتے ہیں یا اُن کی جو زمین کاشت کرتے ہیں اور جو کاشتکار کہلاتے ہیں *

اُس رسالہ میں ہم نے فقہ حنفیہ اور قوانین سلطنت مغلیہ دونوں سے ثابت کیا تھا کہ ہندوستان میں ملکیت اراضی واقع اندرون حدود موضع اُن لوگوں کی ہے جو زمیندار کہلاتے ہیں بشرطیکہ وہ یا اُن کے قائم مقام موجود ہوں اب اس رسالہ میں نسبت ہندوہست زمینداری اور رعیت واری کے بحث کرنا چاہتے ہیں لفظ ہندوہست رعیت واری غلط ہے بلکہ صحیح طور سے اُس کو ہندوہست مزارع واری کہنا چاہیئے مگر جبکہ یہ لفظ بطور عام کے مشہور و زبان زد ہو گیا ہے اسلیئے میں بھی اس لفظ کو اُسی طرح بمعنی ہندوہست مزارع واری استعمال کروں گا *

لفظ زمیندار و کاشتکار یا مزارع کا استعمال مدبران مملکت نے نہایت مختلف معنوں پر کیا ہے اور مملکت وسیع ہندوستان میں بھی مختلف حیثیت و حقوق کے اشخاص پر اُس کا اطلاق ہوتا ہے اسلیئے ضرور ہے کہ میں اُن معنوں کو اپنے رسالہ میں بوضاحت بیان کر دوں جن معنوں میں اُن لفظوں کا استعمال میں نے اس رسالہ میں کیا ہے اور اُسی کے ساتھ اُن کے اُن انواع اور حقوق کا بھی بیان کروں جو حسب قوانین مروجہ ممالک مختلفہ اقطاع ہندوستان یعنی بنگال و اضلاع شمال و مغرب و پنجاب و دکن میں قرار پائے ہیں اور پھر ہندوہست زمینداری و رعیت واری کی بحث شروع کروں پس میرا یہ رسالہ آٹھ بابوں اور ایک خاتمہ پر منقسم ہے اور اُس کی تفصیل یہ ہے *

باب اول — لفظ زمیندار اور کشتکار کی مراد اور اُس کے اقسام اور حقوق کے بیان میں جو حسب قوانین ممالک مختلفہ یارواج ملک کے رائج ہیں —

باب دوم — عام ابتدائی کاموں کے بیان میں جو ہر ایک قسم کے بندوبست سے یکساں متعلق ہیں —

باب سوم — بندوبست زمینداری کے قواعد عامہ کے بیان میں —

باب چہارم — بندوبست رعیت واری کے قواعد عامہ کے بیان میں

باب پنجم — قواعد تشخیص جمع کے بیان میں —

باب ششم — قواعد نسبت حفاظت نتایج و مقاصد بندوبست کے بیان میں —

باب ہفتم — بندوبست زمینداری اور بندوبست رعیت واری کے فوائد اور نقصانات کے بیان اور اُن کے باہم مقابلہ میں —

باب ہشتم — ایک نئی تجویز بندوبست رعیت واری کو زمینداری بندوبست کے ساتھ مشابہ کرنے میں مہمہ بیان اُن فوائد کے جو اُس سے متصور ہیں —

خاتمہ — اُن تجربوں اور کیفیتوں کے بیان میں جو صوبہ بمبئی میں رعیت واری بندوبست سے حاصل ہوئی ہیں —

گو یہ مطالب جنپر اس رسالہ میں بحث منظور ہی نہایت عظیم الشان ہیں اور ہر مضمون اسکا مستحق ہی کہ ایک مجلس عقلا و تجربہ کار لوگوں کی بحث و غور میں آوے مگر جہاں تک مجھ سے ہوسکا ہی میں نے اسپر غور کی ہی اور بڑے بڑے مدبروں نے جو کتابیں اس باب میں لکھی ہیں اُنسے بھی مدد لی ہی جنکا حوالہ چاہجا اس رسالہ میں دیا جاویگا بالیں ہمہ میں نہیں کہہ سکتا کہ میرا یہ رسالہ ایک کامل رسالہ ہوگا ہاں شاید اسقدر ہو کہ جو لوگ ان مضامین پر بحث کرتے ہیں اُنکی توجہ کو اپنی طرف بھی متوجہ کرے اور سرکار عالی کے عہدہ داروں کو اُسکے پڑھنے سے کسیقدر زیادہ بصیرت حاصل ہو اور اسی اصلی مقصود سے اس رسالہ کی تالیف میں کوشش کی گئی ہی واللہ المستعان

باب اول

لفظ زمیندار و کاشتکار کی مراد اور اُنکے اقسام اور اُنکے حقوق کے بیان میں جو حسب قوانین ممالک مختلفہ یا رواج ملک کے قرار پائے ہیں

زمیندار — یہہ فارسی لفظ ہی جسکے معنی ایسے شخص کے ہیں جو زمین سے کسی قسم کا تعلق رکھتا ہو خواہ ملکیت کا یا کاشت کا یا اُور کسی قسم کا *

یہہ لفظ مسلمانوں کا ایجاد کیا ہوا ہی جب مسلمانوں نے ہندوستان کو فتح کیا تو ہندوستان کے تمام باشندوں کی زمینیں (بجز اُنکے جنکی زمینیں بوجوہات متعددہ ضبط کی گئی تھیں اور افسران فوج یا اُور لوگوں کو عطا ہوئی تھیں) اُنہی لوگوں کے قبضہ ملکیت میں بحال رکھی گئی تھیں جو قبل از فتح اُنکے مالک اور اُنپر قابض تھے اور اُنہی لوگوں پر لفظ زمیندار کا اطلاق ہوتا تھا جسکی مراد یہہ تھی کہ اُس سے اُسکی زمین لی نہیں گئی بلکہ وہ خود اپنی زمین اپنے پاس رکھتا ہی اور جوکہ عموماً تمام ہندوستان کے باشندوں کی زمینیں اُنہی کے پاس بحال رکھی گئی تھیں اسلیئے باشندہ ہندوستان پر زمیندار کا لفظ بولا جاتا تھا اور گویا قوم مفتوح کا لقب زمیندار ہو گیا تھا *

اس امر کی تصدیق سر جارج کیمپبل نے بھی اپنے اُس مضمون میں جو بنام ٹینڈور آف لینڈ ان انڈیا یعنی حالت قبضہ اراضی ہندوستان موسوم ہی کی ہی — وہ لکھتے ہیں کہ ابتدا میں مسلمان بیشتر اُس لفظ کو اسطرح پر استعمال کرتے تھے جیسے ہم لفظ نیتو کو بمعنی باشندہ ملک استعمال کرتے ہیں اور اُسکے معنی ملک کے لوگوں کے لیتے تھے *

بعد اسکے جیسا کہ سو جارج کیمپبل نے بھی لکھا ہی یہہ لفظ اخراج گزار والیان ملک پر جو بالکل مفتوح نہیں ہوئے تھے بلکہ مطیع اور باج گزار ہو گئے تھے اطلاق کیا جاتا تھا — سلاطین مغلیہ کی تاریخ میں اور خصوصاً تزک جہانگیری میں جسکو خود شہنشاہ جہانگیر نے اپنے نام سے لکھا ہی جا بجا بڑے بڑے باج گزار راجاؤں کو زمیندار کر کے

لکھا ہی — اسکا مقصد بھی یہی تھا کہ جو ملک اور زمین اُنکے قبضہ میں تھی وہ بدستور اُنکے پاس بحال رکھی گئی تھی اور اسی مناسبت سے زمیندار کا اطلاق اُنپر ہوتا تھا *

سلطنت مغلیہ میں ایک عہدہ تھا جسکے ذمہ کسی قطعہ ملک کی تحصیل مالگذاری اور انتظام متعلق اراضی کا کام ہوتا تھا اور جو شخص کہ اس عہدہ پر مقرر ہوتا تھا وہ بھی زمیندار کہلاتا تھا وہ عہدہ بمعنیہ ایسا تھا جیسے کہ ہمارے زمانہ میں اودہ کے ملک میں چکاء داری کا عہدہ تھا — یہہ عہدہ ملاطین مغلیہ کا ایجنٹ کیا ہوا نہ تھا بلکہ ہندوؤں کے زمانہ سے چلاتا تھا — سرجارج کیمپبل لکھتے ہیں کہ ”ہندوؤں کے شاستر میں ضاع کے عہدہ داروں کا ذکر پایا جاتا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیشتر کلں تر رقبوں میں ایسا ہی منصب رکھتے تھے جیسے کہ گاؤں کے مکھیا گاؤں میں رکھتے ہیں — وہ مالک ایک ہزار یا ایک سو یا دس گاؤں کے تھے اور ظاہراً یہہ عہدہ دار موروثی تھے منجھکو نہیں معلوم ہوتا ہی کہ مرہٹوں نے اسی طرح کے عہدے خاص پرانے زمانہ سے اخذ کیئے ہیں یا اس قوم کے برہمنوں نے ازسرنو ایجنٹ کیئے ہیں لیکن ہم نے بالیقین مرہٹوں کے ملکوں میں یہہ طریقہ معین پایا ہی کہ وہاں دیسمکھ وہ عہدہ دار ہیں چار ایک پورے علاقہ پر اختیار رکھتے ہیں “ *

رفتہ رفتہ اس لفظ کا استعمال مختلف ممالک میں ایسے شخص پر ہونے لگا جو زمین سے کسی قسم کا علاقہ رکھتا ہی — مالکان دیہہ پر بھی زمیندار کے لفظ کا اطلاق ہونے لگا ملک پنجاب میں عموماً یہہ لفظ اشخاص زراعت پیشہ پر اطلاق کیا جاتا ہی خواہ وہ مالک زمین ہو یا کاشتکار — اضلاع شمال و مغرب کے بھی بہت سے ضلعوں میں جو پنجاب کی طرف واقع ہیں لفظ زمیندار اکثر اُسی طرح پر اطلاق کیا جاتا ہی بلکہ اکثر وہ لوگ جن کے پاس کوئی زمین بھی کاشت کے لیئے بالفعل موجود نہیں ہی مگر اُن کا پیشہ کاشتکاری کا ہی وہ بھی اپنے قبیل زمیندار بتاتے ہیں — پس گویا وہ لوگ پیشہ کاشتکاری پر اطلاق زمیندار کہتے ہیں — اس رسالہ میں ہم اس بات سے بحث مطلوب نہیں ہی کہ لفظ زمیندار کا کس کس وجوہ سے کس کس لوگوں پر

اطلاق کیا گیا ہی یا کیا جاسکتا ہی بلکہ ہم کو اس لفظ کے اُس استعمال سے بحث ہی جس مراد سے ایسے شخص یا اشخاص پر جو اراضی واقع اندرونِ حدودِ موضع سے علاقہ رکھتے ہیں پیراجاتا ہی اور جن کو ہم زمیندارانِ موضع کے نام سے تعبیر کرتے ہیں *

زمیندار — جس شخص یا اشخاص نے کسی قطعہ یا قطعات زمین پر آبادی اور زراعت اور دیگر اغراض متعلقہ کاشتکاری کے قبضہ حاصل کیا اور اپنے قبضہ کو اُن حدود تک وسعت دی جہاں تک کہ وہ دے سکتا تھا یا دینے کی خواہش رکھتا تھا اور اس طرح پر اُس نے اپنی اراضی مقبوضہ کی حد کو قائم کر لیا جو کسی نہ کسی نام سے موسوم ہو گئی *

اُس شخص یا اشخاص یا اُنکے قائم مقاموں کو ہم زمیندار موضع کہتے ہیں *

اور اُس استحقاق کو جو بذریعہ اس قبضہ کے اُسکو حاصل ہوا حقیقتِ زمینداریِ موضع *

اور اُس اراضی محدود کو موضع *

ہر موضع میں اس قسم کے لوگوں کے متعدد طرح پر نشان پائے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہی کہ اس موضع کے کون لوگ زمیندار تھے یا ہیں *

۱ — موضع کے نام سے جو اکثر اول آباد کرنے والے کے نام سے یا ایسے لقب سے جو اُس سے متعلق ہو موسوم ہوتا ہی *

۲ — کسی قومی لقب سے منسوب ہونے سے جیسے جمہ پوری شیخو پور سید پور *

۳ — گڑھی یا دیگر مکانات قدیم سے جن سے کہ دیگر باشندگان موضع پر فوقیت اور امتیاز ظاہر ہوتا ہی *

۴ — پرانے بنگلات اور باغوں کے ناموں سے *

۵ — کوڑوں اور تلابوں اور اُن کے ناموں سے *

۶ — اُس ہشتینی اختیار اور اقتدار سے جو لوگوں کے آباد کرنے اور اُن کو مکانات بنانے کے لیے زمین دینے اور ادارتِ مکانات پر قبضہ کرنے کے استحقاق سے پایا جاتا ہی *

۷- اُس پشتینی استحقاق سے جو باشندگان موضع سے کسی حق مثل پر جوت گھر دیواری یا کمین قوم سے کام و خدمت لینے سے ثابت ہوتا ہے *

۸- اُس پشتینی اقتدار سے جو کاشتکاروں کو کاشت کے لیے زمین دینے اور اُن سے اُس کا معاوضہ لیتے رہنے سے ظاہر ہوتا ہے *

۹- اُس پشتینی اختیار سے جو بعض قسم کے کاشتکاروں کو کاشت سے بیدخل کر دینے سے حاصل ہوتا ہے *

۱۰- اُس پشتینی اختیار سے جو اراضی افتادہ پر قبضہ رکھنے اور اُس کی خود رو پیداوار کے لیے رہنے اور تالابوں اور جھیلوں کی قدرتی یا عملی پیداوار پر استحقاق رکھنے سے جس کو جلکر اور بنکر کے نام سے تعبیر کرتے ہیں قائم ہوتا ہے *

۱۱- اُس پشتینی اقتدار امتناع سے جو کاشتکاروں کو اراضی کاشت میں بلا اجازت ایسی چیز کے قائم کرنے سے جو اراضی سے غیر منفعہ ہو پایا جاتا ہے *

۱۲- اُس عمل درآمد سے جو کل اراضی واقع اندرون حدود موضع کی مالکداری ادا کرنے یا ہر ایک کاشتکار سے ہر ایک قطعہ زمین کی مالکداری دوانے سے ظاہر ہوتا ہے *

۱۳- احکام عام کی تعمیل کی ذمہ داری سے جو سلطنت کی طرف سے نسبت موضع یا باشندگان موضع یا واردات موضع فائدہ ہوتے ہیں *

۱۴- اُس عام شہرت کی شہادت سے جس سے اُس گرد و نواح کے تمام لوگ متفق اللفظ جانتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ وہ موضع کس کا آباد کیا ہوا ہے *

۱۵- اُس فوقیت اور اعلیٰ اقتدار سے جو پشت در پشت بہ نسبت دیگر باشندگان موضع کے تسلیم ہوتا چلا آتا ہے *

۱۶- اُس رعایت اور حقوق سے جو سلطنت سے بوجہ اُس فوقیت کے اور بوجہ اُس خدمت کے جو کاشتکاروں سے زر مالکداری تحصیل کردانے میں ہوتی ہے مقرر ہوتے ہیں *

۱۷- اُن تعظیمی اور انعامی رسوم کے ادا کرنے سے جو تہواروں میں دیگر اشخاص کی طرف سے یا ان کے ساتھ برتی جاتی ہیں *

ایسے بھی بہت سے مراضع پائے جاتے ہیں جن میں ایسے اشخاص جنکو حقوق مذکورہ حاصل تھے موجود نہیں ہیں اور حوادث اور انقلاب زمانہ سے معدوم اور مفقود ہو گئے ہیں اور انتظام موضع کے لیئے دیگر اشخاص باشندگان موضع کی مرضی یا حاکم کی تجویز یا خود اپنے ذاتی رسوم اور اقتدار سے قائم ہو گئے ہیں اور گو اُس طرح کا استحقاق جو اشخاص معدوم کو حاصل تھا اُنکو حاصل نہیں ہوتا مگر اُنکے تمام اقتدارات کو عمل میں لاتے ہیں اور اکثر یہہ اقتدار بطور وراثت کے اُنکی نسل میں بھی چلا جاتا ہی اور یہی وہ لوگ ہیں جو مقدم کہلاتے ہیں مگر اُنکو حقیقت زمینداری میں کوئی استحقاق حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ سلطنت سے اُنکو وہ حق عطا نہ ہو *

بنگالہ میں جو لوگ زمیندار قرار پائے در حقیقت وہ زمینداران موضع نہ تھے عہدہ دار زمیندار تھے — غلطی سے اُنکو زمیندار موضع قرار دیدیا جس طرح کہ دکن میں دیسمکھ ہیں جنکو زمیندار بولتے ہیں مگر درحقیقت وہ صرف ذمہ دار انتظام اور تحصیل لگان کے ہیں نہ مالک اراضی — ابتدا میں تو سرچرہ کی میپیل کی بھی یہی رائے تھی لیکن بعد کو اُنہوں نے اپنی اس رائے کو تبدیل کر دیا اور یہہ تاویل کی کہ جو اختیار اور حقوق بمعفوظی حقوق حقیقت داران ماتحت ہمہ زمینداران بنگالہ کو دیئے ہیں وہ اُس سے کچھ زیادہ نہیں ہیں جو عہدہ زمینداری سے علاقہ رکھتے تھے — پس بنگالہ میں کوئی نا انصافی نہیں ہوئی مگر یہہ تاویل صحیح نہیں ہی اور اُسکا تفرقہ زیادہ تر اُس وقت معلوم ہوتا ہی جب کہ ہم اراضی افتادہ اور پیداوار چاکر اور بنکر پر خیال کرتے ہیں — کیونکہ حالت موجودہ میں اُسکی پیداوار وہ لوگ لیتے ہیں جو بالفعل زمیندار قرار دیئے گئے ہیں اور اگر اصلی زمینداران موضع زمیندار قرار دیئے جاتے تو اُسکے پانے کے وہ مستحق ہوتے — بہر حال ہم کو اس مقام پر اس سے بحث کرنی کچھ ضرور نہیں ہی کہ کس ملک میں زمینداروں کے قرار دینے میں غلطی ہوئی اور کس ملک میں نہیں ہوئی بلکہ ہم کو بیان کرنا چاہیئے کہ جہاں زمینداری بندوبست ہوا ہی وہاں زمینداروں کو کیا کیا حقوق حاصل ہیں *

حقوق زمینداری - تمام ہندوستان میں جہاں جہاں بندوبست زمینداری ہوا ہی وہاں اُن لوگوں کو جو زمیندار قرار پائے ہیں قانوناً مفصلہ ذیل حقوق حاصل ہیں *

۱ — تمام اراضی واقع اندرون حدود موضع کے خواہ وہ مزرعہ ہو یا غیر مزرعہ یا جنگل اور چھیل اور تالاب اور اراضی باغات اور اراضی مکانات اُن سب کی ملکیت اُن کو حاصل ہے *

۲ — یہ حق ملکیت بذریعہ وراثت اور بیع اور دھن اور ہبہ قابل انتقال ہے *

۳ — اُن کو اس بات کا استحقاق حاصل ہے کہ جو جمع مالکداری سلطنت نے اُس موضع کی بابت تجویز کی ہے اُس پر موضع کا بندوبست اُنہی کے ساتھ کیا جائے نہ کسی دوسرے کے ساتھ *

۴ — اُن کو اس بات کا استحقاق حاصل ہے کہ دیگر اشخاص سے جو اُس موضع میں کاشت کرتے ہیں لگان وصول کریں *

۵ — اُن کو بعض صورتوں میں کاشتکاروں پر اضافہ لگان کا اختیار حاصل ہے *

۶ — اُن کو بعض صورتوں میں کاشتکاروں کو کاشت سے بیدخل کردینے کا اختیار حاصل ہے *

۷ — اراضی اُفتادہ کا خود تردد کرنا یا اور لوگوں کو کاشت کو دینا اُن کے اختیار میں ہے *

۸ — تمام پیداوار جملہ اور بنکر کے لیفے کا اور بعض صورتوں میں دیگر قسم کے ابواب تحصیل کرنے کا اُن کو استحقاق حاصل ہے *

۹ — تمام محاصل موضع میں سے سرکاری مالکداری ادا کرنے کے بعد جو منافع بچے اُس کی ملکیت اُن کو حاصل ہے *

کاشتکار — وہ لوگ جو موضع میں حق زمینداری نہیں رکھتے مگر اُس کی زمین کاشت کرتے ہیں، درحقیقت کاشتکار ہیں مگر مختلف ملکوں میں بلحاظ اُس کے حقوق کے اُن کے مختلف نام ہو گئے تھے جیسے موروثی غیر موروثی — چہرہ بند — پاہی کاشت — مستحق قبضہ — تابع مرضی زمیندار — شکمی — رعیت — حال کے قوانین نے اُن تمام ناموں کو تبدیل کر دیا ہے اور بلحاظ اُنکے حقوق اور حیثیت کے جدا گانہ

نام قرار دیئے ہیں — اسلیئے اب ان ناموں سے بحث کرنا بے فائدہ
 ہے — پس میں اُنہی ناموں سے اُن کے حالات و حقوق بیان کروں گا —
 مگر رعیت کے لفظ سے بحث کرنا مناسب سمجھتا ہوں کیونکہ اس لفظ
 کو بمعنی کاشتکار استعمال کرنا درحقیقت ایک بڑی غلطی ہے اور اس
 غلطی نے انگریزی دفاتر میں یہاں تک کہ کونسل کے قانونوں میں بھی
 دخل پایا ہے — سرجارج کیمپبل نے بھی اس لفظ پر مواخذہ کیا
 ہے — وہ لکھتے ہیں کہ ” رعیت کا لفظ بہت ہی بجا مستعمل ہوتا ہے — یہ
 عربی لفظ ہے اور اس میں شک نہیں کہ فارسی زبان کے سبب سے یہ
 لفظ مروج ہوا ہے اس کے معنی نگہبانی کے ہیں یا عام شخص کے ہیں
 بمقابلہ رئیس کے — چنانچہ ہندوستان کے لوگ بھی آج تک اسی معنی
 میں مستعمل کرتے ہیں — آسامی یعنی کاشتکار کے واسطے نہیں بولتے “ *
 یہ مواخذہ سرجارج کیمپبل کا بہت درست اور بجا ہے —
 رعیت بمقابلہ بادشاہ یا فرمانروا کے شمار کی جاتی ہے — مگر ایک
 راج ہو گیا تھا کہ ہر ایک اعلیٰ افسر کے ماتحت جو لوگ ہوتے تھے اُن
 پر بھی بمقابلہ اُس اعلیٰ افسر کے رعیت کا استعمال ہوتا تھا — رفتہ رفتہ دیہات
 کے باشندوں میں بھی اس کے استعمال کی فوج اُٹھ رہی تھی — وہاں تین قسم کے
 لوگ پائے جاتے تھے — ایک زمیندار جو سب سے اعلیٰ درجہ رکھتا تھا
 اور ایک کاشتکار جو درجہ میں اُس کے بعد تھا اور ایک اہل حرفہ اور
 نیچے قوم جیسے جولاہے — بڑھئی — مزدور — کولی — چمار — کھتیک
 وغیرہ — اس اخیر قسم کے لوگوں پر بھی بمقابلہ زمیندار کے رعایا کا
 اطلاق ہوتا تھا لیکن کاشتکار پر رعایا کا اطلاق کبھی نہیں ہوا — شاید صوبہ
 اردہ میں کاشتکار پر بھی رعیت کا اطلاق ہوتا ہو کیونکہ اُسی ملک کے
 قوانین میں یہ غلطی زیادہ تر پائی جاتی ہے مگر دیکھیں جہاں
 بندوبست رعیت واری ہے اور گویا حاکم اور سرکار وقت مالک اور
 کاشتکار اراضی کے قابض ہیں اور سرکار اور کاشتکار میں کوئی دوسرا واسطہ
 نہیں ہے وہاں کے کاشتکاروں پر رعیت کا اطلاق کرنا کچھ ہی بجا نہیں ہے *
 اقسام کاشتکاران — جو کہ ہندوستان کے ہر ایک صوبہ میں کاشتکاروں
 کے اقسام اور حقوق میں کسی قدر اختلاف ہے اس لیے میں ہر ایک
 صوبہ کے کاشتکاروں کے حالات کو جداگانہ بیان کروں گا *

• ممالک مغربی و شمالی

اضلاع شمال و مغرب میں دو قسم کا بندوبست ہی — استعماری اور غیر استعماری یعنی میعادہ اور اس لینے کاشتکاروں کے حقوق مختلف ہیں جیسا کہ ذیل میں بیان ہوتا ہے *

۱ — آسامیان بشرح لگان معین — یہہ قسم اُن دیہات سے متعلق ہی جہاں بندوبست استعماری ہی اور یہہ وہ کاشتکار ہیں جو بندوبست استعماری سے آج تک یا تاریخ مخصمت سے بیس برس ماقبل سے بلا کسی پتہ میعادہ کے باداے لگان معین اپنی اراضی کاشت پر قابض ہیں *

۲ — آسامیان ساقطالملکیت — یہہ وہ لوگ ہیں جن کے حقوق زمینداری زایل ہو گئے ہیں مگر اراضی سیر جو اُن کی کاشت میں تھی اُس کی نسبت بعد زوال حق زمینداری کے کاشتکار متصور ہوتے ہیں *

۳ — آسامیان مستحق دخیلکاری — یہہ وہ کاشتکار ہیں جو بارہ برس تک برابر زمین کاشتکاری پر قابض رہے ہوں اور باپ کا قبضہ بیٹے کے قبضہ میں شامل تصور کیا جائے اور اگر اُس نے ابتدائاً بذریعہ کسی پتہ میعادہ کے اراضی کاشتکاری پر قبضہ پایا ہو تو حساب قبضہ دوازدہ سالہ کا بعد انتقضائے میعادہ پتہ شروع ہوگا *

۴ — آسامیان غیر مستحق دخیلکاری — مذکورہ بالا کاشتکاروں کے سوا جو کاشتکار ہیں وہ سب آسامیان غیر مستحق دخیلکاری میں داخل ہیں اور اسی قسم میں آسامیان شکمی بھی داخل ہیں جنہوں نے آسامیان دخیلکاری یا آسامیان ساقطالملکیت یا آسامیان بشرح لگان معین سے یا زمیندار سے اُسکی اراضی سیر کی بابت پتہ لیا ہو یا کسی اراضی کو بوجہ اجرت کاشت کرتے ہوں *

حقوق کاشتکاران — آسامیان بشرح لگان معین کے حقوق قابل وراثت و انتقل ہیں *

آسامیان ساقطالملکیت اور مستحق دخیلکاری قبضہ رکھنے کی مستحق ہیں اور اُنکے حقوق قابل وراثت اور صرف مابین ورثہ قابل انتقل ہیں — اور آسامیان ساقطالملکیت مستحق ہیں کہ آسامیان

غیر مستحق دخیلکاری کی شرح سے فی روپیہ چار آنہ کم پر کاشت کریں *
 آسامیان غیر مستحق دخیلکاری کا کوئی حق دخیلکاری بجز اُس
 شرائط معاہدہ کے جو ہو اور کچھ نہیں ہی *

آسامیان بشرح لگان معین پر اضافہ لگان نہیں ہو سکتا *
 آسامیان ساقط الملکیت اور آسامیان مستحق دخیلکاری پر بجز
 صورتہائے مندرجہ ذیل کے اضافہ لگان نہیں ہو سکتا *

(الف) بذریعہ معاہدہ تحریری کے —

(ب) بذریعہ حکم عہدہ دار بندوبست کے —

(ج) اس وجہ پر کہ جو شرح لگان اس قسم کی اراضی
 پر آؤ آسامیان ادا کرتی ہیں وہ اُس سے کم ہی —

(د) مالیت پیداوار کی یا اراضی کی قوت پیداوار بلا محکمت
 کاشتکار کے برآہ گئی ہی —

(۴) اس وجہ پر کہ مقدار اراضی کی جو آسامی کے قبضہ میں
 ہی اُس مقدار سے زیادہ ہی جس مقدار زمین کی وہ
 لگان دیتا ہی —

یہ آسامیان مندرجہ ذیل وجوہات پر تخفیف لگان کی بھی
 مستحق ہیں *

(الف) رقبہ اُس اراضی کا کم ہی یا کم ہو گیا ہی —

(ب) اس وجہ پر کہ مالیت پیداوار کی یا اُس اراضی کی
 قوت پیداوار ایسی وجہ سے کم ہو گئی ہی جو اُس کے
 اختیار سے باہر تھی —

باقی اقسام کی آسامیوں کو اس قسم کا کوئی حق نہیں ہی *

صوبہ اودہ

صوبہ اودہ میں یہ حالت قابل افسوس ہی کہ کاشتکاروں کے حقوق
 محفوظ نہیں کیئے گئے مدبران سلطنت نے اس افسوس ناک حالت
 کے اصلاح پر لازمی بہت کوشش کی اور بہت سے مباحثے ہوئے مگر
 اودہ میں ایک ایسی پیچیدگی پڑ گئی تھی کہ وہ عقدہ حل نہوا الا انکی
 کوششوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہاں مالک اعلیٰ اور مالک ادنیٰ قرار

پوائے مگر یہ تقسیم ملکیت اراضی سے متعلق ہی کاشتکاروں سے متعلق نہیں ہی اب اودہ میں صرف دو قسم کے کاشتکار ہیں جنکو رعیت کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے *

رعیت مستحق دخیلکاری — یہ وہی اشخاص کاشتکار ہیں جنکا حق ملکیت اعلیٰ یا ادنیٰ ساقط ہو گیا ہے اور جنکو اضلاع شمال مغرب میں آسائیہ ساقط ملکیت کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے صرف زمانہ سقوط ملکیت کے حساب میں کسی قدر تفاوت ہے *

رعیت غیر مستحق دخیلکاری — باقی تمام کاشتکار غیر مستحق دخیلکاری میں داخل ہیں *

حقوق کاشتکاران — قسم اول کے کاشتکاروں کی حقیقت بذریعہ وراثت وارثوں کے پاس منتقل ہوتی ہے *

انکو یہ حق ہے کہ جب تک زر لگان دیتے ہیں قابض رہیں اور جب تک کہ عدالت سے انہو باقی لگان کی ڈگری نہوائے اور عدالت سے حکم بیدخالی نہو بیدخل نہو نگے *

ایک عمدہ حق اودہ کے کاشتکاروں کو دیا گیا ہے کہ جس کاشتکار نے ترقی حیثیت اراضی کے لئے کچھ ایسے کام جو آبپاشی یا نکاسی زمین غرقی سے متعلق ہوں اور چاہ وغیرہ بنائے ہوں تو جب تک اُس کا معاوضہ بذریعہ نقد یا بذریعہ عطاے پتہ کسی اراضی کے بہ تخفیف زر لگان واسطے ایک میعاد کے ندیا جاوے اُسوقت تک وہ بیدخل نہیں ہو سکتا *

ایسی اراضی پر جس کی ترقی حیثیت اُور مذکورہ کے سبب ہوئی ہو اضافہ لگان نہیں ہو سکتا *

سوائے اس کے آؤر قسم کی اراضی پر بھی بعض وجوہات مندرجہ ذیل کے آؤر کسی طرح اضافہ لگان نہیں ہو سکتا *

(الف) اس وجہ پر کہ جو شرح لگان اس قسم کی اراضی

پر اسی قسم کی رعایا ادا کرتی ہیں اُس سے کم ہے —

(ب) اس وجہ پر کہ جو شرح لگان اسی قسم کی اراضی پر

رعایاے غیر مستحق دخیلکاری ادا کرتی ہیں اُس سے

فیصدی ساڑھے بارہ روپیہ سے زیادہ کم ہے —

(ج) اس وجہ پر کہ مقدار اراضی کی رعیت کے پاس اُس مقدار سے زیادہ ہی جس مقدار کی وہ فیس دیتی ہے ۔

(د) بذریعہ تجویز بندوبست جدید ۔

تخفیف لگان کا بھی وجوہات مندرجہ ذیل پر آسامیوں کو استحقاق

ہی *

(الف) رقبہ اُس اراضی کا کم ہی یا کم ہو گیا ہے ۔

(ب) اس وجہ پر کہ پیداوار اُس اراضی کی بوجہ خشکی یا ژالہ زدگی یا آؤر کسی آفت سے جو حیطہ اقتدار رعیت سے باہر ہی کم ہو گئی ہے ۔

پنجاب

پنجاب میں کاشتکاروں کے لیئے لفظ مزارع اختیار کیا گیا ہے اور اُس کے اقسام حسب ذیل ہیں :

۱۔ مزارع مستحق قبضہ مستقل ۔ ہر مزارع اپنی زمین میں قبضہ مستقل کا مندرجہ ذیل صورتوں میں مستحق سمجھا جاتا ہے *

(الف) جس نے کہ تین پشت سے بابت زمین مقبوضہ اپنی کے مالک کو سوائے معاملہ سرکاری کے اور کچھ بطور ادواب یا لگان نہ دیا ہو اور نہ اُس کے معروضہ میں کوئی خدمت کی ہو ۔

(ب) وہ مزارع جس کی زمین کے مالک نے حق ملکیت سے دست برداری کر لی ہو ۔

(ج) وہ مزارع جو گانوں آباد کرنے والے کے ساتھ آباد ہوا ہو ۔

(د) جو اُس گانوں میں جس کی زمین کا وہ مزارع ہی جاگیردار رہا ہو اور اراضی کاشت بیس برس سے اُسکے قبضہ میں ہو ۔

(۴) بندوبست میں جو لوگ مستحق قبضہ قرار پائے اور

کسی تجویز عدالت سے یا آؤر کسی طرح پر اُن کے حق

باطل نہیں ہوئے ۔

(و) وہ مزارع جن کا حق قبضہ کسی وجوہات پر بہ تجویز

عدالت قرار پایا ۔

۲ — مزارع غیو مستحق قبضہ مستقل — سوائے مذکورہ بالا مزارعوں کے باقی مزارع قبضہ مستقل کا کوئی حق نہیں رکھتے *
 پنجاب کے قانون میں ایک نہایت مفید قاعدہ یہہ بنایا گیا ہی کہ کسی مزارع کو جو حق قبضہ مستقل نہ رکھتا ہو صرف زمانہ ہی کے گزرنے سے حق قبضہ مستقل حاصل نہیں ہوتا —

حقوق کاشتکاران — مزارعان مستحق قبضہ مستقل کو اراضی مذکور میں حقوق مفصلہ ذیل حاصل ہیں —

(الف) وہ بطور وراثت قابض کے وارثوں کو پہونچتی ہی اور وارثوں میں اولاد نرینہ اور اگر وہ نہوں تو یکجہدی رشتہ داران نرینہ شمار ہوتے ہیں —

(ب) اُن کو اپنی زمین مقبوضہ کے انتقال کرنے کا اختیار حاصل ہی مگر مالک زمین کو حق شفع یعنی تقدم خریداری حاصل ہی —

(ج) وہ اپنی اراضی سے بے دخل نہیں ہوسکتے جب تک کہ باقی لگان کی اُنہی ڈگری نہولے اور نیز مالک معاوضہ ترقی حیثیت زمین کا جو آپشی کی چیزوں کے بنانے یا زمین کو سیلاب کی غرقی سے نڈالنے یا کوئیں بنانے میں یا بفجور زمین کو توڑنے یا صاف کرنے میں تیس برس کے اندر خرچ ہوا ہو نقداً خواہ فائدہ مند اجارہ کسی دوسری زمین کا دیکر ادا نہ کرے —

(د) مزارع جس کو حق قبضہ مستقل حاصل نہیں ہی اور اُس پر بقی لگان کی ڈگری ہو تو بے بیدخل کر دیا جائیگا —

اضافہ لگان — مزارعان مستحق قبضہ مستقل پر مفدرجہ ذیل وجوہات سے ایزادی لگان ہوسکتی ہی —

(الف) جس قدر زمین کا وہ لگان دیتا ہی اُس سے زاید زمین اُس کے قبضہ میں ہو —

(ب) اُس کی شرح لگان اُسی قسم اور اُسی حیثیت اراضی کے مزارعان کی شرح لگان سے کم ہی —

تخفیف لگان — مزارعان مستحق قبضہ دو وجہہ پر تخفیف لگان کا دعوے کر سکتے ہیں *

- (الف) جس قدر زمین کا لگان دیتے ہیں اُس مقدار سے زمین کم ہی یا کم ہو گئی ہی —
(ب) طاقت پیداوار زمین کی کسی غیر اختیاری سبب سے گھٹ گئی ہی —

مدراس و بمبئی و میسور

ان صوبوں میں رعیت واری بندوبست ہی — سرکار بمنزلہ زمیندار کے ہی اور ہر شخص جو زمین کاشت کرتا ہی بطور رعیت کے ہی اور اپنی اراضی مقبوضہ کا لگان سرکار کو دیتا ہی — اُسکی اراضی مقبوضہ کا بندوبست اُسکے ساتھ ایک میعاد معین تک کر دیا جاتا ہی اور وہ میعاد اکثر تیس برس کی ہوتی ہی — پس ان صوبوں میں گویا ایک ہی قسم کے کاشتکار ہیں *

حقوق کاشتکارانہ — اُن کاشتکاروں کو حسب مندرجہ ذیل حقوق حاصل ہیں *

(الف) اُنکا استحکام حق اس پر مشروط ہی کہ سرکاری مطالبہ تھیک وقت پر ادا کیا جائے —

(ب) تا اختتام میعاد بندوبست اُن پر اضافہ لگان نہیں ہوتا — بعد انقصائے میعاد قابل ترمیم ہوتا ہی —

(ج) میعاد بندوبست کے ختم ہونے سے اُن کے حق دخلکاری میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا —

(د) اُن کو اختیار ہی کہ اپنی اراضی مقبوضہ شکمی آسامیوں کو کاشت کے لیئے دیں اور گورنمنٹ بعض شرائط کے ساتھ اُن کو اپنی آسامیوں سے لگان وصول کرنے میں مدد

دے سکتی ہی —

(ہ) اُنکا حق قبضہ بطور وراثت اُنکے وارثوں پر اور بطور عطیہ یا نیلام یا رهن کے منتقل ہو سکتا ہی اور اُس انتقال کی صرف اطلاع حاکم کو دینی ہوتی ہی —

(و) اگر اراضی افزادہ ہو تو حکام ضلع سے درخواست کر کے وہ اپنی کاشت کو بڑھا سکتے ہیں ۔

(ز) اُنکو اختیار حاصل ہے کہ اپنے تمام قبضہ کو یا اُسکے کسی حصہ کو جس کی حدود پیمائش کی رو سے قرار دی گئی ہوں چھوڑ دیں لیکن قبل شروع سال اُنکو اطلاع دینی چاہیئے ۔

صوبہ امانی بزار متعلق ممالک محروسہ سرکار عالی

اس صوبہ میں اُنہی اصول بندوبست رعیت داری پر جو صوبہ مدراس و بمبئی و میسور میں رائج ہیں رعیت داری بندوبست ہوا ہے اور قریباً کل کے سی سالہ بندوبست کاشتکاروں کے ساتھ کیا گیا ہے اور جو حقوق کہ صوبہ مذکورہ بالا میں کاشتکاروں کو حاصل ہیں وہی اس صوبہ کے لوگوں کو بھی حاصل ہیں *

خاص علاقہ سرکار عالی

علاقہ سرکار عالی میں بھی چونکہ برس سے طریقہ وصول مالگذاری بقاعدہ انتظام رعیت داری جاری ہے اور کاشتکاروں کو عموماً بلا کسی خصوصیت قوم و ذات و سکونت کے اسی قسم کے حقوق حاصل ہیں لیکن ہر کھیت کی مقدار اور حیثیت اراضی دریافت کر کے جمع واجب ایک میعاد معین کے لیئے مشخص نہیں ہوئی ہے — چار برس ہوئے کہ بغرض استحکام ان حقوق کے اُنہی اصول کے مطابق جو صوبہ بمبئی میں جاری ہیں سرکار عالی کے علاقہ میں بھی پیمائش اور بندوبست کا کام جاری ہوا ہے اور ضلع اورنگ آباد کی چند تحصیلوں کا بندوبست سی سالہ ختم ہو گیا ہے — بہر حال علاقہ سرکار عالی میں رعیت داری طریقہ وصول مالگذاری جاری ہے اور کل علاقہ میں مندرجہ ذیل حقوق کاشتکاروں کو حاصل ہیں جن اضلاع میں کہ بندوبست پیمائشی ہوا ہے وہاں ان حقوق کو یہ تعین اراضی و تشخیص لگان زیادہ تر استحکام ہو گیا ہے *

(الف) اُسکی بیدخالی اراضی مقبوضہ سے نہیں ہو سکتی جب تک

کہ زر لگان ادا کرتا رہے ■

(ب) اُس کی حقیقت بذریعہ وراثت اُسکے وارثوں پر منتقل ہوتی ہے۔

(ج) اُسکو اپنی حقیقت کاشتکاری کے اُور طرح پر انتقال کا بھی اختیار حاصل ہے۔

(د) جن علاقوں میں لکھ بندوبست ہو گیا ہے اُن میں تا اختتام بندوبست لگان کا اضافہ نہیں ہو سکتا — اور جہاں کہ اس قسم کا بندوبست نہیں ہوا وہاں بھی اُس مقدار سے زیادہ کا جز واجب قرار پائی ہے مطالبہ نہیں ہوتا۔

(۵) بعد ختم ہونے سال کے یا ختم ہونے کسی پتہ کے حق دخیلکاری میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا اور جہاں بندوبست ہو گیا ہے وہاں بھی میعاد بندوبست کے ختم ہونے سے اُنکے حق دخیلکاری میں کچھ نقصان واقع نہیں ہوگا۔

(و) کاشتکاروں کو اختیار ہے کہ شکمی آسامیوں سے اپنی اراضی میں تودن کرائیں۔

(ز) اُفتادہ اراضی کو حسب قاعدہ اپنی کاشت میں لیکر اپنی کاشت کو بڑھا سکتے ہیں۔

(ح) اُنکو ایسے کام کرنے کا بھی اختیار ہے جس سے حیثیت اراضی ترقی پاوے اور اُنکے حقوق جو اُس ترقی سے پیدا ہوتے ہیں محفوظ رہتے ہیں۔

(ط) اُنکو بالکل آزادی ہے کہ جب چاہیں شروع سال میں کاشت اراضی سے استعفا دیدیں۔

جن ممالک میں زمیندارانہ بندوبست ہوتا ہے اور کاشتکار ماتحت زمیندار کیئے جاتے ہیں اُن اضلاع میں دو قسم کے قاعدوں کا قرار دینا ضرور ہوتا ہے — اول قاعدہ اضافہ لگان کا — دوسرے قاعدہ تخفیف لگان کا — مگر جہاں کہ رعیت واری بندوبست ہے اور سرکار نے خود کاشتکاروں کا لگان مقرر کر دیا ہے تو وہاں یہ دونوں قاعدے متعلق نہیں ہو سکتے — کیونکہ اضافہ لگان کا اختیار تا میعاد بندوبست یا تا اختتام

میعاد معاہدہ سرکار کو حاصل نہیں ہوتا اور تخفیف لگان کا قاعدہ اسلامیہ متعلق نہیں ہو سکتا کہ اگر کسی حالت میں ایسی ضرورت پیش آئے تو اُس کا نام تخفیف لگان نہیں ہو سکتا بلکہ وہ صورت ترمیم بندوبست کی ہوگی *

لگان کی تخفیف کی ایک آڑ بھی صورت ہوتی ہی یعنی آفت ارضی اور سماوی — جیسے زلہ زدگی اور ماسخ خوری سیلابی اور قحط سالی — ایسی حالت میں سرکار جو بنظرِ ترحم بھل کاشتکاران کسی قدر لگان چھوڑ دیتی ہی یا معاف کر دیتی ہی یا اسکا وصول کسی آئندہ فصل پر ملتوی کر دیتی ہی تو ظاہر میں تخفیف لگان کی صورت معلوم ہوتی ہی لیکن درحقیقت یہ ایک عارضی رعایت ہی سرکار کی جانب سے مگر درحقیقت تخفیف لگان سے اس کو کچھ علائقہ نہیں ہی کیونکہ بندوبست رعیت واری میں واقعی تخفیف لگان اُسی وقت ہو سکتی ہی جبکہ ترمیم بندوبست عمل میں آئے *

باب دوم

عام ابتدائی کاموں کے پیمان میں جز بندوبست

سے متعلق ہیں

ہو پورگندہ کی فہرست موضع وار

سب سے اول کام جو بندوبست میں ہی وہ اس بات کا قرار دینا ہی کہ موضع جسکا بندوبست کیا جاتا ہی وہ کس قسم کا ہی — مواضع چار قسم کے ہوتے ہیں ایک موضع اصلی — ایک موضع خارجی — ایک موضع داخلی — ایک موضع مرکبہ *

موضع اصلی — ایسے قطع یا قطعات زمین کو کہتے ہیں جس پر اُن لوگوں نے جائیوں نے وہاں بسنا یا بسانا چاہا تھا امورات متعلقہ زراعت کے مقاصد سے ابتداءً اُس پر قبضہ کیا ہو اور وہ کسی نام سے معروف و مشہور ہو اور اُسکی حدود معلوم و معین ہوں *

موضع خارجی — اکثر ایسا ہوتا ہی کہ کوئی گانوں جس کا رقبہ بہت بڑا ہی اور آبادی سے کھیت بہت دور پڑتے ہیں تو اُسی گانوں کے

لوگ اُسی رقبہ میں کسی دوسری جگہ آبادی کر لیتے ہیں ایسی بستی تین طرح پر قائم ہوتی ہے *

اول صرف اس غرض سے کہ کاشتکار اپنی اراضی کاشت کے قریب رہیں اس کے سوا اور کوئی تبدیل نوعیت حقیقت میں نہیں ہوتی ایسی آبادی پرورہ کہلاتی ہے *

دوسرے وہ آبادی ہے جو مالکان اراضی جدا بستی بساتے ہیں اور اپنے حصہ کی اراضی کو بھی جداگانہ محدود و معین کر لیتے ہیں مگر اُس بستی کا کوئی جداگانہ نام قرار نہیں دیتے بلکہ اُسی گانوں کی طرف نسبت کرتے ہیں — ایسی حالت میں وہ فنی آبادی اُسی گانوں کے نگلہ کے نام سے کہلاتی جاتی ہے *

تیسرے یہ کہ اُن مالکان اراضی نے جنہوں نے وہ جدا بستی بسائی ہے اور اپنی اراضی مقبوضہ کو بھی جدا کر لیا ہے اور اُس بستی کا جداگانہ نام بھی قرار دیا ہے اور سرکاری دفتر میں بھی اُس کا وہ جدید نام مندرج کروا دیا ہے تو یہ ایک مستقل موضع قرار پاتا ہے اور موضع خارجی کہلاتا ہے *

موضع داخلی — کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو چھوٹے چھوٹے گانوں پاس پاس ہوتے ہیں اُن سب کی آبادی متفرق جگہ سے اُٹھ کر ایک جگہ بس جاتی ہے اور دوسرے نام سے وہ موضع مشہور ہو جاتا ہے مثلاً فرض کرو کہ ایک موضع سالار پور تھا اور ایک جگہ مکرم پور اُن دونوں کی آبادی ایک ہو گئی اور وہ موضع سالار پور مکرم پور کے نام سے مشہور ہو گیا اور سرکاری کاغذات میں بھی یہ دوہرا نام بطور نام واحد کے مندرج ہونے لگا مگر رقبہ اُن دونوں موضعوں کا علاحدہ علاحدہ اور معلومۃ الحدود ہے تو ان دونوں موضعوں میں سے ایک موضع جس کی آبادی بجائے خرد قائم رہی موضع اصلی کہلائیگا اور وہ موضع جس کی آبادی اُس میں شامل ہو گئی ہے وہ موضع داخلی کہلائیگا *

موضع مرکبہ — جب دو یا زیادہ گانوں کی آبادی ایک جگہ ہو جائے اور اُن کا رقبہ بھی مخلوط ہو جاوے اور جداگانہ معلومۃ الحدود نہ رہے اور اُن کے نام سے مل کر بمنزلہ ایک نام کے ہو جاویں اور سرکاری

دفتر میں بھی وہی مرکب نام بطور نام واحد کے مندرج ہو تو وہ مواضع ملکر ایک موضع تصور کیا جاویگا اور موضع مرکبہ کے نام سے کہلاویگا *
 اس تحقیقات سے مقاصد بندوبست میں چنداں فائدہ نہیں پہونچتا لیکن بندوبست کا ایک بڑا مقصد یہہ بھی ہی کہ ملک کی تاریخ اور ملکی حالات اور ملک کی آبادی کی ترقی اور تنزل کے اسباب معلوم ہوں اور یہہ تحقیقاتیں ان چیزوں کے دریافت کرنے کے لیئے فہایت ہی مفید اور بکار آمد ہیں جس شخص نے کبھی کسی ملک کی موجودہ حالت کو پرانے عہد کے کاغذات سے مقابلہ کیا ہوگا تو اُس نے دیکھا ہوگا کہ مثلاً اکبر یا شاہجہاں یا عالمگیر کے عہد کے کاغذات میں کسی پرگنہ میں سو گانوں مندرج ہیں اور اب اُسی حدود پر گنہ میں ایک سو دس ہیں اور اُن دسوں گانوں کے نام کا پتا اُن پرانے کاغذات میں نہیں ملتا اور کسی پرگنہ میں اس کے برخلاف حل پایا ہوگا یعنی پرانے کاغذات میں مثلاً کسی پرگنہ میں سو گانوں مندرج ہیں اور اب نوے پائے جاتے ہیں اور دس گانوں کا نام نہیں ملتا اس تحقیقات سے ان سب باتوں کا کہ وہ دس گانوں کیونکر، وہ گئے اور یہہ دس گانوں کیونکر گھٹ گئے بخوبی پتا مل جاتا ہے اور یہہ تحقیقات ملکی حالات کے دریافت کرنے میں بڑی مدد دیتی ہے *

اس تحقیقات کے بعد جس پرگنہ کا بندوبست شروع ہوتا ہے اُس پرگنہ کے کل مواضع کی فہرست بنائی جاتی ہے جسمیں کیفیات مذکورہ بالا مندرج ہوتی ہیں مگر اُن حالات سے قطع نظر کوکر جو موجودہ رقبہ موضع میں شامل ہے خواہ وہ موضع اصلی ہو یا خارجی یا داخلی یا مرکبہ وہی رقبہ اُس موضع کا قرار پاتا ہے اور اُسکے مطابق اُس موضع کی حد بندی کی جاتی ہے بندوبست کا عملی کام اسی حد بندی سے شروع ہوتا ہے اور گویا یہی پہلا کام بندوبست کا کہلاتا ہے — اس کام کو بندوبست کی اصطلاح میں حد بست کہتے ہیں *

حد بست مواضع

حد بست سے مقصد یہہ ہے کہ موضع کے ہر طرف کی حدود جو قدیم تھے معین اور محدود ہوتی ہیں علانیہ معلوم اور مشہور ہو جاویں — کاغذات بندوبست میں بالتفصیل اُنکا پتا اور نشان مندرج ہو جاوے اسلیئے

ضرر ہوتا ہی کہ کہ پاس سے اُسکا نقشہ بنالیا جاوے اور موضع کی حدود پر بھی جہاں جہاں اُن میں انحراف واقع ہوا ہی اور زاویئے پیدا ہوئے ہیں وہاں کوئی مستحکم نشان قائم کر دیتے جاویں *

حد بست کرتے وقت بعض دفعہ مواضع ملحقہ کے مالکوں کے ساتھ نزاع پیدا ہوتی ہی یعنی ایک گائوں والا کہتا ہی کہ میرے گائوں کی اس طرف کی حد فلاں مقام تک ہی اور اُسکی ملحقہ سرحد کے گائوں والے کہتے ہیں کہ یہاں تک اُسکی حد نہیں ہی بلکہ یہہ تکرہ ہماری حد میں داخل ہی اور اسی سبب سے سرحد کی نزاع پیدا ہوتی ہی اور اُسکا قطعی تصفیہ کرنا اور حد کا قرار دینا ایک ضروری امر بذدوبست کا ہوتا ہی چنانچہ اسکا تصفیہ قطعی اُن دستوروں اور قوانین کے بموجب جو ہر ایک ملک میں جاری ہیں کیا جاتا ہی اور جو امر کہ اُس تصفیہ کی رو سے قرار پاوے وہی حد اُس موضع کی تسلیم کی جاتی ہی *

اسکے بعد بذدوبست میں یہہ کم ہی کہ اُس موضع کے کل رقبہ

کی پیمائش کی جاوے — اندرونی پیمائش مختلف قسم کے مروضوں کی اور مختلف قسم کے بذدوبستوں کی جداگانہ طور پر ہوتی ہی اسلیئے اُسکا ذکر ہر ایک قسم کے بذدوبست کے ساتھ کریں گے لیکن نہایت مناسب ہی کہ کل رقبہ کی مجموعی پیمائش بھی کیجاوے اور اُسکا نقشہ بھی بنالیا جاوے اُس نقشہ میں حدود موضع کا اور کل اراضی مزروعہ کا اور کل اراضی قابل الزراعة کا اور کل اراضی ناقابل الزراعة کا نشان بذدیفہ چاہیئے جسکے دیکھنے سے صاف معلوم ہو کہ موضع میں کسقدر اراضی مزروعہ ہی اور کسقدر غیر مزروعہ ہی اور کسقدر بنجر اور کسقدر قلاب و نالے و دریا و آبادی و بہار و زمین شور و کھڑ ہی — غرضکہ یہہ نقشہ کل حالت و ہیئت مجموعی موضع کو دکھلاتا ہو *

مواضع کی حدود قائم کرنے اور اُن حدود پر تھیہ قائم کرنے پر تو سب لوگ متفق ہیں اور اُسکو ایک ضروری امر خیال کرتے ہیں مگر اُسکی وقعت کی نسبت مختلف خیالات ہیں جن ملکوں میں کہ زمینداری بذدوبست ہی جسکے معنی یہہ ہیں کہ موضع کی ملکیت زمینداروں کی ہی اُن اضلاع میں حد بست ایک اہم کم تصور ہوتا ہی کیونکہ حد بندی کے تنازعات کا نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ ایک قطعہ زمین چسپر

تفازعہ ہی وہ دو موضع میں سے کسی ایک موضع کے شامل کر دیا جاتا ہی اور جس موضع سے وہ خارج کیا جاتا ہی اُس موضع کے زمینداروں کی ملکیت اُسپر سے ساقط ہو جاتی ہی اور تمام منافعوں سے جو اُس قطع سے پیدا ہوتے وہ لرگ محتروم ہو جاتے ہیں اور برخلاف اسکے جس موضع میں وہ قطعہ شامل ہوتا ہی اُس موضع کے زمیندار اُسکے اور اُسکے تمام منافعوں کے مالک ہو جاتے ہیں اور جب کہ وہ معاملہ حقوق سے علاقہ رکھتا ہی تو اُسکا تصفیہ ایک امراہم اور عظیم خیال کیا جاتا ہی * مگر جن اضلاع میں کہ رعیت واری بندوبست ہی اُن اضلاع میں حد بست کا امر چنداں مہتم بالشان نہیں ہوتا اسلیئے کہ بندوبست رعیت واری کا منشا یہہ ہی کہ ملکیت زمین کی گورنمنٹ کی ہی اور جو لوگ کہ کاشت کرتے ہیں بجز اسکے کہ وہ اپنی کاشت سے نفع اُٹھائیں اور کوئی حق کسی اُڑ قسم کے منافع کا اُن کو نہیں ہوتا اور جو کہ دونوں مواضع کی ملکیت سرکار کی ہی اسلیئے اگر کوئی قطعہ زمین کا ایک موضع سے دوسرے موضع میں چلا گیا تو ملکیت میں کچھ تبدیل واقع نہیں ہوئی اسی وجہ سے صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش صوبہ بمبئی نے اپنی رپورٹ میں نسبت حد بست مواضع کے مندرجہ ذیل راے لکھی ہی *

چونکہ ایک ضلع کے کل رقبہ کو دیہات میں تقسیم کرنے کے واسطے اراضیات دیہہ کو قرار دینا لازم ہی اسلیئے سب سے پہلے موضع کی حدود کا تجویز کرنا اور اُنکا قایم کرنا نہایت پسندیدہ ہی — اس تدبیر کی صرف اسوجہ سے نہایت ضرورت نہیں ہی کہ وہ پیمائش سے تعلق رکھتی ہی (گو یہہ امر بھی نہایت ضروری ہی) مگر اس غرض سے بھی نہایت ضروری ہی کہ اُسکے ذریعہ سے وہ بے انتہا تنازعات جو حدود کی نسبت ہوتے ہیں ختم ہو جاتے ہیں جن کے باعث تنازعہ کرنے والوں کے درمیان صرف عداوت اور جھگڑا ہی پیدا نہیں ہوا ہی بلکہ اُن کے باعث سے گورنمنٹ کو بھی مالکذاری کا نقصان کثیر انٹر اوڈت زرخیز اور وسیع قطعات زمین کی زراعت نہ ہونے سے ہوا ہی (دفعہ ۲۲ رپورٹ مذکور) *

خاص خاص اضلاع میں اکثر اوقات اس قسم کے تنازعات کے واقع ہونے سے پیدائش کی کارروائیوں میں ہرج و مرج واقع ہوا ہی اور اب حکام بندوبست نے اُن کے طے کرنے کا ایک سہل طریقہ اختیار کیا ہی اور اُس سے یہ بات ثابت ہوئی ہی کہ سابق میں اُن تنازعات کے ہونے کا خاص مانع یہہ امر تھا کہ وہ حد مغاسب سے زیادہ اہم سمجھے جاتے تھے اور کوئی ایسی مزاحمت جو ناقابل دفع یا نہایت سخت ہو اُنکے تصفیہ کی ممانعت نہ تھی اور تہیہ بندی کا قانون جو حدود کی حفاظت کے باب میں صادر ہوا ہی اُس سے کافی اطمینان اس بات کا ہوتا ہی کہ جو تنازعات ایک مرتبہ سورشہ بندوبست سے طے ہو جاوینگے وہ پھر سر سبز نہیں ہوسکتے (دفعہ ۲۳ رپورٹ مذکور) *

ان تنازعات میں تمام بڑے بڑے تنازعات نہایت پرانے ہیں اور اکثر صورتوں میں زمین مدت دراز سے افتادہ ہی اور چونکہ وہ اُن متعدد دیہات کی مویشی کے واسطے جو اُس کے کسی حصہ کا دعوے کرتے ہیں بمنزلہ ایک چراگاہ متنازعہ کے ہو گئی ہی اس وجہ سے وہ کسی فریق کے واسطے بہت کم کار آمد رہ گئی ہی — اصلی حدود کے ثبوت میں سوائے چند بے تحقیق باتوں کے جو بعض پرانے کاغذات دیہہ میں پائی جاتی ہیں اور کوئی شہادت موجب نہیں اور وہ امور ایسے ہیں کہ اگر ہم اُن کی صحت پر اعتماد بھی کر لیں تو بھی اس بات کا بہرہ رسہ نہیں ہوسکتا کہ جو صورت تنازعہ کی اُس وقت تھی جبکہ وہ لکھے گئے تھے اُس کی ایک سچی کیفیت اُن سے ظاہر ہوگی کیونکہ اکثر اوقات پتواری موضع کا یہہ دستور تھا کہ وہ کسی تنازعہ کو اُس کی اصلیت سے زیادہ بڑھا کر تحریر کرتا تھا تاکہ جو محاصل کانوں پر واجب ہو اُس میں سرکار اسی کے مطابق تخفیف کر دے اور اس بات کے لکھنے میں اُس کا فائدہ بھی تھا (دفعہ ۲۳ رپورٹ مذکور) *

پس جبکہ یہہ صورت ہی تو اصلی حدود کو صحت کے ساتھ پھر قائم کرنے کا قصد کرنا ایک امر ناممکن الوقوع کا قصد کرنا ہی اور جو تحقیقات بڑے صرف اور محنت کے ساتھ اس مقصد کے واسطے کیجاویگی اُس سے ثابت ہوگا کہ وہ محنت بے فائدہ تھی اور اُسے باعث سے مقدمہ فالحق سنگین ہو جاویگا اور اس وجہ سے وہ

فریقین کے درمیان عداوت کو استحکام دینے اور انکی طبیعتوں میں ایک دوسرے پر غالب آنے کی ازسرنو خواہش پیدا کرنے کا ذریعہ ہوگا۔ بس جسقدر محنت کے ساتھ کوئی تدبیر تھیک تھیک فیصلہ کرنے کے واسطے کی جارے گی اُس کے باعث سے بجائے اسکے کہ مقصد مطلوبہ حاصل ہو تنازعہ کے خاطر خواہ تصفیہ میں ایک اور مانع پیدا ہو جاویگا۔ پس حکام جسقدر کم وقعت ان تنازعات کی کریں گے اُسی قدر جلد اُنکا تصفیہ ہو جاویگا اور لوگ اُسکو منظور کر لیں گے — علاوہ اسکے اراضی متنازعہ کے کھیتوں میں تقسیم کرنے سے گو وہ کسی طور سے کیوں نہ کیجاوے تمام فریقین کو جنکو اُس سے سروکار ہو ضرور بالضرور ایک فائدہ اسطرح پر حاصل ہوگا کہ وہ اسکے باعث سے اُن حصوں کی زراعت کرسکیں گے جو اُنکے حصہ میں آریں اور بجائے ایک متنازعہ چراگاہ کے جو سب کے حصہ میں ہوتا ہی مگر کسیکو کچھ فائدہ اُس سے حاصل نہیں ہوتا اُس سے ایک معین اور اندراجات عمدہ فائدہ حاصل کرسکیں گے (دفعہ ۲۵ رپورٹ مذکور) *

مگر صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش کی اس رائے پر کسیقدر اشتباہ ہی میں نہیں سمجھتا کہ اُن اضلاع میں جہاں ہندو بہت رعیت واری ہوتا ہی مواضع کی حدود قائم کرنے کا معاملہ کیوں امر اہم نہ سمجھا جاوے — ہاں یہ بات سچ ہی کہ ہر گاہ دونوں گانوں کی ملکیت سرکار کی ہی تو کسی قطعہ زمین کے ایک گانوں سے دوسرے گانوں میں چلے جانے سے ملکیت میں کچھ تبدل واقع نہیں ہوتا مگر ہندو بہت رعیت واری میں بھی علاوہ ملکیت زمین کے باشندگان موضع کو اپنے موضع کی زمین پر ایسے حقوق ہیں جو دوسرے موضع کی زمین پر نہیں ہیں مثلاً اراضی افتادہ جو موضع کی حدود کے اندر واقع ہی اُسکو مزروعہ کرنے کا یا مزروعہ زمین کو جسے کاشتکار نے چھوڑ دیا ہی پتہ پر لینے کا اُسی گانوں کے باشندوں کو جسمیں وہ زمین ہی بہ نسبت دوسرے گانوں کے باشندوں کے حق مرجع ہی — افتادہ زمینوں کو جو بطور چراگاہ کے ہو گئی ہیں کم وقعت دینا صحیح نہیں ہی ہندو بہت رعیت واری میں یہ امر نہایت ضروری معلوم ہوتا ہی کہ ہر گانوں میں کوئی قطعہ اراضی بطور چراگاہ مشترکہ کے رہے جس سے اُس گانوں کے کاشتکاروں کی مویشی

کے پرورش ہو اور اسلئے وہ افتادہ قطعہ چراگاہ کا اراضی مزرعہ سے بھی زیادہ وقعت رکھتا ہے اسکا دوسرے گانوں میں فواجب طور سے چلاجانا ایک گانوں کے لیئے خطرہ عظیم اور نقصان کثیر کا باعث ہوگا — علاوہ اسکے حدود قدیم موضع کو جہاں تک کہ ممکن ہے قائم رکھنا ملک کی اصلی صورت کو بحال رکھنا ہی اور اُس میں غفلت کرنے سے ایک انقلاب عظیم اصلی صورت ملک پر واقع ہوتا ہے یہ عذر کہ اُسکے لیئے وجہ ثبوت اور اصلی حدود کو بالیقین شناخت کرنے کے لیئے کافی سامان موجود نہیں ہے تھیک نہیں ہے کیونکہ موضع کی حدود کو اصلی حدود پر جہاں تک کہ ممکن ہے قائم کرنا لازم ہے اور اتفاقاً اگر کوئی ایسی صورت ہے کہ جہاں اصلی حدود قائم نہیں ہو سکتیں وہاں لاچاری ہی مگر اُس نادالوجود مثال پر تعین حدود موضع کا ایک سرسری امر نہیں قرار دیا جاسکتا — کوئی تفرع ہو جبکہ وہ کسی صورت پر فیصلہ ہو جائے تو فساد رفع ہو جاتا ہے اور اگر وہ غیر منفصل باقی رہتا ہے تو فساد ہمیشہ قائم رہتا ہے پس حدود موضع کے تصفیہ سے چونکہ کسی کے حق میں ہو تفرع کی بنیاد کے مستحکم ہونے کی توقع نہیں ہو سکتی بلکہ اُسکے منہدم ہوجانے کا قوی احتمال ہوتا ہے *

انٹر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بعد قائم کردینے حدود موضع کے حد بست کے نقشہ بنانے کی کچھ ضرورت نہیں ہے لیکن میں اس رائے کو صحیح نہیں سمجھتا حد بست کا نقشہ آئندہ کے لیئے نہایت مفید ہوتا ہے جب کہ کسی حادثہ سے کسی گانوں کی سرحد کا نشان قائم نہ رہے تو نقشہ حد بست سے فی الفور قایم ہو سکتا ہے اور کسی قسم کا نزاع دوبارہ سرحد کا پیدا نہیں ہو سکتا — حد بست کے نقشہ سے مجموعہ اراضی موضع اندرون حدود کی پیمائش بصحت حاصل ہو جاتی ہے اور جب اندرونی پیمائش موضع کی ہوتی ہے تو اُس کی صحت اور غیر صحت نقشہ حد بست کے رقبہ کے ملانے پر فی الفور واضح ہو جاتی ہے — ملکی انتظام اور مالی بندوبست کے لیئے کل پرگنہ کے مواضع کا نقشہ یکجائی بنانا جس کو چادر کہتے ہیں ضرور ہوتا ہے اور اُس کی تکمیل حد بست کے نقشوں سے اگر وہ بصحت بنائے گئے ہوں نہایت آسانی سے ہو جاتی ہے اور اگر صرف نقشہ کشتوار پر انتفا کیا گیا ہو اور اُن نقشوں میں

کوئی ایسی غلطی رہ گئی ہو جسکی صحت بوجہ نہ موجود ہونے نقشہ حدبست کے عین وقت پر نہیں ہو سکتی تو ایسے نقشہ ہائے کشتوار سے پرگنہ کی چادر کا درستی سے مرتب ہونا قریب ناممکن کے ہو جاویگا *

طریقہ تصفیہ تنازعات سرحدات مواضع

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے تنازع سرحدات مواضع کا تصفیہ اُن قوانین اور رسم و رواج پر منحصر ہونا چاہیئے جو اُس ملک میں رائج ہوں — عملداری سرکار انگریزی میں جہاں بندوبست زمینداری ہی اور ہر ایک قطعہ زمین موضع کا زمینداران کی ملکیت قرار پایا ہے وہاں اُس کے تصفیہ کے دو طریقے قرار پائے ہیں *

اول وہ طریقہ ہے جو دوسری طور کا کہلاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مقدم بندوبست خواہ بتقدیر پنجابیت اور خواہ بعد تحقیقات اُس فیصلہ کو دیتا ہے اگر اس فیصلہ کو فریقین نے تسلیم کر لیا تو وہ فیصلہ قطعی ہو گیا ورنہ وہ ایک دوسری فیصلہ ہے اور کامل فیصلہ کے لیئے اُن قوانین پر رجوع کی جاویگی جو حقوق اور ملکیت کے تصفیہ کے واسطے مقرر ہیں اور جن کا فیصلہ دیوانی عدالت سے ہوتا ہے اور جس ملک میں کہ قانون اور انصاف پورا پورا واجب العمل ہوگا اُس ملک میں بجز اُس کے کہ اسی طرح پر فیصلہ کیا جاوے اور کچھ چارہ نہیں ہے *

مگر اُن اضلاع میں جہاں کہ رعیت واری بندوبست ہے اور معاملہ ملکیت زمین کا بجز سرکار کے اُور کسی کے حق میں معدوم ہے تو وہاں کوئی دعویٰ بطور حق ملکیت کے قائم نہیں ہو سکتا اور اسی لئے اُس کے فیصلہ قطعی کے لیئے اگر کوئی دوسرا طریقہ (یعنی سوائے عدالت دیوانی کے) قائم کیا جاوے تو چنداں مضائقہ نہیں ہے لیکن اس کا خیال رکھنا کہ جہاں تک ممکن ہو اصلی حدود پر فیصلہ ہو واجبات سے ہے *

مخلاف اُس کے جبکہ کسی طور پر دعویٰ حقیقت ملکیت قریبان میں آجائے مثلاً ایک طرف ایک گانوں خالصہ سرکار ہے اور ایک طرف گانوں جاگیر کا ہے یا گو دونوں طرف مواضع خالصہ واقع ہوئے ہیں لیکن موقع متنازعہ کے دونوں طرف یا ایک طرف انعاموں وغیرہ کی اراضیات ہوں یا دونوں طرف جاگیر کے مواضع ہوں اور جاگیرداروں

کی خواہش یا سرکاری حکم سے اُن کی پیمائش عمل میں آئی ہو تو اُس صورت میں بمجبوری حدود متنازعہ کا تصفیہ اُسی طرح پر کیا جاویگا جیسے کہ اور حقوق اور ملکیت کے نزاعوں کا تصفیہ کیا جاتا ہی اور جس کے لیئے آخر کار دیوانی عدالت موضوع ہی صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش مال صوبہ بمبئی نے اپنی رپورٹ متفقہ میں مندرجہ ذیل طریقے تصفیہ حدود کے مندرجہ کیئے ہیں *

وہ لکھتے ہیں کہ ” اس قسم کے تنازعات کے تصفیہ میں [قواعد عام کی تجویز کرنے میں جو عمل در آمد کے لائق ہیں اور اُن قاعدوں کے مرتب کرنے میں ہمنے اسباب کو ملحوظ رکھا ہی کہ اُن کے فیصلہ کے واسطے اس قسم کا طریقہ تجویز کرنا نہایت ضرور ہی جس سے پیمائش کے کام میں بڑی آسانی ہو اور اس طرح پر کہ خرچ بہت کم پڑے — جو مقدمات حدود متنازعہ کی بابت گانوں کی پیمائش کے زمانہ میں واقع ہوتے ہیں اُن سے پیمائش کے کام میں اسقدر ہرج واقع ہوا ہی کہ شاید اور تمام اسباب کے جمع ہونے سے بھی جو باعث تاخیر ہوں نہیں ہوسکتا اور اس وجہ سے یہہ بات نہایت مفید ہوگی کہ جہاں کہیں ممکن ہو اہل عملہ اپنی کارروائی شروع کرنے سے پہلے گانوں کی حدود کو قرار دیں اور جو تنازعات اُن کی بابت ہوں اُس کا تصفیہ کریں چنانچہ اضلاع شمال و مغرب میں بھی اسی طریقہ کے بموجب عمل در آمد کیا جاتا ہی اور وہ قواعد تصفیہ حدود یہہ ہیں *

اول — کسی ضلع کی باترتیب پیمائش شروع کرنے سے پہلے چند تجربہ کار پیمائش کرنے والوں کو اس کام پر متعین کرنا چاہیئے کہ وہ گانوں والوں کے اتفاق اور ضلع کے عہدہ داران مال کی مدد سے ہر ایک گانوں کی حدود کو قرار دیں اور اُن کی حفاظت کے واسطے مناسب نشان تجویز کریں اور پیمائش کرنے والے کے استعمال کے واسطے ایک مفصل نقشہ † تیار کریں *

† یہہ نقشہ وہی نقشہ ہونا چاہیئے جس کو ہمنے نقشہ حد دست قرار دیا ہی اور ضرور ہی کہ نہایت صحت سے یہہ نقشہ بنایا جارے اور مستقل دیہات کے نقشوں کا ہولان اس سے لویا جارے جس سے چارہ پرگنہ بشوری بن سکے اور اس نقشہ پر پتیل و بٹاری دیہہ و مواضع ملحق الہدد و انسر پیمائش و اہلکار مال کے مستعمل ہونے چاہیئیں (مہدی علی) —

دوم — کسی گانوں کی حدود قرار دینے سے پہلے اُن لوگوں کی حاضری کے واسطے جس سے اُسکو سروکار ہو ایک اطلاع جاری کرنی چاہیئے اور اگر کرنی جھگڑا نہ ہو تو حدود کا نشان اُنکے بیان کے موافق کر دینا چاہیئے *
سوم — در صورت واقع ہونے کسی تنازع کے اُس حالت میں جبکہ دونوں فریق زمین کی کاشت کرنے والے ہوں خط حد بندی کو قبضہ واقعی کے بموجب قرار دینا چاہیئے *

چہارم — پیمائش کرنے والے کو وہ خفیف جھگڑے جن کا گذشتہ دیہہ میں کچھ ذکر نہ ہو اور جو سرحد کے احتمالی خط سے کسی طرف چند فٹ زمین سے متعلق ہوں سرسری طور پر موقع پر طی کر دینے چاہیئے *

پنجم — اگر تنازع کے کسی مقدمہ میں فریقین ایک یا ایک سے زیادہ پنچوں کے فیصلہ پر عمل کرنے پر راضی ہوں تو اُن سے اس مضمون کا ایک تحریری اقرار نامہ لیا جائے اور پنچوں کے فیصلہ کے مطابق حدود قرار دی جائیں *

ششم — جن مقدمات میں پیمائش کرنے والا فریقین کی رضامندی نسبت اس امر کے کہ وہ تنازعات پنچایت میں سپرد کیئے جاویں حاصل نہ کرسکے تو کسی حاکم ضلع کی مدد طلب کرنی چاہیئے اور اُن کو لازم ہی کہ اُن جھگڑوں کو مصالحت کے ساتھ طے کرانے میں ہر ایک قسم کی کوشش کریں لیکن اگر اس سے بھی کارروائی نہ ہو اور یہ تنازع حال میں پیدا ہوا ہو اور گذشتہ دیہہ میں اُس کا کچھ ذکر نہ ہو تو پیمائش کرنے والے کو لازم ہی کہ خود خط حد بندی کی نسبت تحقیقات کر کے فیصلہ کرے اور فوراً اُسپر نشان کر دے *

ہفتم — جو جھگڑے نہایت ہوانے ہوں اور جنکا گذشتہ دیہہ میں ذکر ہو اور جنکا تصفیہ حکام ضلع نہ کرسکیں اُن کو حکام پیمائش کے تصفیہ کے واسطے چھوڑ دینا چاہیئے اور اُن حکام پیمائش کو لازم ہی کہ جو شہادت فریقین نے پیش کی ہو اُسپر بخوبی غور کر کے خط حد بندی کی نسبت تصفیہ کریں اور اُسکے بموجب نشانات قرار دیں *

ہشتم — جو تنازعات سرکار اور دیہات عطیہ کے درمیان ایسے ہوں جنکو فریقین پنچایت کی سپرد کرنا نہ چاہتے ہوں (یا جہاں یہ

طریقہ سازش کے اندیشہ سے نامناسب ہو) حکام پیمائش کو اُنکو قاعدہ ماسبق کے بموجب طے کرنا چاہیئے مگر حدود قرار دینے سے پہلے لازم ہی کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ اُن کی تجویزوں کو منظور کریں *

نہم — جو تجویزیں قواعد مذکورہ صدر کے بموجب کی جارہیں وہ سب تحریری ہونی چاہیئیں (دفعہ ۲۶ رپورٹ مذکورہ بالا) *
 ہم یقین کرتے ہیں کہ ان قاعدوں کے جاری ہونے سے جو اصول میں اضلاع شمال و مغرب کی پیمائش کے قاعدوں کے مطابق ہیں وہ تمام تنازعات جنکا حال پیمائش کے زمانہ اجرا میں معلوم ہوگا خاطر خواہ طے ہو جاوینگے اور چند سال کے عرصہ میں اُنکا کچھ نشان باقی نہ رہیگا (دفعہ ۲۷ رپورٹ مذکورہ) *

یہ بات واضح ہوگئی کہ ہم نے حکام پیمائش کی معرفت حسب ضابطہ تحقیقات اور تصدیق کیئے جانے کو صرف انہیں تنازعات کو محدود رکھا ہی جو کاغذات سرکاری میں تسلیم ہوچکے ہیں اور ہماری دانست میں یہ امر نہایت ضروری ہی کیونکہ اگر ہم ہر ایک مقدمہ سے خواہ وہ خفیف ہو یا سنگین جسکو گانوں والے پیش کرنا چاہیں اسی طریقہ کار روائی کو متعلق کریں تو پیمائش کا اجرا بالکل ناممکن ہوگا — جسقدر مستعدی کے ساتھ شکایتوں پر التفات کیا جاویگا اُسی قدر اس قسم کے جدید تنازعات کی تعداد ہمیشہ زیادہ ہوتی جاوے گی اور یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ایسی صورتوں میں اصلی حد تنازع کرنے والوں کو بخوبی معلوم ہوتی ہی اور وہ صرف اس وجہ سے اُنکا نشان نہیں دیتے ہیں کہ اُن کو اس تنازع کے باعث سے بعض فوائجب فائدے کے حاصل کرنے کی توقع ہوتی ہی لیکن برخلاف اس امر کے اگر اس قسم کے بیہودہ دعووں کی پیروی میں کسی طرح کی ترغیب ندیجائے تو گانوں والے اپنے آپس میں بہت جلد اُن کو طے کر لیتے ہیں اور یہ بات اُن کو معلوم ہو جاتی ہی کہ اصلی حدود کو فوراً بتا دینے میں بڑا فائدہ ہی (دفعہ ۲۸ رپورٹ مذکورہ بالا) *

پیمائش

ہر موضع کی تین طرح پر پیمائش ہونی چاہیئے اور تین ہی نقشہ اُن کے ہونے چاہیئیں *

اول — پیمائش کل رقبہ موضع کی جو اندرون حدود موضع کے بعد اُسکے کہ اُسکی حدیں قائم کر لی گئی ہیں واقع ہو معہ اُسکے نقشہ کے جو نقشہ حد بست کہلاتا ہے *

دوسرے — پیمائش زمین مزروعہ وغیرہ مزروعہ کے اور اُسکا نقشہ جس میں زمین مزروعہ اور غیر مزروعہ کے بالکل نشان دکھلائی دیتے ہوں *

تیسرے — پیمائش کشتوار معہ اُسکے نقشہ کے جسمیں ہر ہر کھیت کی جدا جدا شکلیں بقید نمبر معلوم ہوں *

دیہات بندوبست زمینداری اور رعیت واری میں اس آخر نقشہ بنانے میں صرف اتنا فرق ہے کہ دیہات بندوبست زمینداری میں یہہ نقشہ مطابق اُن کھیتوں کے بنایا جاتا ہے جو ہر وقت پیمائش موجود ہیں اور دیہات بندوبست رعیت واری میں یہہ نقشہ کھیتوں کو از سر نو تقسیم کرنے اور پیمائشی کھیتوں کے بنالینے کے بعد بنایا جاتا ہے *

ہدایت نامہ بندوبست اضلاع شمال و مغرب جو چھاپا گیا ہے اُس میں سے ہم تینوں نقشے اس باب کے آخر میں شامل کرتے ہیں کیونکہ کسی ملک کے نقشے ہوں اُن کے دیکھنے سے اُن کا طرز بخوبی معلوم ہو سکتا ہے *

طریقہ پیمائش کے متعدد ہیں مگر حد بست کا نقشہ تھوڑی مدت کے ذریعہ سے بنایا جاوے اور اُسکا رقبہ علمی قاعدہ سے نکالا جاوے جسکی صحت میں کچھ شبہ نہ ہو *

دوسرے نقشہ اراضی مزروعہ وغیرہ مزروعہ کا حلقہ تو اُسی نقشہ حد بست سے قائم کیا جاوے گا اور اُسکے درمیان اراضی مزروعہ وغیرہ مزروعہ و آبادی و سڑک وغیرہ کے نشان لگائیے جاوینگے — اس نقشہ اور اراضی مزروعہ وغیرہ مزروعہ وغیرہ کی پیمائش جدا جدا ہو جاوے گی — یہہ پیمائش ایسی صحیح ہونی چاہیئے کہ جب اراضی مزروعہ وغیرہ مزروعہ اور قلاب اور جھیل و آبادی وغیرہ کی پیمائش کی میزان لگائی جاوے تو وہ میزان کل رقبہ موضع کے مطابق ہو جو بموجب حد بست کے مرتب ہوا ہو *

تیسرا — نقشہ کشتوار کا ہی اس نقشہ کا حلقہ اور نشان اراضی مرزوعہ و غیر مرزوعہ وغیرہ کے نقشہ دوم سے حاصل ہونگے صرف کھیتوں کی پیمائش اور اُنکی شکل نقشہ میں بنانی باقی ہوگی — لیکن اس نقشہ کی صحت کے لیے ضرور ہی کہ جس قدر کھیت اراضی مرزوعہ میں پیمائش ہوئے ہوں اُن کی میزان نقشہ دوم کی اراضی مرزوعہ کے برابر ہو اور غیر مرزوعہ کی غیر مرزوعہ کے برابر اور ملی ہذا القیاس اور کل رقبہ موضع کی میزان کل رقبہ موضع کے برابر ہو ہر قسم کا نقشہ کل دیہات کا ایک اسکیل پر ہونا چاہیئے یعنی جس اسکیل میں حد بست کا نقشہ بنا ہی اُسی اسکیل میں کل دیہات کا نقشہ حد بست ہو اور جس اسکیل میں نقشہ اراضی مرزوعہ و غیر مرزوعہ کا بنا ہی اُسی اسکیل پر وہ نقشہ کل مواضع کا ہونا چاہیئے اور اسی طرح جس اسکیل پر نقشہ کشتوار بنایا گیا ہو اُسی اسکیل پر اور مواضع کا نقشہ کشتوار بھی ہونا چاہیئے *

اسکیل کی مقدار قرار دینے کے واسطے اس مقام پر بحث ضرور نہیں ہی لیکن اتنا بیان کرنا ضرور ہی کہ نقشہ کشتوار اتنی بڑی اسکیل پر بنانا چاہیئے جس میں ہر ایک کھیت کا نقشہ بخوبی آجڑے اور اُس کھیت کی صورت بخوبی سمیٹ ہو سکے *

متعدد طرح سے جو پیمائش موضع کی ہوتی ہی یعنی ایک دفعہ کل رقبہ کی پھر مرزوعہ و غیر مرزوعہ کی اور پھر کشتوار کی ان تینوں پیمائشوں کی بالکل مطابقت ہونی غیر ممکن ہوتی ہی اسلیئے ایک اندازہ کرنا مناسب ہی کہ کس قدر تفاوت کو نظر انداز کر دینا چاہیئے — صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش بمبئی نے اسکی نسبت مندرجہ ذیل رائے دی ہی *

وہ لکھتے ہیں کہ ”نسبت اُس صحت کے جو پیمائش میں ضروری خیال کی جاتی ہی ہماری بہت رائے ہی کہ فیصدی پانچ غلطیوں کے ہونے سے اُس پیمائش کے فائدہ میں جو مقاصد مال کے واسطے کی جاوے کچھ خلل واقع نہوگا مگر چونکہ بغیر کسی نقصان صحت اور وقت کے اس سے اعلیٰ درجہ کی صحت کا حاصل ہونا ممکن ہی اسلیئے ہماری بہت رائے ہی کہ ایک ہموار ملک میں اوسط غلطی ایک فیصدی سے اور ایسے ملک میں جو اسقدر ہموار نہو کہ اُس کی

پیمائش چریب اور کراس اسٹاف کے ذریعہ سے بخوبی ہوسکتی ہو دو فیصدی سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے (دفعہ ۳۶ رپورٹ متفقہ صاحبان سپرنٹنڈنٹ بمبئی پریزیڈنسی) *

ان نقشوں کے ساتھ ساتھ اُن کا خسرو بھی بنایا جاتا ہی — پہلے دو نقشوں کا خسرو تو صرف ایک علمی اور پیمائشی خسرو ہوتا ہی مگر نقشہ کشتوار کا خسرو خاص مقاصد بندوبست سے علاقہ رکھتا ہی اور اُسکا بصحت مرتب کرنا ضرور ہی *

شمال مغربی اضلاع میں جو خسرو مرتب کیا گیا ہی اُس میں مندرجہ ذیل مطالب مندرج ہوتے ہیں *

- ۱ — نمبر کھیت ۲ — نام کھیت ۳ — ٹھوک یا پتہ کا نام
- ۴ — نام مالک معہ ولدیت و قوم ۵ — نام مزارع معہ ولدیت و قوم
- ۶ — اوسط طول کھیت کا شرقاً و غرباً ۷ — اوسط عرض کھیت کا جنوباً و شمالاً ۸ — کل رقبہ کھیت کا از روے پیمائش سرکاری ۹ — کل رقبہ کھیت کا از روے پیمائش مروجہ دیہہ ۱۰ — تعداد رقبہ بنچو
- غیر ممکن الزراعت ۱۱ — تعداد زمین اُفتادہ قابل زراعت ۱۲ — تعداد زمین آبپاشی ۱۳ — تعداد زمین بلا آبپاشی ۱۴ — میزان
- ۱۵ — کیفیت نواں خانہ اُس وقت لکھا جاتا ہی جبکہ سرکاری پیمائش اور گانوں کی مروجہ تعداد زمین میں اختلاف ہو — جہاں کہ بندوبست رعیت داری ہی اُن اضلاع میں شاید خانہ چہارم کی جس میں نام مالک لکھا جاتا ہی ضرورت نہ ہوگی *

خسرو کے خانہ ۶ و ۷ میں کھیتوں کا اوسط طول اور اوسط عرض لکھا گیا ہی اُس میں اختصار کی نظر سے اصل تعداد اضلاع کھیت کی متروک کردی گئی ہی اور بعض جگہ افسران بندوبست نے اس سے بھی زیادہ اختصار کو کام کیا ہی اُنہوں نے نقشہ کشتوار میں کھیت کی صرف ایک نظری صورت بناکر اُس پر نمونہ ڈال دیا اور خسرو میں اُس کھیت کا کل رقبہ از روے پیمائش کے ترج کردیا ہی — اگرچہ اس قسم کے اختصاروں سے تشخیص جمع کے مقاصد میں کچھ ہرج نہیں ہوتا لیکن حقیقت میں گانوں والوں کو اُس سے آئندہ بہت خدشہ ہو جاتا ہی اور جب کبھی کاشتکاروں کے باہم کھیتوں کی زمینوں اور میادوں کے دبا لینے کے نزاع

پیش آتی ہی تو اُسوقت متنازعہ کھیتوں کے اضلاع کی وہ صحیح صحیح تعداد جو بندوبست کے وقت تسلیم ہوئی تھی دریافت ہوئی نہایت دشوار ہو جاتی ہی اسلیئے تھیک بات یہی ہی کہ کھیت کے ہر ایک ضلع کی تعداد خسرو میں مندرج ہو کر اُس کے بعد اوسط طول اور اوسط عرض قائم کیا جاوے تاکہ ہر ایک کھیت کا اصلی حل جو بندوبست کے وقت تھا ہمیشہ آئینہ کی طرح روشن رہے *

زیادہ تر پیمائش کے باب میں اُس کی جزئیات سے بحث کرنی کچھ فائدہ مند نہیں ہی صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش پریزیڈنسی بمبئی نے بھی اپنی رپورٹ متفقہ میں اس جزئیات کی بحث سے کنارہ کیا ہی مگر کچھ کچھ عام قواعد بیان کیئے ہیں جن کو ہم اس مقام پر بیان کرتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ، "جو بیان طریقہ پیمائش کا کیا گیا ہی اُس میں وہ باتیں جو عام عملدر آمد کے لائق نہیں ہیں بیان نہیں کی گئی ہیں کیونکہ اگر ہم زیادہ تفصیل کا قصد کرتے تو اُس سے بغیر اس کے کہ کوئی مفید مطلب حاصل ہو کارروائی کے ایسے خاص خاص طریقے مقرر کرنے پڑتے جو حالات مختص المقام کے لحاظ سے ناقابل عملدر آمد ہوتے اور پیمائش کے کام میں بڑی پابندیاں ہو جاتیں اور اسی وجہ سے ہم ان امور کی بہ نسبت عہدہ دار نگراں کی تجویز کو زیادہ گنجائش دینا چاہتے ہیں تاکہ وہ جزوی جزوی امور میں اُن مقامات کے مختلف حالات کے موافق جہاں پیمائش کا کام جاری ہو اپنی کارروائی عمل میں لاوے (دفعہ ۷۹ رپورٹ مذکورہ) *

تاہم سرشتہ پیمائش کے اندرونی انتظام سے متعلق بعض امور ایسے ہیں جن کا عملدر آمد ہماری دانست میں یکساں طور پر ہو سکتا ہی اور وہ اسقدر ضروری ہیں کہ ہدایت آئندہ کے واسطہ اُن کی تشریح عام قاعدوں کی صورت میں کرنی چاہیئے *

عام قواعد متعلق پیمائش

اول - یہ کہ پیمائش کے ہر ایک کام کو مثلاً حدود کا قرار دینا زمین کی پیمائش اور نقشہ بنانے کے واسطہ قاعدوں کا تجویز کرنا اور اُس کے اقسام مقرر کرنا وغیرہ یکساں قواعد کے بموجب انجام دینا چاہیئے جن میں حتی الامکان

ہر مشکل کے دفعیہ کے واسطے جو کارروائی کے وقت پیدا ہو توئی ہدایت درج ہو اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹوں اور اُن کے عملہ کے ہر ایک شخص کی ہدایت اور رہنمائی کے واسطے اُن کے پاس یہہ قاعدے یا اُن میں سے وہ چند قاعدے جو اُن کے خاص کام سے متعلق ہوں بھیجے جاویں *

دوم — جو احتیاطیں فریب دہو کہ دہی کے انسداد کے واسطے ضروری خیال کی جاویں جیسے کہ پیمائش کے نتیجوں کے درج کرنے کے خاص طریقے اور تمام قسم کی رسد کی تھیک تھیک قیمت ادا کرنے کی ہدایتیں اور گانوں والوں کے مکانات میں رہنے اور اُن دیہات کے باشندوں میں سے جو 'زیر پیمائش' ہوں روپیہ قرض لینے کی ممانعت ہو اُن کو اُن قاعدوں میں شامل کرنا چاہیئے اور افسران پیمائش کو بوجھ و شہیاری کے ساتھ نگرانی کرنی چاہیئے کہ اُن قاعدوں کی سب جگہ یکساں تعمیل کی جاتی ہی تاکہ اُنکا عملدرآمد موقوف نہوجاوے *

سوم — کسی اسسٹنٹ کو بغیر منظوری صاحب سپرنٹنڈنٹ کے اُن قاعدوں میں تبدیلی یا اُن سے خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیئے اور اگر کوئی ترمیم عموماً قابل عملدرآمد ہو تو اُسکو تمام اسسٹنٹوں کے عملہ میں وسعت دینی چاہیئے تاکہ سب جگہ یکساں قاعدہ جاری رہے *

چہارم — ہر ایک سپرنٹنڈنٹ کو چاہیئے کہ وہ ان قاعدوں اور اُن کی تمام ضروری ترمیموں کی نقل پیمائش کے آؤر سپرنٹنڈنٹوں کے پاس بھیج دے تاکہ ہر ایک سپرنٹنڈنٹ اُن طریقوں سے مطلع رہے جو اور پیمائشوں میں عمل میں آتے ہوں اور جو اصلاح اُنکی خاص کارروائی میں کرنے کے لائق ہو اُس سے فائدہ اُٹھاسکے *

پنجم — ہندوستانی عملوں کی تنخواہ جہاں تک ممکن ہو اُس کام کی مقدار اور درستی کے لحاظ سے قرار دینی چاہیئے جسکو ہر ایک شخص انجام دے اور جس اصول پر تنخواہ قرار دینے میں عمل کیا جاوے وہ تمام اسسٹنٹوں کے عملوں میں یکساں ہونا چاہیئے *

ششم — جو ہندوستانی عملہ کھیتوں کے کام پر مامور ہوں (مثلاً پیمائش یا کلاس فیکیشن یعنی پرت بندی کا کام) اُن کو لازم ہی کہ جو کام وہ انجام دیں اُسکی نوعیت اور مقدار کی نسبت روزانہ یا ہر کیف اکثر اوقات اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے پاس رپورٹ بھیجنا کریں تاکہ

وہ اس امر سے متطاع رہے کہ اُسکے تحت میں ہر ایک شخص کیا کام کرتا ہی اور کام میں ہرچ نہ ہونے دینے کے واسطے وقت مناسب پر تدبیر کر سکے اور جب کہ عملہ کھیتوں کے کام کے سوا کسی اور کام میں مصروف ہو تو ہر ایک شخص کی روزانہ کار گذاری اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی اطلاع کے واسطے قلمبند ہونی چاہیئے *

ہفتم — اسسٹنٹوں کو لازم ہی کہ ہندوستانی عملہ کی کار گذاری کی ترتیب کے ساتھ وقتاً فوقتاً پر تال کیا کریں اور سپرنٹنڈنٹ کی اطلاع کے واسطے اُس قسم کے ماحولاری نقشہ جات بھیجا کریں جن سے ہر ایک شخص کی کار گذاری جو کھیتوں کے کام پر متعین ہو معلوم ہو اور یہ بھی معلوم ہو جاوے کہ اُس میں سے کس قدر کام کی پرتال ہوئی ہی اور اُس کا کیا نتیجہ ہوا ہی *

ہشتم — جو چٹھیات کسی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے نام ہوں اُن سب کو خود اسسٹنٹ کو کھولنا اور اُن کا جواب لکھنا چاہیئے اور کسی کارکن کو یہ اجازت نہ دیجائے کہ وہ اسسٹنٹ کی غیر حاضری میں ایسی چٹھیات کو کھولے اور اُن کا جواب لکھے *

نہم — پیمائش ہمیشہ کلاسفیکیشن یعنی پرت بندی سے بہت زیادہ ہونی چاہیئے † اور ہماری دانست میں یہ امر مفید ہوگا کہ جب کبھی ممکن ہو یہ کام علیحدہ علیحدہ اسسٹنٹوں کی نگرانی میں کیئے جاویں *

دہم — ہر ایک پیمائش کے سپرنٹنڈنٹ کو اپنے سررشتہ کی بابت ایک سالانہ رپورٹ بھیجینی چاہیئے جس سے یہ بات معلوم ہو کہ ہر ایک صیغہ میں کس قدر کام ہوا اور اُس میں سے کس قدر کام کی پرتال کی گئی اور

† مطلب یہ ہے کہ جن جن دیہات کی پیمائش ختم ہو اور جانچ پرتال سے مکمل ہوتی جاتی ہی اُن اُن دیہات کی پیمائش کے کافذات کلاس فیکیشن کے واسطے بھیج دیئے جاتے ہیں اور پیمائش کی یہ نسبت کلاس فیکیشن کا کام جلد ہو جاتا ہی اعلیٰ ضروری پیمائش کا کام زیادہ ہوتا رہے تاکہ کلاس فیکیشن کے عملہ کے پاس پیمائش شدہ دیہات کے مکمل کافذات ہر وقتہ موجود رہیں اور اُن کو بیکار نہ بیٹھنا پڑے (مہدی علی) —

کسقدر لام صحیح کیا گیا اور نیز یہ کہ کل لام میں کسقدر روپیہ خرچ ہوا — اور اسی قسم کی تفصیلیں ہر ایک اسسٹنٹ کے کاموں کی نسبت جدا جدا بیان کی جاویں اور نیز وہ اور تمام امور جن سے گورنمنٹ اُس سال کی کار گذاری کی نسبت ایک صحیح نتیجہ قریب دیکھے اس رپورٹ میں داخل ہونی چاہیئیں *

یازدہم — اس قاعدہ میں بیماریش کے متعلق کوئی ذکر نہیں ہی بلکہ تشخیص جمع سے متعلق ہی *

دوازدہم — جو حسابات سرورشہ بیماریش کے صاحب کلکٹر اور سول اڈیٹر کے ساتھ ہوں وہ سب سپرنٹنڈنٹ کے دفتر کے ذریعہ سے جو صاحب کلکٹر سے اپنا ایک حساب رکھینگے پیش ہونے چاہیئیں اور صاحب کلکٹر کو لازم ہی کہ جسقدر روپیہ کی ضرورت ہو وہ سپرنٹنڈنٹ کی درخواست پر پیشگی دیدیا کریں — سپرنٹنڈنٹ کو لازم ہوگا کہ ہر مہینہ کی بابت وبیماریش کے اخراجات کا حساب تیار کر کر سول اڈیٹر کے دفتر میں جانچ کے واسطے بھیجیں — سول اڈیٹر منظوری کے بعد اُن کاغذات کو پھر سپرنٹنڈنٹ کے پاس واپس بھیجیگا سپرنٹنڈنٹ پھر اُن منظور شدہ کاغذات کو بحسنہ صاحب کلکٹر کے پاس بھیجیگا اسوقت صاحب کلکٹر اُن منظور شدہ رقم کو اپنے حساب میں سپرنٹنڈنٹ کے نام سے جمع لکھ لینگے *

سپرنٹنڈنٹ کو بھی اپنے ہر ایک اسسٹنٹ کے ساتھ اسی قسم کا حساب رکھنا چاہیئے یعنی وقتاً فوقتاً جو روپیہ خاص اُن کے اور اُن کے عملہ کی تنخواہ کا پیشگی کے طور پر اُن کو دیا جاویگا وہ دستخطی رسیدوں اور اُسی قسم کی دستاویزوں کے وصول ہونے پر چٹکا ماہ بماء اسسٹنٹوں کے دفتر سے بالالتزام روانہ ہونا ضرور ہی اُسقدر روپیہ جسکی بابت رسیدیں وغیرہ آجاریں اُن اسسٹنٹوں کی طرف سے حساب میں جمع لکھ لینا چاہیئے *

سیزدہم — سپرنٹنڈنٹ کو لازم ہی کہ جس زمانہ میں کسی کلکٹری یا قسمت کے بندوبست کے ختم ہونے کی امید ہو اُس سے بہر کیف دو یا تین فصل پیشتر اپنے سرورشتہ کے مقام آئندہ کی نسبت گورنمنٹ سے ہدایتیں طلب کرے تاہ گورنمنٹ کو اگر اُسکا کسی اور مقام کو منتقل

کرنا منظور ہو تو سپرنٹنڈنٹ کو اپنے عملوں کے رفتہ رفتہ اُس نئے مقام پر بھیجنے کی ضرورت سے ضروری انتظام کرنے کی مہلت ملے اور اس طرح ہر وہ وقت رفع ہو جاوے جو ایسے بڑے عملہ کو دفعتاً ایک ایسے ملک میں منتقل کرنے سے غالباً پیدا ہوتی جسکے حالات سے سپرنٹنڈنٹ کو بالکل ناواقفیت ہو اور جہاں وہ طریقہ جسکا پہلے اُس عملہ نے برتاؤ کیا تھا غالباً عملدرآمد کے لائق ثابت نہ ہو (دفعہ ۸۰ رپورٹ متفقہ مذکورہ) * قواعد مذکورہ بالا کے بعد صاحبان سپرنٹنڈنٹ اپنی مذکورہ بالا رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ ” اُن باتوں کے علاوہ جو ان عام قواعد میں بیان کی گئی ہیں اور بہت سے جزئیات ایسی ہیں جن کی نسبت یکساں قاعدہ کا ہونا پسندیدہ ہی مگر ہماری دانست میں سوائے اُن شخصوں کے جو پیمائش کے کام سے واقف ہوتے ہیں اور کسی شخص کے نزدیک اُن کی نسبت صحیح صحیح رائے قرار دینا اگر ناممکن نہیں تو نہایت مشکل ہوگا علاوہ اس کے چونکہ وہ جزئیات مستقل طور کی نہیں ہیں اور خاص خاص مقامات کے حالات سے متفق اُن میں ترمیم کی ضرورت ہوگی لہذا ہماری دانست میں اُن جزئیات متعلق قواعد کی تشریح کا ارادہ کرنے سے کوئی عمدہ مقصد حاصل نہ ہوگا ہمارے نزدیک جس یکساں انتظام کی ہم نے ہدایت کی اُس سے زیادہ یکساں انتظام بجز اس طریقہ کے اور کسی طرح پر بخوبی نہیں ہو سکتا کہ متعدد پیمائش کے سرشتہ ایک ایسے حاکم بالادست کے تحت میں رکھے جاویں جو پیمائش مال کے اصول اور جزئیات سے بخوبی واقف ہو (دفعہ ۸۱ رپورٹ مذکورہ) *

کیفیت تاریخی حالات وضع

باخر ایک ضروری کام جو سررشتہ بندوبست سے متعلق ہی یہہ ہی نہ ہو ایک موضع کی بابت ایک جداگانہ تاریخی کیفیت مرتب کیجاوے جس میں مندرجہ ذیل حالات جہاں تک کہ دریافت ہو سکیں تحقیق کر کر لکھے جاویں *

(۱) تاریخی حالات موضع کے کہ کسے آباد کیا اور کب آباد کیا اور اُسکے آباد کرنے والے کون قوم کے تھے اور ملکیت کا تبدل وقتاً فوقتاً کیونکر واقع ہوا اور اب جو لوگ موضع کے مالک ہیں یا اُسکے منتظم

اعلیٰ ہیں جو پتیل و مقدم کہلاتے ہیں اُن کے قبضہ میں یہہ موضع کس طرح پہونچا *

(۲) قدیم عمارات و چاہ و تالاب جو اُس موضع میں موجود ہوں اُن کے حالات اور یہہ کہ وہ کن لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں اور کب بنے ہیں *

(۳) چلکر اور بنکر اور قدرتی پیداوار جو کچھ کہ ہوتی ہی اُسکے حالات اور یہہ کہ اُس قدرتی پیداوار کو کون لوگ لیتے رہے ہیں *

(۴) اقوام اور اہل پیشہ جو گانوں میں آباد ہیں اُن کا بیان *

(۵) عبادت گاہوں اور میلوں اور بازاروں اور ہاتھوں وغیرہ کے حالات جو اُس موضع میں ہوتے ہوں *

(۶) تمام رسم و رواج اور حقوق جو باہم باشندگان موضع کے قدیم سے چلے آتے ہیں معہ اُن حقوق و رسوم کے جو مالکان یا مقدمان موضع وہاں کے اہل حرفہ اور باشندگان سے لیتے رہے ہوں *

(۷) انتظام مالگذاری کی تاریخ یعنی یہہ کہ گذشتہ عرصہ میں سرکار کی مالگذاری کس اصول پر اور کس کی معرفت وصول ہوتی رہی ہی — اور جہاں تک سنین ماضیہ کی بابت معلوم ہو سکے وہاں تک یہہ بھی بیان کیا جاوے کہ پچھلے برسوں میں کس کس قدر مالگذاری سرکار کو وصول ہوئی ہی *

(۸) آفات ارضی و سماوی کا ذکر جو موضع پر پڑی ہوں *

(۹) گذشتہ قحطوں میں اس گانوں کا کیا حال ہوا — عین قحط کے زمانہ میں باشندگان موضع نے کس طرح اپنی گذران کی اور قحط کے بعد اپنی حالت کو کیونکر درست کیا *

(۱۰) مویشی جو بالفعل گانوں میں موجود ہی اُسکی تعداد اور قسم *

(۱۱) ہلوں کی تعداد جو بالفعل موجود ہیں *

(۱۲) کیفیت آبپاشی اور اُسکے ذریعوں کی — اور کنوؤں اور تالابوں کی تعداد *

(۱۳) اور خاص حالات اور واقعات عظیمہ اگر کچھ اس گانوں سے متعلق ہوں *

باب سوم

بندوبست زمینداری کے قواعد عامہ کے بیان میں

موضع کی حد بست اور اُسکی اندرونی پیمائش کا حال جو گویا پہلا کام بندوبست کا تھا باب دوم میں بیان ہو چکا ہے اس باب میں وہ عام قواعد بیان کیئے جاویں گے جو خاص بندوبست زمینداری سے متعلق ہیں مگر جو کہ مواضع زمینداری یعنی جن میں حق ملکیت موضع زمینداران دیہہ کی تسلیم کی گئی ہے متعدد اقسام کے ہوتے ہیں اِلمیئہ سب سے اول اقسام زمینداری کا بیان کرنا ضرور ہے *

اقسام حقیقت زمینداری

واضح ہو کہ زمینداری دو قسم کی ہے — اول — حقیقت زمینداری غیر مشترکہ — دوم — حقیقت زمینداری مشترکہ — حقیقت زمینداری غیر مشترکہ — وہ ہے کہ کل موضع کا ایک شخص مالک یا زمیندار ہو اور باقی سب لوگ کاشتکار ہوں *

حقیقت زمینداری مشترکہ — وہ ہے کہ موضع میں ایک سے زیادہ مالک یا زمیندار ہوں — اس طرح کی حقیقت تین قسم کی ہوتی ہے زمینداری مطلق — بھیجا چارہ مکمل — بھیجا چارہ نامکمل *

دیہات زمینداری مطلق — وہ ہیں جنکی کل زمین کا قبضہ اور انتظام جملہ زمینداران کی طرف سے یکشامل ہوتا ہو کاشت کرنے والوں سے خواہ وہ مالک ہوں یا کاشتکار ہوں جو روپیہ تحصیل ہوتا ہو اور جو کچھ اور مذافع گانوں سے حاصل ہوتا ہو سب شاملات میں جمع کیا جاتا ہو اور بعد اداے مالکداری سرکار اور گانوں کے اخراجات کے جو روپیہ بچے وہ آپس میں سب شریک اپنے اپنے حصہ کے مطابق بانٹ لیتے ہوں *

دیہات بھیجا چارہ مکمل — وہ ہیں کہ تمام سرکار نے ہر موضع کی ہر ایک قسم کی اراضی کو بقدر اپنے اپنے حصہ کے بانٹ لیا ہے اور ہر ایک شخص اپنے اپنے حصہ پر جدا جدا قبضہ ہی اور اپنی زمین مقبوضہ کا خود انتظام کرتا ہے اور جسقدر مالکداری سرکار اُسکی مقبوضہ زمین پر معین ہے وہ خود ادا کرتا ہے *

دیہات بھیا چارہ نامکمل — وہ زمین جن میں کچھ زمین تو مشترک ہی اور کچھ علاحدہ علاحدہ قبضہ میں ہی اور زمین مشترک کا انتظام سب شریکوں کی شرکت میں ہی اور زمین مقبوضہ خاص کا انتظام ہر ایک مالک اپنا آپ کرتا ہی — مالگذاری سرکار اور اخراجات دیہہ اولاً محاصل اراضی مشترکہ سے ادا کیئے جاتے ہیں — اب فرض کرو کہ اراضی مشترکہ کی آمدنی واسطے ادائے مالگذاری سرکار اور اخراجات دیہہ کے پوری کافی تھی تو شرکا کو جو اراضی ان کے قبضہ میں ہی اُس سے جو حاصل ہوا وہی ہر ایک کا فائدہ ہی اور اگر محاصل اراضی مشترکہ مالگذاری سرکار اور اخراجات دیہہ سے زیادہ ہی تو رقم مذکور اُس میں سے ادا ہو کر باقی محاصل خواہ بحساب اراضیات خاص مقبوضہ مالکان خواہ اُنکے حصہ شرعی کے اُنکے آپس میں رسدی تقسیم ہو جاتا ہی — اور اگر محاصل اراضی مشترکہ سرکاری مالگذاری اور دیہہ اخراجات سے کم ہی تو جس قدر کمی رہتی ہی وہ مالکوں کو خواہ اپنی اراضیات مقبوضہ اور خواہ اپنے حصص شریعی کے لحاظ سے بحساب رسدی ادا کر فی پڑتی ہی *

بھیا چارہ مکمل و نامکمل کا لفظ جو ہم نے استعمال کیا ہی اُس کی جگہ شمال مغربی اضلاع کے صدر بورڈ کے سرکلروں میں پٹی داری مکمل و نامکمل کا لفظ استعمال کیا گیا ہی مگر ہم اس استعمال کو صحیح نہیں تصور کرتے — پٹی داری ہر قسم کے موضع میں پائی جاسکتی ہی مثلاً اگر ایک گاون کی زمین کے چار حصے کر دیئے جاویں تو ہر ایک حصہ ایک پٹی کھلویکا اور اگر ہر ایک پٹی میں ادائے مالگذاری سرکار اور نفع و نقصان سمجھنے کا وہ قاعدہ ہی جو موضع زمینداری میں ہوتا ہی تو وہ موضع باوجود اس کے کہ اُس میں پٹیاں ہیں مگر زمینداری مطلق کا موضع ہوگا اور اگر اُن پٹیوں میں اُس طریقہ کا عملدر آمد ہی جو بھیا چارہ مکمل یا نامکمل میں ہوتا ہی تو وہ باوجود پٹیاں ہونے کے موضع بھیا چارہ مکمل یا نامکمل ہوگا پس پٹی داری کو قسم مستقل قرار دینا صحیح نہیں ہی بلکہ پٹی داری ایک ایسی چیز ہی کہ ہر قسم کے موضعوں میں پائی جاسکتی ہی *

حقوق زمینداری کی فرد کا بنانا

بیانات مذکورہ بالا سے ظاہر ہوگا کہ علاوہ حق سوکاری کے جو بذریعہ مالکداری ادا کیا جاتا ہے جہاں بندوبست زمینداری ہوتا ہے ہر موضع میں دو قسم کے لوگوں کے حق ہوتے ہیں ایک اُن لوگوں کے حقوق جو مالکان یا زمینداران دیہہ کہلاتے ہیں اور ایک اُن لوگوں کے حق جو اُس میں کاشت کرتے ہیں اور کاشتکار کہلاتے ہیں ان کاشتکاروں کے بھی مختلف حقوق ہیں جن کا ذکر باب اول میں [ہوچکا ہے پس بندوبست زمینداری میں جو خاص کام اس قسم کے بندوبست سے متعلق ہے وہ حقوق کا تصفیہ کرنا اور فرد تصفیہ حقوق کا بنانا ہے *]

جو اقسام زمینداری کے ہمنے اوپر بیان کیئے ہیں اُس سے واضح ہوگا کہ ہر قسم کے موضع کے لیئے فرد حقیقت کے بنانے کا مختلف طریقہ ہوگا اسلیئے ہم ہر ایک قسم موضع کی فرد حقوق بنانے کا علاحدہ علاحدہ ذکر کرتے ہیں *

موضع زمینداری مطلق — عام قاعدہ ہے کہ ایک موضع میں بیس حصے یا سولہ حصے تصور کیئے جاتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو بسوہ یا آنہ سے تعبیر کرتے ہیں اور پھر اُن کے چھوٹے چھوٹے اُڑ حصے در حصے کیئے جاتے ہیں غرضکہ تقسیم موضع کی یا تو بسوہ و بسوانسی آؤر ہوتی ہے یا آنہ اور پائی پر اور ہر ایک حقیقت دار اسی اندازہ سے اپنا حصہ قرار دیتا ہے مثلاً ایک موضع زمینداری میں چند شخص شریک ہیں ایک نصف کا حقیقت دار ہے ایک چہارم کا اور دو آٹھویں آٹھویں حصہ کے تو پہلے شخص کی حقیقت کے اندازہ کے لیئے کہا جاویگا کہ وہ دس بسوہ یا آٹھ کا مالک ہے اور دوسرے کی نسبت کہا جاویگا کہ پانچ بسوہ یا چار آنہ کا مالک ہے اور تیسرے اور چوتھے کی نسبت کہا جاویگا کہ وہ ڈھائی ڈھائی بسوہ یا دو آنہ کے مالک ہیں پس موضع زمینداری مطلق میں ہر ایک شریک اور مالک زمینداری کی فرد حقوق اسی طرح پر بنائی جاویگی *

موضع بھی چارہ مکمل — میں حساب حقیقت کا جو بسوہ و بسوانسی ہے یا آٹھ پائی کے اندازہ سے ہوتا ہے اکثر باقی نہیں رہتا کیونکہ مدت سے

تمام حقیقت داروں نے اراضی موضع کو بقدر اپنے اپنے حصہ کے تقسیم کر کے علاحدہ کر لیا ہوتا ہے اور وہی اراضی گویا اُن کی حقیقت کی مقدار ہوتی ہے اور اسلئے اُن کو اُس اندازہ حقیقت کی جو بحساب بسوہ و بسوانسی یا آنہ و پاٹی تھا یا رکھنے اور محفوظ رکھنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی اسلئے اس قسم کے موضع کی فرد حقوق کا بظاہر صرف اتنی بات پر منحصر ہے کہ ہر ایک مالک کے قبضہ میں جسقدر زمین ہے وہی اُس کے نام کے مقابلہ میں لکھ دی جاوے اور وہی اُس کی مقدار حقیقت ہے *

موضع بھیہا چارہ نامکمل - اس قسم کے موضع کی فرد حقیقت بنانے میں جسقدر دقت پیش آتی ہے - اس قسم کے موضع میں دو صورتیں پیش آتی ہیں کبھی تو بھیہ ہوتا ہے کہ ہر ایک حقیقت دار کے قبضہ میں جسقدر اراضی ہے وہی مقدار اندازہ اُس کی حقیقت کا ہوتا ہے اور بسوہ و بسوانسی اور آنہ و پاٹی کا حساب بالکل کسیا کسیا ہو جاتا ہے اور اسلئے اراضی مشترکہ غیر منقسمہ میں بھی حساب حقیقت کا بلحاظ حصہ رسدی اراضی مقبوضہ ہر ایک شخص کے لگایا جاتا ہے *

مثلاً فرض کرو کہ ایک گانوں میں سو بیگہ زمین ہے جس میں سے پچاس بیگہ زمین مشترک ہے اور پچاس بیگہ زمین پر ہر ایک شخص جداگانہ قابض ہے ایک شخص پچیس بیگہ پر قابض ہے ایک شخص ساڑھے بارہ بیگہ پر اور دو شخص سوا چھ بیگہ پر تو ایسی بحالت میں تصور کیا جاوے گا پہلا شخص اراضی مشترکہ میں نصف کا حق دار ہے اور دوسرا چہارم کا اور تیسرا ز چوتھا آٹھویں آٹھویں حصہ کا پس اُن کے حقوق کی جو فہرست بفائی جاوے گی ہر شخص کے نام کے مقابلہ میں اُس کی خالص اراضی مقبوضہ لکھی جاوے گی اور اراضی مشترکہ آخر میں ایک جگہ لکھ کر ہر ایک کے حصہ کی یاد داشت اُس کے ساتھ لکھ دیئے *

دوسری صورت اس قسم کے موضع میں بھیہ پیش آتی ہے کہ باوجودیکہ ہر ایک مالک کے قبضہ خاص میں کسقدر اراضی ہے لیکن حساب اُن کی حصہ داری اور حقیقت کا بحساب بسوہ و بسوانسی یا آنہ

دیائی کے محفوظ چلا آتا ہی اور اسلیئے اراضی مشترکہ کی جو پیداوار ہوتی ہی وہ اسی حساب بسوہ و بسوانسی و آنہ و پائی کے لحاظ سے آپس میں تقسیم ہوتی ہی اسلیئے اس قسم کے موضع کی جو فرد حقوق بنائی جاتی ہی اُس میں دونوں قسم کے حساب لکھنے ضرور ہوتے ہیں یعنی ہر ایک حصہ دار کے نام کے سامنے اُس کے حصہ کی مقدار بحساب بسوہ و بسوانسی یا آنہ و پائی بھی لکھی جاتی ہی اور نیز جسقدر اراضی کہ اُس کے خاص قبضہ میں ہی اُس کی تعداد بھی لکھی جاتی ہی اور آخر کو کل اراضی مشترکہ ایک جگہ لکھ کر اُس کے ساتھ ہر ایک کے حصہ کی یادداشت بحساب بسوہ و بسوانسی لکھی جاتی ہی *

یہ سب باتیں اسوقت مفید ہوتی ہیں جبکہ کسی گائوں کا ازسرنو پتوارہ عمل میں آتا ہی لیکن جو کہ پتوارہ کی ایک بحث جداگانہ ہی اور ہندوہست کے امور سے چنداں علاقہ نہیں رکھتی اسواسطے ہم اسبات پر کہ پہلے اقباس دیہات کی کیونکر پیدا ہوئی ہیں اور اس قسم کی حقیقت کے پیدا ہونے کے کیا اسباب ہیں اور اسطرح پر فرد حقیقت کیوں بنائی جاتی ہی بحث کرنی ضرور نہیں سمجھتے — یہ تمام بحث نہایت عمدہ طرح سے جناب آنریبل سید احمد خاں بہادر سی ایس آئی نے اپنے ایک لکچر میں بیان کی ہی اور وہ لکچر ایک رسالہ میں جسکا نام ”قدیم نظام دیہی ہندوستان“ ہی چہا ہی اُس کے ملاحظہ سے اس تمام بحث پر اوری طرح سے علم حاصل ہو سکتا ہی *

کاشتکاروں کے حقوق کی فرد کا ہذا

ہندوہست زمینداری میں دوسرا گروہ جس کے حقوق کا لحاظ کیا جاتا ہی وہ لوگ ہیں جو کاشتکار کہلاتے ہیں اور اسلیئے اُن کے حقوق کی فرد کا بنانا بھی ضرور ہوتا ہی — حقوق کاشتکاروں کے مختلف ہوتے ہیں جیسے کہ باب اول میں بیان ہوئے ہیں اسلیئے اُن کے حقوق کی فرد بنانے میں صرف یہ بات کافی ہوتی ہی کہ کاشتکار کا نام اور مقدار اُس کی اراضی کاشت کی معہ تذکرہ اُس کے حق کے جو وہ رکھتا ہی لکھ دی جاوے *

ذمہ داری اداے مالگذاری

اُن دیہات میں جلکا بندوبست بطور زمینداری عمل میں آتا ہی یہ بات لازم و ضرور ہی کہ مہتمم بندوبست حسب قواعد معینہ جسکا ذکر باب پنجم میں ہوگا جب تشخیص جمع کی کرلی تو بندوبست موضع اُنہی لوگوں کے ساتھ عمل میں آوے جو زمینداران موضع قرار دیئے گئے ہیں اور جب تک کہ وہ جمع مجوزہ حاکم بندوبست کو منظور کرنے سے انکار نہ کریں اُس وقت تک حاکم بندوبست کو کسی دوسرے کے ساتھ بندوبست کرنے کا اختیار نہیں ہی — بندوبست موضع کا درحقیقت کل گروہ حقیقت داران زمینداران کے ساتھ عمل میں آتا ہی اور اقرار نامہ مالگذاری جمیع اشخاص سے لیا جاتا ہی مگر اُسی گروہ میں سے ایک یا کئی اُسی حسب رسم و رواج موضع منتخب ہوکر بطور نمبردار قرار پاتے ہیں اور اُنکا ذمہ ہوتا ہی کہ گانوں میں سے تحصیل کر کے زر مالگذاری سرکار ادا کریں لیکن اگر باقی پڑتی ہی تو کل زمیندار جنہوں نے اقرار نامہ بندوبست بالاشتراك لکھا ہی جوابدہ اداے مالگذاری سرکار کے ہوتے ہیں اور جب تک ہر شخص اپنا حصہ جدا جدا کرکر اُسپر جداگانہ جمع سرکار سے تجویز نہ کراے جسکو مال کی اصطلاح میں بتوارہ مکمل کہتے ہیں تب تک یہ ذمہ داری مشترکہ بدستور قائم رہتی ہی *

اقرار نامہ بندوبست جسکا ذکر اوپر کے فقرے میں آیا ہی اور جسکو واجب العرض اور اقرار نامہ کھیوت بھی کہتے ہیں زمینداری بندوبست میں ایک نہایت ضروری کاغذ خیال کیا جاتا ہی اُس کاغذ میں تمام وہ ذمہ داریاں مندرج ہوتی ہیں جو مالکوں کے گروہ سرکار سے کرتے ہیں اور تمام وہ حقوق اور رسم و رواج اور معاہدے درج کیئے جاتے ہیں جنپر مالکوں کے باہم خوارہ مالکوں اور کاشتکاروں کے باہم عملدرآمد ہونا قرار پاتا ہی مگر چونکہ اس رسالہ میں ہمکو ہر ایک قسم کے بندوبست کی ایک عام صورت دکھانی ہی اسلیئے اُس اقرار نامہ کے مراتب کی زیادہ تو تفصیل لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں ہی *

باب چہارم

بندوبست رعیت واری کے قواعد عامہ کے بیان میں

کھیتوں کا بیان اور پیمائشی کھیتوں کے بنانے کا طریقہ

موضع کی حد بست ہو چکنے کے بعد جو پہلا کام بندوبست کا ہی اور جس کا ذکر اوپر باب اول میں ہو چکا ہی رعیت واری بندوبست میں دوسرا کام موضع کے اندر کھیتوں کے تعین کا ہی *

کھیت ایک قطعہ اراضی واقع اندرون حدود موضع ہی جو بلحاظ قبضہ یا بلحاظ موقع زمین یا بلحاظ آسانی سے کاشت ہونے کے میندوں سے یا آڑ کسی علامت سے محدود ہوتا ہی یا محدود خیال کیا جاتا ہی اور گانوں میں کسی نام سے مشہور ہوتا ہی — جیسے کوئیں والا کھیت — بڑ والا کھیت — ڈوگر والا کھیت اور علی ہذا القیاس *

کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ ایک بڑے کھیت میں جس کے گرد پائیدار میندیں ہیں اور چھوٹی چھوٹی میندیں ڈالکر اُس کھیت کے بھی متعدد ٹکڑے کر دیتے ہیں لیکن وہ ٹکڑے کھیت نہیں کہلاتے اور اسی سبب سے کسی خاص نام سے مشہور نہیں ہوتے بلکہ اُسی کھیت میں شامل سمجھے جاتے ہیں جو کسی نام سے مشہور ہی *

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہی کہ بسبب ریتیلی زمین ہونے کے کھیت کی میندیں قائم نہیں رہتیں لیکن کسی نہ کسی طرح کھیت کی مقدار سے جو کاشتکاروں کو معلوم ہوتی ہی اُس کھیت کی حد خیال کر لی جاتی ہی اور اُس مقام پر پھر مینڈ بنالی جاتی ہی گو بعد اُس کے وہ پھر ثوت جائے *

کوئی گانوں ایسا نہیں ہی کہ جس میں کھیت موجود نہوں اور کل مزرعہ اراضی اُسکی کھیتوں میں منقسم نہو — مگر جن ملکوں میں کہ بندوبست رعیت واری کیا جاتا ہی اُن میں یہء بحث پیش آتی ہی کہ جو قدیم کھیت موجود ہیں اُنہی کھیتوں کو قائم رکھکر بندوبست کیا جائے یا ازسرنو کھیتوں کی تقسیم کر کے بندوبست کیا جائے *

موجودہ کھیتوں کی مقدار ایسی مختلف ہوتی ہی کہ اُن کا بچنسہ پتھال رکھنا قریباً ناممکن ہے ہوتا ہی اور اسلئے ضرور کسی نہ کسی

حد تک کھیتوں کی نئی تقسیم کرنی پڑتی ہے — اس تقسیم میں ضرور ہے کہ کھیت کی مقدار کا بھی کوئی مناسب اندازہ قرار دیا جاوے اُس کے اندازہ کا قاعدہ اس سے زیادہ عمدہ نہیں ہو سکتا کہ چھوٹے سے چھوٹا کھیت اسقدر ہو جو دو بیلوں سے زراعت کرنے کے لیئے کافی ہو اور بڑے سے بڑا لگژا اسکا دوچند ہو *

اسبات کا اندازہ کرنا کہ دو بیلوں سے کسقدر زمین میں زراعت ہو سکتی ہے ہر ملک کی زمین کی قسم اور اُس فصل پر جو اُس میں بوئی جاتی ہے منحصر ہے اور اسلیئے ہر ایک بندوبست کرنیوالے کو اُس ملک اور فصل کے لحاظ سے اُسکی مقدار قرار دینی ہوگی مگر صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش صوبہ بمبئی نے جو اپنی رپورٹ متفقہ میں اُسکا اندازہ قرار دیا ہے اور جو قواعد کھیت بنانے کے انہوں نے لکھے ہیں اُن کو ہم ذیل میں لکھتے ہیں *

انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ ”جس امر پر سب سے پہلے غور کرنا لازم ہے وہ لفظ کھیت کی تعریف ہے — ہر ایک کانوں میں جہساکہ سابق میں بیان ہوچکا ہے اراضیات دیہہ کے مسلمہ حصے موجود ہوتے ہیں اور اُنکے اکثر علیحدہ علیحدہ نام ہوتے ہیں اور وہ مدت دراز سے چلے آتے ہیں — لیکن ان میں سے اکثر حصے جو تھل اور ٹکا اور داغ اور اور ناموں سے مشہور ہوتے ہیں نہایت وسیع اور متعدد شخصوں کے قبضہ میں ہوتے ہیں — اُنکی بیرونی حدود مستقل خیال کی جاسکتی ہیں مگر اُنکے اندرونی حصوں کی حدود میں جو علیحدہ علیحدہ شخصوں کے قبضہ میں ہوتے ہیں بیع اور انتقال اور ضبطی اور تقسیم وغیرہ کے عمل درآمد سے ہمیشہ تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں — بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک پرانا حصہ زمین کا گو وہ وسعت میں زیادہ ہوتا ہے شخص واحد کے قبضہ میں ہوتا ہے جسکے پاس بہ نسبت معمول کے زیادہ سرمایہ ہوتا ہے — اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک حصہ گو وہ اوسط مقدار سے زیادہ نہیں ہوتا ہے بلکہ اُس کے اندر ہی ہوتا ہے اُسکے نہایت چھوٹے چھوٹے حصے بہت سے شرکا کے درمیان منقسم ہوتے ہیں خصوصاً اراضیات میراث کے معاملہ میں جو مورث اعلیٰ کی وفات کے وقت ہندوؤں کے عام قانون مساوی تقسیم کے بموجب ورثا کے

ذکر کو بہر نچتے ہیں اس قسم کے چھوٹے چھوٹے حصے اُن وجوہات سے جنکا ابھی ذکر ہوا اور نیز اور وجوہات سے ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور آخر کار ایسے بڑے بڑے قطعات اُتادہ بلکہ مزرعہ زمیں کے اکثر دیکھے جاتے ہیں جسمیں قدیمی حصوں کا مطلق کوئی نشان باقی نہیں رہا ہے (دفعہ ۱۱ رپورٹ مذکور) *

کھیتوں کی تقسیم اسطرح کی جاوے کہ اُن کا رقبہ اسقدر ہو جو کاشتکاروں کی حالتوں کے مناسب ہو تاکہ قلیل سرمایہ والے کاشتکار بھی بلا تامل کاشت کرسکیں اور یہ مقصد قدیمی تہلوں اور داغوں کو کھیت قرار دینے سے حاصل نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ ہمارے مقصد کے لحاظ سے وہ عموماً بہت بڑے ہونکے ہتہ برخلاف اسکے اگر اُن تہلوں اور داغوں کے اندرونی حصوں میں سے جو پیمائش کے وقت موجود ہوں ہو ایک حصہ کو ایک کھیت قرار دیکر پیمائش کیجاوے تو اُس میں پیمائش کی محنت اور خرچ زیادہ ہوجاویگا اور کافی مقصد حاصل نہوگا کیونکہ اس قسم کی حقیقتیں اکثر تغیر پذیر ہوا کرتی ہیں جیسا کہ سابق میں بیان ہوچکا ہے اور ہماری دانست میں اس قسم کا ایک مستقل انتظام کرنے سے کچھ فائدہ نہوگا جس سے گو پیمائش کے وقت یہ بات معلوم ہوگی کہ اراضیات دیہہ کاشتکاروں میں تقسیم کردی گئیں مگر وہ چند ہی سال کے گزرنے کے بعد اُس صورت پر قائم نہہینگے (دفعہ ۱۲ رپورٹ مذکور) *

اراضات دیہہ کو کھیتوں میں تقسیم کرتے وقت جن باتوں پر نظر رکھنی چاہیئے وہ حسب تفصیل ذیل معلوم ہوتی ہیں *

اول — یہہ کہ تمام کھیت یا بہر کیف اُن میں سے اکثر کھیت اُس مقدار سے زیادہ بڑے نہیں ہونے چاہئیں جسکی کاشت قلیل سرمایہ والی آسامیاں کرسکیں *

دوم — یہہ کہ وہ بغیر کافی وجہہ کے اُس مقدار سے چھوٹے نہ کیئے جاویں جو مقصد مذکورہ بالا کے واسطے ضرور ہو — چنانچہ ان میں سے پہلی بات اُس اراضی کی مقدار پر لحاظ کرنے سے فوراً دریافت ہوسکتی ہے جو ایک جوڑی بیلوں کے ذریعہ سے قابل کاشت ہو کیونکہ اُس سے کم بیلوں کے ذریعہ سے کاشتکاری مطلق نہیں ہوسکتی ہے

جبکہ کسی آسامی کے پاس صرف ایک بیل ہوتا ہے تو اُسکو یا تو اپنے ہمسایہ کے ساتھ شراکت کرنی پڑتی ہے یا کسی نہ کسی صورت سے دوسرا بیل بہم پہونچانا پڑتا ہے تاکہ وہ زراعت کے کرنے کے لائق ہو (دفعہ ۱۳ رپورٹ مذکور) *

جسقدر زمین ایک جوڑی بیل کے ذریعہ سے قابل کاشت ہوگی اُسکی مقدار آب و ہوا اور زمین اور قسم کاشتکاری اور طریقہ کاشتکاری کے بموجب مختلف ہوگی — نہایت خشک آب و ہوا میں جیسی کہ دکن کی آب و ہوا ہے جہاں زمین کی مقدار آسانی کے ساتھ گھانسی اور سرپت سے صاف ہو سکتی ہے زمین کی مقدار اضلاع مرطوب کی بہ نسبت جہاں نباتات زیادہ قوت دار ہوتی ہیں زیادہ ہوگی اور باقی اُڑ حالاتوں میں جو زراعت پر موثر ہیں زمین کی مقدار اُن حالتوں کے اثر کے مناسب ہوگی — اِس میں کچھ شک نہیں کہ سخت قسم کی زمین کی بہ نسبت ریتیلی قسم کی زمین کا ایک زیادہ تر وسیع قطع اُسی معنیت سے کاشت ہو سکتا ہے — جن اضلاع میں عموماً زمین میں کھات ڈالا جاتا ہے وہاں جوڑی بیل کے ذریعہ سے زراعت کے لائق زمین بہ نسبت اُن اضلاع کے جہاں کھات نہ ڈالا جاتا ہو بہت کم ہوگی اور خاکی اور چاہی زمینوں کے درمیان اس سے بھی زیادہ فرق ہوگا (دفعہ ۱۳ رپورٹ مذکور) *

لیکن ہر ایک ضلع میں جسکی پیمائش ہونے والی ہو متعدد اقسام زمین کی تھیک تھیک مقدار جو ایک ہل سے زراعت کے قابل ہوگی باسانی دریافت ہو سکتی ہے چنانچہ ہم یہ بات فرض کرتے ہیں کہ کسی خاص ضلع میں ایک جوڑی بیلوں کے ذریعہ سے مندرجہ ذیل زمین بحساب ایکڑ کاشت ہو سکتی ہے *

ریتیلی یا خاکی زمین ایک جوڑی بیل سے ... ۲۰ ایکڑ
متوسطہ زمین جو نہ بہت ریتیلی ہو نہ بہت سخت ایضاً ۱۵ ایکڑ
سخت زمین ایضاً ... ۱۲ ایکڑ

وہ زمین جسمیں چارل کی کاشت ہوتی ہے ایضاً ... ۴ ایکڑ
ہماری دانستہ میں یہ تعداد ایکڑوں کی علی العموم کہیوں کی نہایت مناسب مقدار ہوگی مگر اس کے سوا جو اُڑ حالات ہوں اُن پر بھی لحاظ کرنا ضرور ہے (دفعہ ۱۵ رپورٹ مذکور) *

یہ بات نہایت ضرور ہی کہ جہاں تک آبپاشی ممکن ہو دیہات کے موجودہ انتظام میں بہت کم دست اندازی کی جاوے اور اسی وجہ سے مختلف ملکوں اور کاشتکاروں کی زمین اور وہ زمین جسکی کاشت مختلف حقوق کے بموجب ہوتی ہو جہاں تک ممکن ہو ایک کھیت میں شامل نہ کی جاوے — اور چونکہ ایسے کاشتکار بہت قلیل ہیں جن کے پاس صرف ایک چوڑی بیل ہوں اور ان کاشتکاروں کی تعداد جنکے پاس ایک چوڑی سے زیادہ بیل ہیں بہت زیادہ ہی اسلیئے جو اندازہ ہم نے تجویز کیا ہے اُس سے دو چند مقدار کے کھیت بغیر کسی قیمت کے کاشت کے لائق بن سکتے ہیں اور ایک سے دوسرے کے پاس جاسکتے ہیں (دفعہ ۱۶ رپورٹ مذکور) *

پس ان صورتوں پر اور مختلف صورتوں پر جو اس معاملہ سے متعلق ہیں غور کرنے کے بعد اراضیات دیہہ کو کھیتوں میں تقسیم کرنے کے واسطے مندرجہ ذیل عام قواعد قرار پاسکتے ہیں *

قواعد عامہ

اول — جبکہ ہر ایک قسم کی زمین اور زراعت کے ایکروں کی تعداد جو ایک چوڑی بیلوں کے ذریعہ سے کاشت ہوسکتی ہو تجویز ہو جاوے تو کھیتوں کی مقدار اسطرح پر قرار دینی چاہیئے کہ ان میں اُس تعداد سے دوچند تک ایکڑ شامل ہوں *

دوم — قاعدہ مندرجہ صدر زمین کے ان قطععات سے متعلق نہیں ہے جو ناقابل زراعت ہوں یا اس سبب سے کہ اُس میں بہت گھٹا جنگل ہے یا اُڑ کسی قسم کی مشکلیں ہیں جنکے سبب حالت موجودہ میں وہ زمین زراعت کے قابل نہیں ہے پس ان قطععات کو ایسے بڑے حصوں میں جیسے کہ مناسب ہوں تقسیم کرنا چاہیئے *

سوم — جو زمین مختلف قسم کے حقوق کے بموجب لوگوں کے قبضہ میں ہو مثلاً میراث اور گت کول اور انعام اور چوڑی وغیرہ ان کو علاحدہ علاحدہ پیمائش کرنا چاہیئے انہیں ایک کھیت میں ملا کر پیمائش کرنا مناسب نہیں گو اُسکا رقبہ بہ نسبت اُسکے کم ہو جو قاعدہ اول کے بموجب ہونا چاہیئے *

چہارم — مختلف قسم کی زراعت کو جیسے کہ خشکی کی فصل اور چاول کی فصل اور باغ وغیرہ ہیں جہاں تک کہ باآسانی ممکن ہو علاحدہ علاحدہ کھیتوں میں پیمائش کرنا چاہیئے بشرطیکہ یہ امر ضلع کے دستور کے موافق ہو *

پنجم — ہر ایک حقیت + کو جو مقدار متذکرہ قاعدہ اول میں شامل ہو ایک پیمائشی کھیت قرار دینا چاہیئے *

ششم — اگرچہ حقیت اس مقدار سے زیادہ ہو اُسکو دو یا زیادہ کھیتوں میں تقسیم کرنا چاہیئے تاکہ اُسکا کل رقبہ اُن کھیتوں کے اندر آجائے *

ہفتم — جبکہ کسی حقیت کا رقبہ اُس مقدار سے کم ہو جو قاعدہ اول میں قرار دی گئی ہو اور اُسکے قریب آؤر حقیقتیں اُسی قسم کی واقع ہوں اور وہ حقیقتیں بھی ایسی ہوں جنکا رقبہ بہ نسبت اُسکے کم ہو جو قاعدہ اول میں قرار دیا گیا ہو تو اُن میں سے اسقدر حقیقتوں کو ایک نیا کھیت بنانے کے واسطے باہم شامل کرنا چاہیئے جو آخر الذکر حقیقتوں کو حد معینہ کے اندر لانے کے واسطے درکار ہوں مگر اُن سے زیادہ شامل کرنا نہیں چاہیئے *

ہشتم — جبکہ ایک حقیت جسکا رقبہ بہ نسبت اُسکے جو قاعدہ اول میں قرار دیا گیا ہو کم ہو کسی آؤر ایسی حقیت کے قریب واقع ہو جس کی وہی صورت نہ ہو تو باوجود کم ہونے اُس کی مقدار کے اُس کو ایک علاحدہ کھیت قرار دینا چاہیئے (دفعہ ۱۷ رپورٹ مذکور) *

ان قواعد کے ذریعہ سے زمین کے موجودہ حصہ جہاں تک کہ ضروری یا پسندیدہ معلوم ہوگا قائم رہینگے کیونکہ قاعدہ اول کے بموجب کسی بڑی حقیت کو زراعت کے واسطے مناسب مقدار کے کھیتوں میں تقسیم کرنے سے اُسکے قابض کے موجودہ حق حقوق میں کسی طرح خلل واقع نہ ہوگا کیونکہ بیرونی حدود اور اُس کی زمین کی مقدار بدستور رہیگی

+ حقیت سے مراد کسی کھیت یا مہال یا قبضہ سے ہو جو ایک مسلسل خطہ ہندی کے اندر شامل ہو اور ایک شخص یا ایک قسم کے شرکاء کے قبضہ میں ہو

موجودہ رواج میں البتہ صرف اس صورت سے خلل رائج ہوگا کہ دو یا اس سے زیادہ نہایت چھوٹی چھوٹی حقیقتیں قاعدہ ششم کے بموجب ایک پیمائشی کھیت میں شامل کر دی جاوینگی مگر اس قسم کی صورتیں شان و نادر پیش آوینگی اور جو کھیت اس طرح بنایا جاوینگا وہ اس قدر چھوٹا ہوگا کہ جو جمع اُس کے متعدد حصہ داروں کو ادا کرنی چاہیئے اُس کی ادا کا بندوبست کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آوینگی (دفعہ ۸۱ رپورٹ مذکور)

کھیتوں کی حدوں کا نشان قائم کرنا

جبکہ حقیقتوں کی مقدار تجویز ہو جاوے تو اُس کے بعد یہہ امر غور طلب ہی کہ اُن کی حدوں قائم کرنے اور جبکہ یہہ حدوں قائم ہو جاویں تو اُنکے محفوظ رکھنے کا کونسا طریقہ نہایت عمدہ ہی (دفعہ ۹۱ رپورٹ مذکور) * اس میں کچھ شک نہیں کہ مٹی کی ایک ایسی مینٹ جو برابر کھیت کے چاروں طرف ہو نہایت عمدہ حد ہی مگر از روئے تجربہ کے یہہ بات معلوم ہوئی ہی کہ اُس میں خرچ زیادہ ہوتا ہی اور بہ نظر کارروائی یہہ طریقہ کافی ثابت ہوا ہی کہ گوشوں اور سمتوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے چھوٹی چھوٹی مینٹ بندی جاوے اور گوشوں پر اور سرے پر پتھر نصب کر دیئے جاویں (دفعہ ۱۰ رپورٹ مذکور)

ان نشانوں کی تعداد اور مقدار حالات مختص المقام کے بموجب قرار دینی چاہیئے اور اسی وجہ سے ہم اس معاملہ کی نسبت بتجزیہ اسکے اُوپر کوئی قاعدہ تجویز نہیں کرتے ہیں کہ یہہ نشان اس قدر بڑے اور تعداد میں اس قدر ہونے چاہیئیں جن سے پیمائش کے ختم ہونے کے بعد کھیتوں کی حدوں صاف صاف قائم ہو جاویں گو ان نشانوں کی تیاری میں کچھ ہی محنت اور خرچ کیوں نہ ہو مگر ہم اُن کو کارروائی پیمائش کی سہولت مند ہی اور استحکام کے واسطے نہایت ضروری خیال کرتے ہیں اگر وہ مناسب طور سے محفوظ اور درست رکھے جاویں تو یہہ امر آئندہ بندوبست کے عملدرآمد کے لیئے نہایت وقعت کے لائق ہوگا *

جب اس طرح پر کھیت بن جاتے ہیں اور پیمائش ہو چکتی ہی تو ہر ایک کھیت کی جمع تشخیص کی جاتی ہی جسکا ذکر باب پنجم

میں آویگا اور جو کاشتکار کہ اُس کھیت پر قابض ہی جینک کہ وہ اُس جمع سے انکار کرے یا کھیت کو چھوڑ دے اُسکے ساتھ بندوبست عمل میں آتا ہی اور اگر وہ چھوڑ دے یا انکار کرے تو اُس کو کوئی شخص درخواست کرے اُسکے ساتھ بندوبست کر دیا جاتا ہی اور جن لوگوں کے ساتھ اس طرح بندوبست کیا جاتا ہی اُن کو سرکار کی طرف سے اُس قدر مدت کا جسکے لئے بندوبست ہوتا ہی پتہ دیدیا جاتا ہی اور اُس قدر مدت کے واسطے اُن سے قبولیت لیجاتی ہی اور جس قدر زمین کا جس قدر جمع پر اُن لوگوں کے ساتھ بندوبست کیا جاتا ہی وہ ایک کغذ میں درج کی جاتی ہی جسکو جمع بندی کہتے ہیں اور یہی کغذ ان لوگوں کے حقوق کی گویا فرد ہوتی ہی *

باب پنجم

قواعد تشخیص جمع کے بیان میں

جو کہ قواعد تشخیص جمع کے ہر قسم کے بندوبست میں خواہ وہ بندوبست زمینداری ہو یا رعیت واری یکساں اور مساری ہیں اسلئے ہم نے اُس کو ایک ہی جگہ لکھنا مناسب سمجھا — اسمیں کچھ شک نہیں کہ ملکوں کے اختلاف کے سبب سے جو زمین کی حیثیت مختلف ہو جاتی ہی اسلئے طریقہ تشخیص میں کچھ اختلاف واقع ہوگا لیکن عام قاعدہ میں کچھ اختلاف نہیں ہی جو کہ ہم کو اس رسالہ سے زیادہ تر اہلکاران سرکار عالی کی بصیرت اور آگاہی منظور ہی اسلئے ہم اُس طریقہ تشخیص جمع کو جو ممالک دکن سے تعلق رکھتا ہی زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرینگے *

مقاصد تشخیص جمع

اکثر لوگوں کا خیال ہی کہ اُن دیہات میں جن کا بندوبست بقاعدہ زمینداری ہوتا ہی تشخیص جمع کا مقصد اور ہی اور اُن دیہات کا جنکا بندوبست رعیت واری ہوتا ہی تشخیص جمع کا مقصد اور ہی — وہ سمجھتے ہیں کہ بندوبست زمینداری کا یہ مقصد ہی کہ ایک گروہ جو بنام زمیندار کہلاتے ہیں بطور ٹھیکہ دار کے قائم کیئے جائیں اور تشخیص جمع

سے یہ مقصد ہی کہ اُن سے اُس موضع کی بابت کسقدر روپیہ لیا جاوے جس کا نام مالکذاری ہی اور بندوبست رعیت واری میں تشخیص جمع کا یہ مقصد ہی کہ خاص ہر ایک زمین کی پیداوار میں سے بلحاظ ایک حصہ معین کے کسقدر حصہ لیا جاوے *

اسی غلطی کے سبب بڑے بڑے مدبروں کو یہ خیال ہوا ہی کہ بندوبست زمینداری ایک نیا طریقہ بندوبست کا ہی اور بندوبست رعیت واری ایک قدیم طریقہ بندوبست کا ہی جو اصول فقہ حنفیہ اور قواعد سلطنت مغلیہ کے مطابق ہی مگر ایسا خیال کرنا متخص غلطی ہی دونوں قسم کے بندوبست میں جمع کی تشخیص کا مقصد واحد ہی یعنی یہ کہ ہر ایک قطعہ زمین کی پیداوار میں سے کسقدر حصہ لیا جاوے اور اسی کے معنی تشخیص جمع کے ہیں •

بندوبست زمینداری میں یہ تصور ہوتا ہی کہ کل اراضی موضع یا کسقدر خاص اراضی کے قابض اور اصلی کاشت کرنے والے وہ گروہ ہیں جو زمیندار کے نام سے کہلاتے ہیں لیکن انہوں نے اپنے ماتحت آؤں لوگوں کو زمین واسطے کاشت کے دی ہی تشخیص جمع کے وقت خیال کیا جاتا ہی کہ اُس ٹکڑے اراضی کی پیداوار کسقدر ہی اور اُس میں سے کسقدر حق اُس شخص کا ہونا چاہیئے جس نے فی الحقیقت زمین کاشت کی ہی اور کسقدر اُس کا حق ہونا چاہیئے جسکو در حقیقت زمین کاشت کرنے کا حق تھا مگر اُسے دوسرے سے کاشت کروائی ہی اور کسقدر سرکار کو اُس میں سے لینا چاہیئے پس بندوبست زمینداری میں ہر درحقیقت خاص زمین اکی پیداوار میں سے سرکار ایک اپنا حصہ تجویز کرتی ہی جیسا کہ بندوبست رعیت واری میں تجویز کرتی ہی *

اسکی تمثیل دوسری طرح ہر بخوبی سمجھ میں آوے گی — فرض کرو کہ اُس موضع میں جہاں بندوبست رعیت واری ہوتا ہی ایک شخص پچاس بیگہ زمین کا کاشتکار اور قابض ہی مگر کسی سبب سے وہ کل زمین کو یا اُسکے کسقدر جزو کو خرد کاشت نہیں کرسکتا اور اُس نے اپنے ماتحت آؤں آسامیوں پودا کی ہیں جو اُسکو کاشت کرتی ہیں — اب ہم اُس قطعہ زمین کی تشخیص جمع کرتے ہیں تو بلاشبہ ہمکو

اُسکی پیداوار میں سے ایک ایسا مناسب حصہ جو ماتحت کاشتکار اور اصلی کاشتکار دونوں کے حق کے لیے کافی ہو چھوڑنا پڑا اور باقی ماندہ سرکار کا حصہ قرار پایکا اور یہہ بعینہ وہی صورت ہی جو زمینداری ہندوبست میں کیجاتی ہی پس یہہ سمجھنا کہ ہندوبست رعیت واری موافق اصول فقہ حنفیہ اور قواعد سلطنت مغلیہ کے ہی اور ہندوبست زمینداری برخلاف اُسکے ہی محتض غلطی ہی بلکہ دونوں قسم کے ہندوبستوں کا نتیجہ واحد ہی اور دونوں قسم کے ہندوبست شرع اسلام و فقہ حنفیہ کے بالکل مطابق ہیں — بلکہ اصول فقہ حنفیہ کے مطابق اُن دیہات میں جہاں زمینداران دیہہ موجود اور یو قرار ہیں ہندوبست رعیت واری کرنا بشرطیکہ اُن زمینداروں کو کسی آؤر طرح پر حق زمینداری ہذاں نہاد رسوم وغیرہ دیکر راضی نکیا جاوے خلاف اصول حنفیہ متصور ہو سکتا ہی *

قواعد تشخیص جمع

جبکہ یہہ بات معلوم ہوگئی کہ خواہ ہندوبست زمینداری ہو خواہ ہندوبست رعیت واری تشخیص جمع سے پیداوار اراضی میں سے اُس حصہ کا قرار دینا ہی جو سرکار لیگی تو اب اُسکے لیے دو امر قرار دینے لازم ہیں اول اُس زمین کا جسکا کہ ہندوبست کیا جاتا ہی کیا پیداوار ہی — دوم اُس پیداوار میں سے سرکار کو کسقدر حصہ لینا چاہیئے — پیداوار اراضی اقسام اراضی پر منحصر ہی اور اسلئے سب سے اول تشخیص جمع میں اقسام اراضی کا قرار دینا لازم آتا ہی جسکو کلاسیفیکیشن کہتے ہیں جسکا آئندہ ذکر ہوتا ہی *

کلاسیفیکیشن

تجربہ سے یہہ بات ثابت ہی کہ زمین اپنی بنارت کے لحاظ سے اطرح پر ہی کہ کسی مقدار تک ایک قسم کی زمین ہوتی ہی اور پھر کسی دوسری قسم کی — اُس قطعہ زمین سے جو ایک قسم کا ہوتا ہی بعض اسباب خارجی سے مختلف اقسام کے قطعات زمین پیدا ہو جاتے ہیں اور انہی لحاظوں سے کلاسیفیکیشن قائم ہوتا ہی * مہتمم ہندوبست جس پرگنہ کا ہندوبست شروع کرتا ہی وہ اُس پرگنہ کے تمام دیہات کو دیکھتا ہی اور اُس پرگنہ میں عام لحاظ سے

جس قسم کی زمین ہوتی ہے اُسکے چک قائم کرتا ہے جسقدر دیہات کہ ایک چک میں آجاتے ہیں یہہ تصور ہوتا ہے کہ اُن دیہات میں عام اعتبار سے ایک قسم کی زمین ہے *

بعد اُسکے حاکم بندرہست ہر ایک چک پر دوبارہ نظر ڈالتا ہے اور اُس چک کے اندر اگر کچھہ اُڑ اختلاف پائے جاتے ہیں جس سے زمین کی مختلف قسمیں ہوگئی ہیں تو وہ اُن چکوں کے اندر اور چھوٹے چھوٹے چک ڈالتا ہے اور یہہ تصور ہوتا ہے کہ اُن چکوں میں جسقدر دیہات آگئے ہیں اُنکی زمینیں زیادہ تر باہم ایک سی ہیں *

بعد اُسکے وہ اُس چک کے ہر ایک گاؤں پر نظر ڈالتا ہے اور اُس میں جو زمینیں کہ بسبب قرب و بعد آبادی کے یا بسبب مخاطوط ہوجانے اُڑ قسم کے اجزاء کے با بسبب ذرائع آبپاشی کے مختلف ہوگئی ہیں اُنکی قسم کو علاحدہ قرار دیتا ہے *

جیسے کہ بازہ منجہ برہ کہ یہہ نام آبادی کے قرب و بعد کے اعتبار سے قرار پاتے ہیں اور جیسے کہ شورپی مٹیہار بہوڑ اور علیہذاقیاس یہہ اقسام بلحاظ اجزاء زمین کے قرار دیئے جاتے ہیں اور جیسے آبی و بارانی کہ یہہ نام بلحاظ زرائع آبپاشی کے قرار پاتے ہیں — اور یہہ تصور کیا جاتا ہے کہ جسقدر کہ ایک چک کے اندر داخل ہیں اُن میں ہر ایک قسم کی زمینیں مذکورہ بالا اقسام میں سے یکساں ہیں *

یہہ نام جو ہم نے بیان کیئے ہیں ہر ایک ملک میں مختلف ہوتے ہیں لیکن کوئی سے نام اُنکے رکھو کلاسیفیکیشن کا اصول یہہ ہوتا ہے کہ جو زمین گاؤں کے پاس ہے اُس سبب سے کہ اُسکی کاشت اور حفاظت آسانی ہو سکتی ہے اور بسبب قریب ہونے بسنی کے اُس میں کھاتہ زیادہ پڑتی ہے اور پیداوار اُسکی زیادہ ہوتی ہے برخلاف اُسکے جو زمین کہ گاؤں کی آبادی سے متوسط فاصلہ پر ہے اُس میں ان سب امور میں کمی ہوتی ہے اور جو زمین کہ انتہاے سرحد موضع پر ہے اُس میں ان امور میں اور بھی زیادہ کمی ہوتی ہے *

بلحاظ اجزاء زمین کے موضع میں تین قسم کی زمینیں قرار دیجاتی ہیں ایک وہ قطعات جن میں قوت پیداوار زیادہ ہے اور اعلیٰ قسم کی اجناس پیدا کر سکتے ہیں اور ایک اُس سے اوسط درجہ کی اور ایک

اُس سے ادنیٰ درجہ کی اور اُنہی لحاظوں سے ہر ایک ملک میں اُن زمینوں کے مختلف نام ہوتے ہیں پس کلاسیفیکیشن صرف اُنہی قدرتی حالات اور خارجی اسباب کے لحاظ سے کیا جاتا ہی گوکہ زمینوں کے نام کچھ ہی رکھے جاویں *

یہ طریقہ کلاسیفیکیشن کا ایسی زمینوں سے علائقہ رکھتا ہی جہاں زمین کی تہوں میں مٹی کی تہ نہایت عمیق ہی جیسے ممالک مغربی و شمالی پنجاب و بنگالہ میں لیکن بعض ملک ایسے ہوں کہ جنہیں زمین کی تہ بالائی بہت تہری ہی اور اُسکے نیچے چوٹہ کنکر کی یا چوٹہ کی یا پتھریلی تہ ہی جیسے کہ ملک دکن میں اور ممالک سرکار عالی میں — ان ملکوں میں کلاسیفیکیشن کا قاعدہ بلحاظ قرب و بعد اُس تہ کے قرار پاتا ہی جو مٹی کی تہ کے نیچے ہی *

طریقہ کلاسیفیکیشن کا خاص ممالک دکن میں

ممالک سرکار عالی اور دیگر ممالک دکن کا نہایت قریب قریب حال ہی — صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش صوبہ بمبئی نے اپنی متفقہ رپورٹ میں جو طریقہ کلاسیفیکیشن کا لکھا ہی وہ نہایت عمدہ ہی اور سرکار عالی کے اعلیٰکاروں کی مزید بصیرت کے لیڈ نہایت مفید ہی چنانچہ ہم اُسکو اس مقام پر لکھتے ہیں *

صاحبان سپرنٹنڈنٹ موصوف اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں، ”لیکن زمین کی کلاسیفیکیشن کا ذکر کرنے میں جو پیمائش کے بیان کے بعد ہماری توجہ کے لائق ہی ہم ایک اور طریقہ اختیار کریں گے کیونکہ اس عمل کے نتیجے پیمائش کے نتیجوں کی برابر درجہ تحقیق کو نہیں پہونچتے ہیں اور نہ علم ریاضی کے نتیجوں کی مانند ٹھیک ٹھیک صحت کے ساتھ دریافت ہوسکتے ہیں — لہذا زمین کے کلاسیفیکیشن میں کاروائی کا طریقہ پیمائش کی نسبت زیادہ توجہ کے لائق ہوتا ہی اور بلاشبہ اسی ترجمہ پر کام کا یکساں ہونا اور اُسکی صحت موقوف ہوتی ہی“ (دفعہ ۳۸ رپورٹ متفقہ) *

جس مقصد کا حاصل کرنا ہمارے طریقہ کلاسیفیکیشن سے منظور ہی ہو یہ ہی کہ پیمائش کے ساتھ ہی ساتھ کھیتوں کی قیمت تجویز

کی جاوے — حدود موضع کے اندر باوجود یکساں ہونے آب دھوا کے جن اسباب سے کھیتوں کی قدر و قیمت گھٹ بڑھ جاتی ہی وہ یہہ ہیں۔ کھیتوں کی قدرتی پیداوار اور آبادی موضع سے اُنکا فاصلہ جس سے زراعت کے امور میں کوئی آسانی یا دقت پیدا ہو — اور باغ اور چانول کی زمینوں کے معاملہ میں آبپاشی کے واسطے پانی کا بہم پہونچنا — کھیتوں کی قیمتوں کا جداگانہ تخمینہ کرنے میں کل کھیتوں کی قیمت بہتیت مجموعی غور کرنا چاہیئے اور لازم ہی کہ جو تخمینہ کھیتوں کی حیثیت کا اسطرح پر حاصل ہو اُسکو وہ عہدہ دار جو جمع کی تشخیص کرتا ہی کاغذات میں درج کرے یا یہہ کہ وہ ہر ایک امر کا تخمینہ علیحدہ علیحدہ درج کرے اور چونکہ طریقہ مذکورہ بالا میں بہت سی مختلف باتوں پر غور کر کے رائے قائم کرنی پڑتی ہی اسلیئے اُسکے نتیجوں کی صحت عہدہ دار تشخیص کنندہ جمع کی لیاقت اور تجربہ اور دیانت پر منحصر ہی اور قریب قریب یکساں نتیجوں کے حاصل کرنے کے واسطے اُن شخصوں میں جو اس کام پر متعین کیئے جاویں نہایت اعلیٰ درجہ کی لیاقت کا ہونا ضرور ہوگا (دفعہ ۳۹ رپورٹ مذکورہ) *

مگر اس قسم کے آدمی بہم نہیں پہونچ سکتے کیونکہ ایسے آدمیوں کا جمع کرنا جو کافی لیاقت اور تجربہ رکھتے ہوں ناممکن ہی اور اگر وہ بہم پہونچ بھی جاویں تو ہم کو اُنکی دیانت پر بھروسہ نہیں ہو سکتا اُن وجہ کے لحاظ سے آخر الامر کارروائی کا ایک ایسا طریقہ تجویز کرنا لازم آتا ہی جو اسقدر صاف اور معین ہو کہ اُس کے ذریعہ سے اس کام کے واسطے لوگوں کو تعلیم دیجاسکے اور ہم اُنکی کارروائیوں کی بخوبی نگرانی کرسکیں چنانچہ اسی مقصد کی تکمیل کے واسطے ہم نے حتی الامکان اُن مختلف اجزا کو علیحدہ کیا ہی جن سے کسی کھیت کی حیثیت پیداوار قائم ہوتی ہی اور اُسکی رو سے کلاسیفیکیشن کا ایک ایسا طریقہ قرار دیا گیا ہی جس کی وجہ سے کلاسز کی رائے اور تجویز پر بہت کم بات موقوف رہیگی الغرض اب ہمکو زمین کی ذاتی لیاقتوں اور اُن تمام خارجی اسباب کا جو زمین کی حیثیت پیداوار پر موثر ہوتے ہیں اور جو آسانی آبپاشی کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہی اُن سب کا جدا جدا تخمینہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی (دفعہ ۴۰ رپورٹ مذکورہ) *

جس طریقہ کارروائی کی ہم سفارش کرنا چاہتے ہیں اُس میں سب سے پہلے ہم نے زمین کو نو قسموں پر منقسم کیا ہے اور یہ بات تجربہ سے ثابت ہوگئی ہے کہ تمام عملی مقاصد کے واسطے ان نو قسموں کے ذریعہ سے زمین کے فہایت ادنیٰ ادنیٰ درجہ کے تفاوت معلوم ہو جاتے ہیں۔ مگر ہم نے یہ مناسب نہ سمجھ کر کہ کلاسز صرف اپنی رائے سے تجویز کرے کہ کونسی زمین کس قسم میں داخل ہونی چاہیئے اس بات کی شناخت اور تجویز کے لیئے کہ کونسی زمین کس قسم کی ہے چند قاعدے مرتب کر دیئے ہیں۔ اس ملک میں یا بہر کیف اس ملک کے اُن تمام حصوں میں جہاں تک ہم نے پیمائش کی ہے زمین کی سیرابی خاص کر اُسکی اس قوت پر موقوف ہے کہ وہ تری کو جذب کر لے اور اُسکو باہر نہ نکلنے دے اور چونکہ اس خاصیت میں سیرابی کی گہرائی زیادہ تر موثر ہے لہذا ہم نے آخر الذکر خاصیت یعنی سیرابی کی گہرائی کو زمین کی حیثیت کا اندازہ کرنے میں جزو اعظم قرار دیا ہے (دفعہ ۴۱ رپورٹ مذکورہ) *

زمین کی بہت سی قسمیں ایسی ہیں جو کاشتکاروں میں خاص خاص صفتوں اور علیحدہ علیحدہ ناموں کے ساتھ مشہور ہیں مگر چونکہ اُن میں اکثر زمینیں سیرابی میں بہت کم مختلف ہوتی ہیں اور ہمارے کلاسیفیکیشن میں صرف سیرابی زمین کا لحاظ کیا گیا ہے اس وجہ سے ہمارے بحث حیثیت زمین کے اُس میں اثر کسی بات کا ذکر کرنا بے موقع ہوگا۔ اگر تمام زمینیں سیرابی کی گہرائی میں یکساں ہوں تو اُنکی قسم تجویز کرنے کے واسطے صرف گہرائی کا دریافت کرنا کافی ہوگا مگر یہ ضرورت نہیں ہوتی ہے اور اکثر خالص زمینیں (یعنی جن کی مٹی ایک سی ہوتی ہے اور جن میں دوسری قسم کی مٹی کی آمیزش نہیں ہوتی) ایسی ہوتی ہیں جو اگرچہ گہرائی میں یکساں ہوں مگر سیرابی میں مختلف ہوتی ہیں۔ لیکن اسی قسم کی زمینیں بکثرت نہیں ہوتیں اور ہم حیثیت کے اندازہ کی غرض سے اُن سب کو تین درجوں میں ترتیب دینا کافی سمجھتے ہیں اور ان تین درجوں میں سے ہر ایک درجہ پھر بلحاظ اپنی گہرائی کے ہماری مجوزہ نو قسموں پر منقسم ہوگا جیسا کہ مندرجہ ذیل نقشہ سے واضح ہوگا (دفعہ ۴۲ رپورٹ مذکورہ) *

قسم زمين	قسم زمين			قسم زمين
	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	
قیمت یا حیثیت اس قسم زمين کی آن میں یعنی اعلیٰ قسم کے سولہ آنے فرض کر کے اس کی مناسبت سے ہر ایک قسم زمين کی حیثیت	ایک عمدہ یکساں قسم کی مٹی رنگ میں مختلف یعنی کہیں تو گہری سیاہ اور کہیں بھوری سیاہ	یکساں قسم کی مٹی مگر پہلی قسم کی بہ نسبت موٹی اور رنگ میں بھی ہلکی جو عموماً پیلیا ہوتا ہے	موٹی کنکریلی یا رتیلی مٹی رنگ مختلف یعنی کہیں تو ہلکی بھوری اور کہیں سیاہ مائل بسفیدی	سیرابی کے ہاتھ گہری ہے
۱	۱۳	*	*	
۲	۱۴	۱۳	*	
۳	۱۲	۱۴	*	
۴	۱۰	۱۴	*	
۵	۸	۱	*	
۶	۶	۳	۱	
۷	۴	۱	۳	
۸	۳	۱	۱	
۹	۲	*	۱	

(دفعہ ۳۲ رپورٹ مذکورہ)

اس نقشہ کے پہلے خانہ میں ہماری اسکیل کے نواقسام اور دوسرے
خانہ میں انکی مختلف قیمتیں درج ہیں جنہیں سے سب سے زیادہ
قیمت کا تخمینہ سولہ آنے یا ایک روپیہ کیا گیا ہے اور قیمت کے
اندازہ کا بھی طریقہ سب سے زیادہ اہل ہند میں رائج ہے۔

یہ بات تجربہ سے معلوم ہوئی ہے کہ $\frac{1}{10}$ ہاتھ سے (جو تین فٹ کے قریب ہوتے ہیں) زیادہ گہرائی کی زمینوں کی سیرابی پر کوئی قابل لحاظ اثر نہیں ہوتا اور اسی وجہ سے ہم نے اس گہرائی کو اول اور دوسرے درجہ کی زمینوں کے معاملہ میں زیادہ سے زیادہ گہرائی قرار دیا ہے — تیسرے درجہ کی زمینیں شان و نادر ہی ایک ہاتھ سے زیادہ گہری پائی جاتی ہیں جسکو ہم نے زیادہ سے زیادہ گہرائی قرار دیا ہے کیونکہ اس سے زیادہ اگر اتفاقاً کوئی گہرائی ہو تو اسکی وجہ سے انکی قیمت میں کچھ ترقی نہیں ہوتی ہے (دفعہ ۲۳ رپورٹ مذکورہ) *

جو گہرائی اس نقشہ میں درج ہے اس سے وہ اقسام معلوم ہوتے ہیں جن سے زمینوں کے متعدد درجے صرف اس صورت میں ہو جاتے ہیں جبکہ آؤر خاص خاص اجزاء کی اُس میں آمیزش نہ پائی جاتی ہو یا اور ایسے خارجی اسباب اس سے لاحق نہوں جن سے زمین کی سیرابی کم ہوتی جاتی ہو — پس ہم ان قیمت گھٹانے والے اثر کو اس حالت میں جبکہ وہ اسقدر وقعت رکھتے ہوں کہ ان کے سبب سے کوئی زمین اس درجہ سے فرو تر درجہ میں داخل ہونے کے قابل ہو جاوے جسمیں وہ اپنی سیرابی کی گہرائی کے لحاظ سے داخل ہوتی نقصان کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور جو اس قسم کے اثر (یعنی نقصانات) عموماً واقع ہوتے ہیں ان کے امتیاز کے واسطے ہم مندرجہ ذیل نشان قائم کرتے ہیں جو کلاسز کی کتاب یومایش میں ان نقصانوں کے درج کرنے کا ایک مختصر اور سہل طریقہ ہے *

۶۔ — اس علامت سے کنکر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی آمیزش ظاہر ہوگی —

۷۔ — ریت کی آمیزش کی علامت —

۸۔ — جب زمین کا سطح ڈھلوان واقع ہوا ہو جسپر پانی نہ تھیر سکے تو یہ علامت لکھنی چاہیئے —

۹۔ — اس علامت سے مٹی کے اجزاء میں اتصال کا نہ ہونا ظاہر ہوتا ہے

۸ — اس سے ایک خاص قسم کی آمیزش ظاہر ہوتی ہے جو

کم و بیش ناقابل جذب کرنے پانی کے ہوتی ہے —

۹ — پانی کھیت میں ہو کر گذرتا ہے اور کھیت کی مٹی کو بہا لے جاتا ہے

□ — کھیت میں پانی بہا رہنے سے زمین کی پیداوار میں ہرج یا

نقصان ہوتا ہو —

(دفعہ ۴۴ رپورٹ مذکورہ) *

ان میں وہ سب نقصان شامل ہیں جواب تک ہم نے دیکھے ہیں — جب

کسی زمین میں ان نقصانوں میں سے کوئی ایک نقصان ہو

تو وہ ایک درجہ گھٹ جاتی ہے اور دو نقصانوں کے لائق ہونے کی وجہ

سے دو درجے اور تین نقصانوں سے تین درجے گھٹ جاتی ہے اور علیٰ ہذا القیاس

جیسا کہ ذیل کی ایک مثال سے معلوم ہوگا (دفعہ ۴۵ رپورٹ مذکورہ) *

جو خارجی اسباب کسی کھیت کی قیمت پر تو موثر ہوں مگر اُسکی

سیرابی پر موثر نہ ہوں جیسے کہ پانی کا فاصلہ وغیرہ ہی لازم ہے

کہ کلاسز ان کو اپنی کتاب میں درج کرے (دفعہ ۴۶ رپورٹ مذکورہ) *

ایک کھیت کے کلاسیفکیشن کی غرض سے کلاسز گانوں کے نقشہ کی مدد

سے اُس کھیت کی شکل کا ایک خاکہ اپنی کتاب پیمائش میں درج

کرتا ہے اور اُسکو خطوط تقاطع کے ذریعہ سے اسقدر چند برابر حصوں میں

تقسیم کرتا ہے جن سے زمین کی اوسط قیمت ہر ایک حصہ کی گہرائی

اور خاصیت پر غور کرنے سے دریافت ہو جاتی ہے — پھر ہر ایک حصہ

میں وہ نقصانات جو اُس حصہ میں پائے جاتے ہوں اور زمین کا وہ درجہ

جو اُسکی گہرائی کے لحاظ سے ہونا چاہیئے درج کیئے جاتے ہیں *

۱	۳ × ×	۶	۳ =	۷
۱ ۱/۲	۱ ۱/۲	۱	۱ ۱/۲	۲ ۱/۲
۱ ۱/۲	۱ ۱/۲	...	...	...
۲	۵ ۸۸	۴ □	۳ =	۷ ۳
۱ ۱/۲	۱ ۱/۲	۱ ۱/۲	۱ ۱/۲	۱ ۱/۲
۱ ۱/۲	۱ ۱/۲	...	...	...

جو ہندسہ ہر ایک مربع حصہ کی جانب راست کے نیچے کے گوشہ میں درج ہی اُس سے زمین کی گہرائی اور جسقدر نقطہ اُسے نیچے لگے ہیں اُن سے زمین کا وہ درجہ جس میں وہ زمین داخل ہی معلوم ہوتا ہی یعنی ایک نقطہ سے پہلا درجہ دو سے دوسرا درجہ تین سے تیسرا درجہ ظاہر ہوتا ہی اور جو فرضی نشان جانب چپ کے اوپر کے گوشہ میں لگے ہوئے ہوں اُن سے زمین کے نقصانات معلوم ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک کے باعث سے زمین کی حیثیت ایک درجہ گھٹ جاتی ہی — ان تمام علامات اور اشارات یعنی زمین کے درجہ اور گہرائی اور نقصانوں کے ذریعہ سے یہ بات بتخوبی ظاہر ہو جاتی ہی کہ اُس حصہ کی زمین کس قسم کی ہی جیسا کہ اُس ہندسہ سے معلوم ہوتا ہی جو جانب راست کے اوپر کے گوشہ میں درج ہی — مثلاً کہیت کی جانب چپ کے نیچے کے حصہ کو فرض کرو اُس میں گہرائی $\frac{1}{3}$ ہاتھ درج کی گئی ہی اور زمین اول درجہ کی ہی جیسا کہ اُس ایک نقطہ سے معلوم ہوتا ہی جو ٹھیک اُسکے نیچے ہی — اس درجہ اور گہرائی سے نقشہ کے بموجب حیثیت اراضی کی قسم اول معلوم ہوتی ہی مگر دو نقصانوں کے موجود ہونے سے (یعنی ریت اور ڈھلوان سطح کی آمیزش سے) جو علامت ۷۶ سے ظاہر ہوتی ہی زمین کا تیسرے درجہ میں درج کیا جانا لازم آتا ہی جیسا کہ ہندسہ ۳ سے واضح ہوتا ہی جو اُس حصہ کی جانب راست کے اوپر کے گوشہ میں درج ہی — ان مثالوں سے یہ بھی واضح ہوگا کہ ایک خاص نقصان اکثر دو جگہ ایک ہی حصہ میں درج کیا گیا ہی جس سے یہ مراد ہی کہ یہ نقصان اس کثرت سے موجود ہی کہ اُسکی وجہ سے دو درجہ اُس حصہ کی زمین کا گھٹا دینا لازم ہو گیا ہی (دفعہ ۲۷ رپورٹ مذکورہ) *

جبکہ ہر ایک حصہ کی کلاسیفیکیشن مکمل ہو جاتی ہی تو کلاس اپنی کتاب پیمائش میں شجرہ کے نیچے ایک خلاصہ درج کرتا ہی جس سے ہر ایک درجہ کے حصوں کی تعداد اور اُنوں میں اُن کی مجموعی حیثیت بموجب نقشہ مندرجہ دفعہ ۲۲ کے ظاہر کی جاتی ہی — ان اُنوں کے مجموعہ کو کل حصوں کی تعداد پر قسمت کرنے سے بلاشبہ کہیت کی اوسطہ حیثیت ہمارے اندازہ معجزہ کے بموجب اُنوں میں معلوم ہو جاتی ہی

مثلاً اسی کھیت کے کلاسیفکیشن کی بابت جسکا ذکر دفعہ ماسبق میں لکھا ہوا ہے وہ حیثیت حسب ذیل قائم ہوتی ہے *

رقعہ	تعداد حصوں کی	قیمت ان حصوں کی آڑوں میں بموجب اندازہ مجازہ مندرجہ دفعہ ۲۱ کے
۱	۱	۱۶
۲	۱	۱۲
۳	۳	۳۶
۴	۲	۲۰
۵	۱	۸
۶	۱	۶
۷	۱	۱۴
میزان	۱۰	$\frac{103\frac{1}{2}}{10}$
$\frac{103\frac{1}{2}}{10} = ۱۰$ یعنی اوسط قیمت تمام کھیت کی بابت		

پس اس صورت میں کلاسیفکیشن کے اندازہ کے بموجب اوسط حیثیت کھیت کی ۱۰ پائی قرار پاتی ہے (دفعہ ۲۸ رپورٹ مذکورہ) *

جو طریقہ ہم نے اس طرح پر بیان کیا ہے اس میں یہ بڑے بڑے فائدے ہیں کہ اُسکے باعث سے کلاسز کو کھیت کے ہر ایک حصہ کی جانب نہایت توجہ کرنی پڑتی ہے اور چونکہ اُسکو ہر ایک کھیت کی قیمت کا جداگانہ تخمینہ کرنا پڑتا ہے اس وجہ سے اُسکی تجویز صرف چند ہی باتوں سے متعلق ہوتی ہے اور اُسکی وجہ سے غلطی کا موقع بہت کم رہ جاتا ہے — علاوہ اُسکے ہر ایک حصہ کی حیثیت کے علاوہ علاحدہ علاحدہ کاغذات ہونے سے اس بات کی گنجائش ہوتی ہے کہ اُسکی پرتال

نہایت مفصل طور سے کی جاوے — پس اگر تجویز میں کوئی غلطی ہوئی ہو یا کھیت کے کسی حصہ کی حیثیت کے اندازہ میں جسپر نظر ثانی کرنا لازم ہو کلاسز نے کوئی بے پروائی کی ہو تو وہ فوراً دریافت ہو سکتی ہی اور اُسکا الزام کلاسز کے ذمہ قرار دیا جا سکتا ہی گو اُس بے پروائی کے سبب سے کل اوسط کے اندازہ کی صحت میں کچھ خلل واقع نہ ہوا ہو — چونکہ کارروائی کے یہہ قواعد مستقل طور کے ہیں اور اُن کے باعث سے بڑی تحقیقات اور چھان بین کے ساتھ پرتال کرنے میں آسانی ہوتی ہی لہذا مختلف کلاسزوں کا کام نہایت یکساں ہوگا اور یہہ امر اُس حالت میں نہایت لحاظ کے قابل ہی جبکہ دیانت دار اور تجربہ کار ملازم بہم نہ پہنچیں (دفعہ ۴۹ رپورٹ مذکورہ) *

تخصیص پیدوار

ہر قسم کے بندوبست میں جو امر کہ سب سے زیادہ مشکل ہی وہ تخصیص پیدوار کا ہی — پیدوار کسی زمین کی اگرچہ اُس زمین کی قسم پر زیادہ تر منحصر ہی اور اُسکا اندازہ جہاں تک کہ ممکن ہی کلاسیفیکیشن سے عمل میں آجاتا ہی لیکن اُسکی پیدوار خارجی امور پر بھی دیکھ ہی منحصر ہی جیسی کہ زمین کی قسم ہو اور اسی وجہ سے اُسکا اندازہ مشکل ہو جاتا ہی *

ایک طریقہ پیدوار کے اندازہ کرنے کا یہہ ہی کہ جو چک ایک قسم کی زمین کا کلاسیفیکیشن کی رو سے مقرر کیا گیا اُس میں سے چند گانوں جو اعلیٰ اور اوسط اور ادنیٰ درجے کے خیال کیئے جائیں منتخب ہوں اور اُن دیہات میں سے ہر ایک گانوں میں ہر ایک فصل کی تیاری پر ہر ایک قسم کی زمینوں میں سے مساوی تعداد اراضی کے کھیت یا حصص کھیت اس مقصد کے لیئے منتخب کیئے جائیں اور بخوبی حفاظت کی جاوے کہ اُن اراضیات منتخبہ کی پیدوار میں سے کوئی شخص کچھ تصرف نہ کر سکے اور بحفاظت تمام وہ پیدوار درو اور صاف کراکر وزن کرائی جاوے اور اول ہر ایک موضع منتخبہ میں علاحدہ علاحدہ دیکھا جاوے کہ بحساب اوسط ہر ایک مختلف قسم کی زمین کی بابت فی ایکڑ کس قدر پیدوار ہوتی ہی اس اوسط پیدوار کو پٹواری کے پچھلے کاغذات سے ملایا جاوے

کہ ایا مطابق یا قریب قریب مطابق کے ہی یا نہیں اگر مطابق ہو تو یہ ایک وجہ اوسط مذکورہ کی صحت کی نسبت یقین کرنے کی ہوگی اور اگر مطابق نہ ہو تو اُسکے وجوہ اور اسباب پر غور کی جاوے — لکان جو اُن اراضیات کی بابت ادا ہوتا ہی اُس سے بھی اوسط پیداوار حاصل شدہ کا مقابلہ کیا جاوے کہ ایا اُس اوسط مذکور لکان کے مناسب ہی یا نہیں — مالکوں اور کاشتکاروں کے باہم یا کاشتکاروں اور شکاری کاشتکاروں کے باہم کبھی کبھی زمینوں کی تعداد پیداوار کی نسبت نزاع ہو جاتا ہی اور اُس کے کاغذات دفتر مال میں ہوتے ہیں ایسے کاغذات کا ملاحظہ بھی اگر میسر آسکے تو ایسے وقت میں زیادہ طمانیت کا باعث ہوتا ہی — اسی طرح ہر ایک موضع منتخبہ میں اوسط پیداوار فی بیگہ دریافت کر کر اُسکی نسبت جہاں تک ممکن ہی اطمینان حاصل کرنا چاہیئے پھر اُن چند مواضع منتخبہ کی اوسط پیداواروں کو جمع کر کر ایک اوسط اُن کل مواضع میں سے ہر ایک قسم زمین کی بابت نکالنا چاہیئے مثلاً ہارہ کا علاحدہ منجھہ کا علاحدہ برہہ کا علاحدہ اور اُن میں بھی دو دو قسم کے اوسط جدا جدا دریافت کرنے چاہئیں ایشی کی زمینوں کا علاحدہ اور خاکی زمینوں کا علاحدہ اور پچھلے برسوں کی پیداوار اور اس برس کی پیداوار کا مقابلہ کرتے وقت اُن برسوں کی کیفیت موسم اور اس برس کی کیفیت موسم پر بھی لحاظ کرنا ضرور ہی یعنی کونسا سال خشکی اور قحط کا تھا پھر ضرور نہیں ہی کہ اس قسم کی تحقیقات ایک ہی سال میں کی جاوے — ہندوبست کا کام چند چند برس تک ہر ایک ضلع میں رہتا ہی لہذا دوسرے اور تیسرے برس بھی اس قسم کی تحقیقات آسانی سے ممکن ہوگی بلکہ ضرور ہی کہ ایسا کیا جاوے — عملی طریق مقدار پیداوار کے دریافت کرنے کا اس سے زیادہ موثر اور کوئی نہیں ہی — اسی قسم کے امتحانوں اور تحقیقاتوں اور اُسکے متعلقات پر غور اور توجہ کرتے رہنے سے حاکم ہندوبست اسباب پر قادر ہو سکتا ہی کہ ایک قسم کے چک کے واسطے مختلف قسم کی اراضیات کی مقدار پیداوار فی بیگہ ہر جہہ اوسط قائم کر سکے جس پر تشخیص جمع کا بالکل دیکر و مدار ہوتا ہی •

راے صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش پریزیڈنسی بمبئی نسبت طریقہ تخمینہ پیداوار

صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش بمبئی نے اپنی رپورٹ متفقہ میں ایک وضاحت کے ساتھ اُن صوبوں میں تخمینہ پیداوار کا طریقہ بیان کیا ہے جو ممالک سرکار عالی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے اور اہلکاران سرکار عالی کی بصورت کے لئے زیادہ مفید ہے اسلئے ہم اُسکو اس مقام پر لکھتے ہیں * صاحبان ممدوح نے اپنی رپورٹ متفقہ میں لکھا ہے کہ ”جو طریقہ ہم نے بیان کیا ہے (یعنی زمین کے کلاسیفیکیشن کا طریقہ) وہ صرف زمین کی ذاتی لیاقتوں سے بلا لحاظ اُن خارجی اسباب کے متعلق ہے جو زمین کی پیداوار کی قوتوں پر مؤثر ہوں جیسے کہ آب و ہوا اور آبپاشی کے واسطے پانی کا موجود ہونا (دفعہ ۵۰ رپورٹ متفقہ مذکورہ) *

آب و ہوا کا اثر ہر ایک قسم زمین پر یکساں اثر نہیں ہوتا مثلاً اگر آب و ہوا تبدیل ہو کر بجائے خشک کے مرطوب ہو جاوے تو اُسکے باعث سے عموماً اعلیٰ اور ادنیٰ درجہ کے اقسام زمین کی قوت پیداوار قریب قریب برابر کے ہو جاوے گی یعنی ادنیٰ درجہ کی زمین کو اعلیٰ درجہ کی زمین کی بہ نسبت زیادتی تری سے بہت کچھ فائدہ حاصل ہوگا کیونکہ ایک خشک ضلع میں عمدہ زمینوں کی اعلیٰ درجہ کی قوت پیداوار کی وجہ سے بہتر رہے ہوتی ہے کہ وہ اسقدر تری کو جذب کر لیتی ہے جو خشکی کے اثر کو بخوبی دفع کر سکے اور یہ ایک ایسا قاعدہ ہے کہ جہاں کہیں خشکی شاذ و نادر وقوع میں آتی ہو وہاں اُسکی وقعت کم ہوگی (دفعہ ۵۱ رپورٹ مذکورہ) *

مختلف اقسام زمین کی حیثیتوں میں یہ تبدیلی اس طرح ہوسکتی ہے کہ جو گہرائی سیرابی کی کسی زمین کو ایک قسم میں شامل کرنے کے واسطے درکار ہو وہ زیادہ کر دی جاوے یا کم کر دی جاوے — مگر ہم بہ نسبت اسکے کہ ہمارے طریقہ معجزہ کے یکساں عمل درآمد میں کچھ خلل واقع ہو اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ جو متعدد اقسام زمین کی ہمارے نقشہ کے خانہ (۲) میں درج ہیں (نقشہ مندرجہ دفعہ ۲۲ رپورٹ) اُن کی حیثیتوں (یعنی مقدار چھبندی) میں تبدیلی کر کے ضروری

تصدیق کیا جاوے اس طریقہ میں ہم کسی آزمائش مابعد میں جبکہ ہم کو اس مقصد کے واسطے کافی اطلاع حاصل ہو جاوے گی ضروری تو نہیں کر سکیں گے اور جو مقدار گہرائی کی نقشہ میں بیان کی گئی ہے اسی میں اراضیات ضلع کے کلاسیفیکیشن کے شروع میں جبکہ ہم ضلع مذکور کی خاصیتوں سے بہت کم واقف ہوتے ہیں تبدیلی کرنی پڑیگی لیکن اس قسم کی تبدیلیوں کی شان و شانہ ہی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ خاص جمع کی تبدیلی حیثیت اراضی کی اُن تمام تبدیلیوں پر غالب آنے کے واسطے کافی ہوگی جو اختلاف آب و ہوا کی وجہ سے پیدا ہونگی (دفعہ ۵۱ رپورٹ مذکورہ) *

آب و ہوا زمین کی متعدد اقسام کی سیرابی پر کسی خاص نسبت کے ساتھ موثر نہیں ہوتی ہے جو مختلف اقسام سیرابی اراضی کے مناسب ہو بلکہ مختلف اضلاع میں اور بعض اوقات ایک ہی ضلع کے مختلف حصوں میں ایک ہی قسم کی زمین کی قوت پیداوار پر ہمیشہ اُسما بہت بڑا اثر ہوتا ہے — آخر الذکر اختلافات سے زمینوں کی کلاسیفیکیشن پر کسی طرح کا کچھ اثر نہیں ہوتا گو اُن اضلاع کے واسطے جہاں اس قسم کے اختلافات ہوں جمع کی شرح کو مستقل طور سے قرار دینے سے پیشتر اُن اختلافات پر غور کر لینا لازم ہے (دفعہ ۵۳ رپورٹ مذکورہ) *

آپاشی سے زمین کی قوت پیداوار بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور جب کبھی اس مقصد کے واسطے پانی موجود ہو تو اُس زمین کی جمع تشخیص کرنے میں جسکے واسطے پانی بہم پہنچ سکتا ہو وہ پانی ایک جزو اعظم ہوتا ہے (دفعہ ۵۴ رپورٹ مذکورہ) *

چاہے زمینوں کا امتیاز باغ[†] اور چاول کے لفظوں سے ہو سکتا ہے — یہ امتیاز کچھ قطعی نہیں ہے کیونکہ چاول کی زراعت اکثر باغ کی

† باغ سے سو درختی باغ مراد نہیں ہے بلکہ وہ عمدہ اور اعلیٰ قسم کی زمینیں مراد ہیں جو آبادی کے ارد گرد میں واقع ہوتی ہیں اور جو مختلف قسم کی پیداواروں کی وجہ سے درخت باغ کی طرح سو سبز اور شاداب رہتی ہیں — ممالک مغربی و شمالی کے بعض اضلاع میں اس قسم کی زمینوں کو باڑہ کہتے ہیں — مہدی علی —

زمین ملتی ہوتی ہے — مگر چاول کی زمین ٹھیک ٹھیک وہ زمین ہے جس میں چاول کی فصل علی العموم آبپاشی کے ذریعہ سے ہوتی ہے — اب اراکھیات چاہی (یعنی آبی) کی تقسیم اُن زمینوں میں ہو سکتی ہے جنکی آبپاشی کنوے یا باندہ یا تالاب سے یا کنوے اور تالاب و باندہ کے مجموعی وسیلہ سے ہوتی ہے (دفعہ ۵۵ رپورٹ مذکورہ) *

جن باغوں کی آبپاشی کنوے سے ہوتی ہے اُن کے کلاسیفیکیشن میں جن جن خاص خاص باتوں پر لحاظ کرنا چاہیئے وہ حسب تفصیل ذیل ہیں —

اول — زمین کی حیثیت جو از روئے اُس کلاسیفیکیشن کے تجویز ہو جس کا سابق میں ذکر ہوا —

دوم — یہ کہ کنوے میں کسقدر پانی ہے —

سوم — کنوے کی گہرائی —

چہارم — پانی کی خاموشی یعنی وہ شیریں ہے یا کھاری ہے —

پنجم — یہ کہ کنوے کے متصل اسقدر زمین موجود ہے یا نہیں —

چشمیں باری باری سے آبی اور خشکی کی فصل ہو سکے —

ششم — باغ کا فاصلہ کانوں سے یعنی جس سے کھات ڈالنے کے خرچ پر کچھ اثر ہو —

(دفعہ ۵۶ رپورٹ مذکورہ) *

مراتب مذکورہ بالا میں سے کنوے میں پانی کی مقدار نہایت لحاظ کے لائق ہے اور علاوہ اسکے جو فصلیں پیدا ہوتی ہوں اُنکی نوعیت پر اور جسقدر زمین میں آبپاشی ہوتی ہو اُسکی وسعت پر لحاظ کیا جاوے خاص کنوے کو دیکھ بھال کر اور کانوں والوں سے تحقیقات کر کے پانی کی مقدار کو تحقیق کرنا چاہیئے — باغ کے اندازہ سے متعلق یہ نہایت مشکل اور نامحقق کام ہے — خصوصاً اُن کنوں کے معاملہ میں جو غیر مستعمل ہو گئے ہوں اور اسلئے یہ ایک ایسا کام ہے جسکی طرف اسوقت خاص توجہ کرنا چاہیئے جبکہ کلاسز کے تخریص کا اور جو جمع اُسٹہ باغ پر قرار دی ہے اُسکی جانچ کا وقت آوے باقی مراتب ایسے ہوں کہ اُن کی تجویز حیثیت کے ساتھ ہو سکتی ہے (دفعہ ۵۷ رپورٹ مذکورہ) *

اگر اُس زمین کی مقدار جسمیں آبپاشی ہوتی ہو ہمیشہ کنوے کے پانی کی مقدار کے مناسب ہو تو اُن تمام باتوں کے لحاظ سے جو کھسار کو ملاحظہ ملاحظہ لکھائی چاہئیں باغات کی حیثیت کی تجویز کرنے میں بڑی آسانی ہوگی مگر ایسا نہیں ہوتا ہی کیونکہ اکثر صورتوں میں کھیت کی تعداد اراضی کم ہونے کے سبب سے جسمیں کٹواں واقع ہو یا اُس کے اُس حصہ کے سبب سے جو نہایت نیچے لیول پر واقع ہو بہت دورے سے رقبہ میں آبپاشی ہو سکے گی اور بعض صورتوں میں اگر یہہ فرض کیا جاوے کہ کنوے کی لمبائی بھی اچھی ہو اور اُس کے ملحق زمین بھی وافر ہو تو جسقدر سطح میں آبپاشی ہوگی وہ کم و بیش وسیع ہوگی کیونکہ کاشتکار کے نزدیک اُس اعلیٰ قسم کی جنسوں کی زراعت چلنے واسطہ زمین تو کم درکار ہو مگر آبپاشی کی اُس میں ہمیشہ ضرورت ہو یا اُن انہی درجہ کے باغ کی فصلوں کی زراعت زیادہ ملکہ ہوتی ہی جسمیں زمین زیادہ گہری مگر پانی کی اُس میں کم ضرورت ہو (دفعہ ۵۸ رپورٹ مذکورہ) *

جہاں کہوں زمین کی وہ مقدار جو قابل آبپاشی ہو کھیت کی وسعت کے سبب سے متحدہ نہ ہو تو وہاں اس بات کی تجویز کے واسطہ کہ اُس میں سے کسقدر حصہ پر باغ کی حیثیت سے جمع لکائی جاوے نہایت مناسب طریقہ یہہ ہی کہ چند ایک زمینوں کنوے کی لمبائی کے مناسب اُس کے متعلق کردی جاوے — پس سب سے زیادہ جو بات ضروری تھی وہ اس طرح پر طی ہو گئی اور اب شرح فی ایکڑ کی تجویز کرنے میں ہم کو صرف اُور امور پر غور کرنا باقی ہی اور وہ امور زیادہ تو معین طور کے ہیں (دفعہ ۵۹ رپورٹ مذکورہ) *

ملک کے مختلف مقامات میں ان باتوں کی وقعت اسقدر مختلف ہوتی ہی کہ ہم اس معاملہ پر بخوبی غور کرنے کے بعد ہر ایک ایسی حیثیت کے اور جو اثر اُس حیثیت کا جمعہندی کی شرح پر تمام مختلف صورتوں پر ہونا چاہئے اُس کے دریافت کرنے کے واسطہ کوئی قاعدہ مرتب نہیں کر سکتے — پس یہہ بات عہددار نگراں کی رائے پر چھوڑ دینی چاہئے کہ جو امر حیثیت اراضی باغ پر موثر ہو اُس کی کسقدر وقعت کرنی چاہئے اور جبکہ یہہ بات طی ہو جاوے گی

کو اس سے ہر ایک صورت میں اراضی باغ کی جداگاہ حیثیت کے دریافت کے واسطے نقشوں یا قاعدوں کا مرتب کرنا نہایت آسان ہوگا (دفعہ ۶۰ رپورٹ مذکورہ) *

جس اراضی باغ کی آبپاشی باندہ یا تالابوں کے ذریعہ سے ہوتی ہو اُسکی حیثیت کا اندازہ کرنے میں بہت ہی کم باتیں غور طلب ہوتی ہیں یعنی یہ باتیں عموماً صرف پانی کی مقدار اور زمین کی خاصیت پر محدود ہوتی ہیں گو بعض بعض صورتوں میں اُس فاصلہ کا لحاظ کرنا بھی ضرور ہوتا ہے جو گانوں سے باغ تک ہوتا ہے اُس قسم کی زراعت میں شان و قدر کوئی فصل بغیر آبپاشی کے بوئی جاتی ہے اور اسلئے جمع کو اُس زمین کے لحاظ سے قرار دینا چاہیئے جسکی واقعی آبپاشی ہوتی ہو اور ان صورتوں میں پانی کی مقدار کا اندازہ اسطرح پر نہیں ہو سکتا جیسا کہ صورت سابق الذکر میں ہر ایک باغ کے متعلق چند ایک زمین کرنے سے ہوتا تھا اور اب لازم آتا ہے کہ پانی کی قسم اُسکی افراط اور مدت اجراء کے لحاظ سے قرار دی جاوے اور یہ باتیں اُن مہینوں کی تعداد سے جن میں پانی جاری رہتا ہے اور اُن فصلوں کی نوعیت سے جو اُسکے ذریعہ سے پیدا ہوں تحقیق ہو جاتی ہیں پس جو قسم پانی کی اور جو قسم زمین کی طریقہ مذکورہ کے بموجب قرار دیتا جاوے اُن دونوں سے اُس زمین کی حیثیت معلوم ہو جاتی ہے جس میں آبپاشی ہوتی ہو (دفعہ ۶۱ رپورٹ مذکورہ) *

جن صورتوں میں باغ کی زمین میں کسی قدر کنوؤں سے اور کسی قدر باندہ اور تالابوں سے آبپاشی ہوتی ہو تو ان میں سب سے پہلے اس امر کا تحقیق کرنا ضرور ہے کہ پانی کی رسد کا بڑا ذریعہ کونسا ہے اور اول اُس اراضی پر جو اُس بڑے ذریعہ سے متعلق ہو مذکورہ بالا طریقہ کے بموجب جمع لگائی جاوے اور پھر اُس پر باقی زمین کی وہ جمع زیادہ کر لی جاوے جو دوسرے خفیف ذریعہ آبپاشی کی وجہ سے مذکورہ بالا طریقہ پر لگانی واجب ہو — (دفعہ ۶۲ رپورٹ مذکورہ) *

چارول کی زمینوں اور آڑ چاہی زمینوں میں جن خاص باتوں پر لحاظ کرنا چاہیئے وہ پانی کی رسد اور زمین کی نوعیت اور کھات ڈالنے کی آسانی ہے اکثر اوقات پانی کا کل خزانہ اور ہمیشہ اُسکا ایک بڑا حصہ معمولی بارش پر موقوف ہوتا ہے — جو زمانہ خشکی کا بارش

کے موسم میں واقع ہوتا ہی اُسکے اثر سے محفوظ رہنے کے واسطے چھوٹے چھوٹے تالاب بنائے جاتے ہیں جنسے چاول کی آبپاشی تھوڑے عرصہ تک ہوسکتی ہی بس پانی کے خزانہ کا تضحیفہ کرنے میں صاف صاف دو باتیں لحاظ کرنے کے لائق ہیں یعنی وہ ذاتی تری جو کھیت میں اپنے موقع کے لحاظ سے فی نفسہ موجود ہو اور وہ خارجی تری جو تالابوں یا اُن نالوں سے حاصل ہو جو اوپر کی دھالوں سے نیچے چاول کی زمینوں میں پانی لانے کے واسطے کاٹے گئے ہوں — جو وقعت اُن میں سے ہر ایک بات کی پانی کی قسم قرار دینے میں کرنی چاہیئے وہ حالات مختصر المقام پر اسقدر منحصر ہی کہ ہمارے نزدیک عام عملدرآمد کے واسطے ایک قاعدہ کا بنانا ناممکن ہی اور اسی وجہ سے اس امر کی تجویز عہدہ دار نگراں کی رائے پر چھوڑنی چاہیئے — ہم صرف اُن اصول کو بیان کرسکتے ہیں جنکے بموجب ہماری دانست میں

کار رائی کرنی چاہیئے (دفعہ ۶۳ رپورٹ مذکورہ) *

زمین کا کلاسیفیکیشن ایک ایسے طریقہ کے بموجب ہونا چاہیئے جو بلحاظ اصول کے اُس طریقہ کے مطابق ہو جسکا صدر میں ذکر ہوچکا ہی گو مختلف اضلاع کے حالات کے لحاظ سے اُسکے جزئیات میں فرق ہو مگر جن اضلاع میں چاول پیدا ہوتا ہی اور جہاں اب تک ہمہ کار رائی کی ہی اُنکے حالات ایسے مختلف ہیں کہ ہم ایسے کلاسیفیکیشن کے واسطے جو ہر ایک جگہ کے واسطے یکساں مناسب ہو کوئی مفصل قاعدے قرار نہیں دے سکتے (دفعہ ۶۴ رپورٹ مذکورہ) *

یہ بات کہ چاول کی زمینوں میں کھات ڈالنے میں کسقدر احتیاط ہوگی اُس معاملہ کے لحاظ سے جو وہاں سے گائوں تک یا اُس مقام تک ہو جہاں سے کھات لایا جاوے دریافت ہوچاویگی جیسے کہ اُن زمینوں کے معاملہ میں دریافت ہوچاتی ہی جسمیں خاکی فصلیں ہوتی ہیں (دفعہ ۶۵ رپورٹ مذکورہ) *

جمع مالگذاری کا قرار دینا

کسی موضع یا کسی قطعہ اراضی یا کھیت پر جمع مالگذاری سولگو کے قرار دینے کے درحقیقت یہہ معنی ہیں کہ اُسکی پیداوار میں سے وہ

حصہ قرار دیا جاوے جو سرکار اُسکی پیداوار میں سے لہگی مگر اسکے لیئے مندرجہ ذیل امور کے قرار دیئے کی ضرورت ہی *

اول — صحیح مقدار پیداوار موضع یا کسی قطعہ اراضی یا کھیت کی —

دوم — اور جو کہ ہندو بست سال ہائے آئندہ کے لیئے ایک میعاد دراز کے لیئے ہوتا ہی اسلیئے یہہ بھی قرار دینا پڑتا ہی کہ آئندہ سالوں میں کیا پیداوار ہوگی *

سوم — اُس حصہ کا قرار دینا جو سرکار اُس پیداوار میں سے لہگی —

امر اول کی تحقیقات کے لیئے جو طریقہ قرار دیئے گئے ہیں اگرچہ اُن سے بہت بکار آمد معلومات حاصل ہوتی ہیں اور حاکم ہندو بست کی رائے میں ایک اندازہ تعین جمع کا پیدا کر کے ہیں لیکن وہ اعتماد کلی کے لائق نہیں ہوتیں — نہ اسپر یقین ہو سکتا ہی کہ جو اندازہ پیداوار کا اسوقت کیا گیا ہی کہ سال ہائے گذشتہ میں بھی یہی تھا اور آئندہ بھی یہی ہوگا — بچھلے کاغذات پیداوار کے اگر تلاش کیئے جاویں اور دستیاب بھی ہو جاویں تو بھی اُن پر یقین نہیں ہو سکتا کہ وہ دخل و تصرف اور بغریب طیار ہونے سے محفوظ ہیں بلکہ اگر اُن پر زیادہ اعتماد کیا جاوے تو اُن میں زیادہ تر دغا و فریب ہونے کا احتمال ہوتا ہی پس جو امر کہ بنیاد تعمیر جمع مالگذاری کا ہی وہ ایسا مشتبہ ہی جسپر بالکیہ اعتماد نہیں ہو سکتا بلکہ مثل دیگر ذرائع قیاسات ایک ذریعہ جمع مالگذاری کے قرار دینے کے قیاس کرنے کا تصور کیا جاسکتا ہی *

دوسرا امر اس سے بھی زیادہ مشتبہ ہی کیونکہ اگر کسی گاؤں یا کسی قطعہ اراضی یا کھیت کی نکاسی ایک سال کی یا کئی سال کی نکالی بھی جاوے اور بالفرض کسیقدر اعتماد اور بہروسہ کے لائق بھی ہو تو بھی اس سے یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ سالہائے آئندہ میں کیا نکاسی ہوگی — اگر فرض کیا جاوے کہ جس مقدار غلہ کا پیدا ہونا کسی زمین میں قرار دیا گیا ہی آئندہ بھی اُسی قدر مقدار غلہ کی پیدا ہوگی اور جو طریقہ زراعت کا تھا اُس میں بھی کچھ تغیر و تبدیل نہ ہوگی

(حالانکہ یہ سب باتیں بھی تغیر و تبدیل پذیر ہیں) تو بھی نرخ کا اختلاف قیمت پیداوار کو بالکل بدل دیتا ہے — ملک میں امن ہونا رستوں کا غارتگروں اور لٹیروں سے محفوظ ہونا آمد و رفت کے وسیلوں اور باربرداری کے ذریعوں کا آسان اور کم خرچ ہونا اور ملکوں کے نرخوں کا حال معلوم کرنے کے ذریعوں کا موجود ہونا کسی خاص جنس کی خواہش کا زیادہ ہوجانا یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو آئندہ کے محاصل میں بالکل تغیر و تبدیل پیدا کرتی ہیں اور ان سب کا اندازہ اس طرح جس پر اعتماد کلی کیا جاوے غیر ممکن ہے *

تیسرا امر بسبب نا تحقیق ہونے پر دو امر مذکورہ بالا کے از خود نا تحقیق رہ جاتا ہے اور اسلئے جمع کا مقرر کرنا حاکم بندوبست کی لیاقت اور ذمہ داری پر منحصر ہوجاتا ہے — اُسکا یہ کام ہوتا ہے کہ ان تمام باتوں پر غور کرے کاشتکاروں کی حیثیت کا لحاظ کرے — جو جو کچھ اُنسے سالہائے گذشتہ میں وصول ہونا رہا ہے اُسپر غور کرے اور جسقدر میعاد کا بندوبست اُسکو کرنا ہے اُسکے لحاظ سے بچھلے زمانہ کے مرسوم اور ملک کی حیثیت اور تجارت کی حالت پر خیال کرے اور اُسی مناسبت سے آئندہ کی حالت کو سوچے اور یہہ قرار دے کہ جسقدر مواضع ایک سی حیثیت کے ایک چک میں آئیں گے انہیں ہر ایک قسم کی زمین کی بابت فی بیگہ یا فی ایکڑ کیا مالگداری قرار دینی چاہیئے *

اس بیان سے ظاہر ہوگا کہ جو اصول تقرر جمع کا ہم نے قرار دیا تھا یعنی یہہ کہ پیداوار زمین میں سے وہ حصہ جو سرکار لیگی قرار دیا جائے بالکل درہم و بڑھ ہو گیا کیونکہ اس مقام پر ہم نے بیان کیا کہ حاکم بندوبست تمام حالات پر خیال کر کے یہہ قرار دیکے کہ فی بیگہ یا فی ایکڑ کسقدر مالگداری لیجاویگی اور اُسکی مناسبت کا کل پیداوار سے کچھ نہ کر نہیں کیا مگر یہہ خیال صحیح نہیں ہے بلکہ اُسکا جمع مالگداری مقرر کرنا مناسبت سے خالی نہیں ہوتا اور اس طرح جمع مالگداری مقرر کرنیکے یہہ معنی ہوتے ہیں کہ حاکم بندوبست نے اپنے اُنہی خیالات اور قیاسات سے ایک اندازہ کل پیداوار کا قرار دیا اور جو جمع مالگداری اُس نے مقرر کی ہے وہ اُسی اندازہ کا ایک حصہ ہے جو سرکار کا قرار دیا ہے *

مثلاً جہاں کہ بندوبست زمینداری ہوتا ہی وہاں حاکم بندوبست نے اپنی تحقیقات اور قیاسات سے بلحاظ اقسام زمین ایک مروضہ کی سو روپیہ جمع مالگذاری قرار دی تو اُسے تصور کیا ہی کہ مالکان مروضہ یعنی زمینداران دیہہ کو اس گانوں سے دوسو روپیہ سال ملینگے یعنی اُسکی پکی نکاسی دوسو روپیہ سال ہوگی یہہ پکی نکاسی اُسے اس خیال پر قرار دی ہی کہ سو من غلہ زمینداروں کو ملیگا جسکی قیمت دو سو روپیہ ہوگی اور یہہ بھی معلوم ہی کہ جو کاشتکار اُس گانوں میں کاشت کرتے ہیں اُن سے زمینداران مروضہ نصف پیداوار بٹالیتے ہیں تو گویا حاکم بندوبست نے کل پیداوار اُس گانوں کی یعنی نکاسی خام دو سو من غلہ مالیتی چار سو روپیہ کا تصور کیا ہی اور جو جمع مقرر کی ہی وہ اُس پیداوار کا چوتھا حصہ ہی — غرضکہ کسی طرح جمع مقرر کیجئے وہ ضرور ایک منجموعی پیداوار سے کچھ مناسب رہتی ہی *

اضلاع شمال و مغرب میں سرکار انگریزی نے نہایت فیاضی سے بندوبست کیا ہی جو اُن اصول بندوبست سے جو شیر شاہ کے وقت میں قرار دیئے گئے تھے اور جن پر اکبر کے عہد کا بندوبست مبنی تھا زیادہ تر فیاض اور نرم ہیں — شیر شاہ اور اکبر کا اصول بندوبست یہہ تھا کہ ہر قطعہ اراضی کی پیداوار میں سے ایک ثلث بطور مالگذاری سرکاری کے لیا جاتا تھا اور بعض قسم کی فصلیں اور زمینیں ایسی تھیں جن میں سے ایک نصف اور بعض میں سے ایک ربع بطور مالگذاری کے لیا جاتا تھا عموماً ایک ثلث مالگذاری تصور کوئی چاہئے یعنی بارہ من میں سے چار من یا بارہ روپیہ میں سے چار روپیہ *

اضلاع شمال و مغرب میں گورنمنٹ نے سابقاً اُس طرح پر بندوبست کیا تھا کہ جس اراضی میں بارہ روپیہ نکاسی خام تھی اُس میں نصف یعنی چھ روپیہ اُن لوگوں کا حق چھوڑ دیا جنہوں نے زمین کاشت کی تھی اور چھ روپیہ میں سے ایک ثلث یعنی دو روپیہ مالکان اراضی کا حق جو زمینداران دیہہ کہلاتے ہیں چھوڑ دیا اور چار روپیہ حق سرکار قرار دیا — یہہ اصول بندوبست کا بالکل شیر شاہ کے بندوبست کے مطابق تھا یعنی کل پیداوار میں سے ایک تہائی حق سرکار کا لیا جاتا تھا *

مگر یہہ بندوبست بھی بعد تجربہ کے معلوم ہوا کہ سخت ہی اور بندوبست موجودہ نرم کیا گیا اور اب سرکار صرف چہارم کل پیداوار میں سے مالگذاری لیتی ہی یعنی بارہ روپیہ میں سے نصف یعنی چہہ روپیہ اُن لوگوں کا حق چھوڑتی ہی جنہوں نے زمین کاشت کی ہی اور چہہ روپیہ میں سے نصف یعنی تین روپیہ اُن لوگوں کا حق چھوڑتی ہی جو زمینداران موضع ہیں اور تین روپیہ یعنی ایک ربع کل پیداوار کا مالگذاری لیتی ہی •

دیہات میں بہت سے امور رفاہ عام کے ایسے ہیں جن کا قایم کرنا ایک شایستہ گورنمنٹ کے لیڈ ضرور ہی — مثلاً چوکیداری — دیہاتی سڑکیں اور عام تعلیم — اسلیڈ گورنمنٹ انگریزی نے یہہ تجویز کی ہی کہ ان رفاہ عام کے کاموں کا خرچ نصف سرکار کے ذمہ ہو اور نصف رعایا کے ذمہ — اس واسطے پختہ نکاسی میں سے دس روپیہ سیکنڈ ان اخراجات کا منہا کر کے باقی میں سے نصف بطور مالگذاری لیا جاتا ہی — مثلاً جس گاؤں کی پختہ نکاسی دو سو روپیہ ہو اُس میں سے سو روپیہ اُن لوگوں کا حق چھوڑ دیا جائیگا جنہوں نے زمین کاشت کی ہی اور باقی ماندہ سو روپیہ میں سے دس روپیہ بابت اخراجات رفاہ عام کے کاموں کے منہا کیئے جائینگے جسمیں گوینڈ پانچ روپیہ سرکار کے ہیں اور پانچ روپیہ زمینداروں کے — نوے روپیہ باقی میں سے پینتالیس روپیہ زمینداران دیہہ کو چھوڑ دیئے جائینگے اور پینتالیس روپیہ مالگذاری سرکار مقرر ہوگی اور جو کہ اہتمام امور رفاہ عام کا گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہی اسلیڈ گورنمنٹ اُس موضع سے جسکی پختہ نکاسی سو روپیہ ہی پچیس روپیہ وصول کرتی ہی یعنی پینتالیس روپیہ مالگذاری کے اور دس روپیہ بہت رفاہ عام کے کاموں کے •

بندوبست رعیت واری میں جو اضلاع دکن میں کیا جاتا ہی اقسام زمین قرار دیکر جسکی تفصیل کلاسیفکیشن میں بیان ہوئی اور اُس لحاظ سے جو پیداوار کی بحث میں بیان ہوئی ہی شرح نقدی محاسب فی ہیکہ یا ایکڑ قرار دیجاتی ہی — صاحبان سپرنٹنڈنٹ ایمپلش صوبہ بمبئی نے جو بحث نسبت جمع کے اکھی ہی اُس کو بتجسسہ ہم اس مقام پر لکھتے ہیں •

راے صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش رزیتنسی بمبئی

نسیبت تشخیص جمع

پیمائش کی ان مختلف کارروائیوں کو جو ان کھیتوں پر جنمیں ہر ایک گانوں کی زمین منقسم ہوتی ہی بلحاظ انکی وسعت اور وقعت کے جمع کو تقسیم کرنے کے واسطے اختیار کی گئی ہیں ہم اسقدر تشریح کے ساتھ بیان کر چکے ہیں جسقدر ہم نے مناسب سمجھا ہی اب ہمکو صرف اسبات کا بیان کرنا باقی ہی کہ جو جمع اسطرح پر تقسیم کیجاوےگی اسکی کل مقدار کے قایم کرنے کا کونسا طریقہ نہایت عمدہ ہی پس سب سے پہلے یہ امر غور طلب ہی کہ کسقدر ملک کے واسطے جمع کی یکساں شرح قرار دینی چاہیئے اور انکا حصر ان اثروں پر موقوف ہوگا جنہر ہم اسبات کی تجویز کرنے کے واسطے غور کریں چنانچہ ان اثروں میں سے نہایت وقعت کے لایق مفصلہ ذیل اثر ہیں - ۱ - ملک کی آب و ہوا - ۲ - بازاروں کے لحاظ سے اسکا موقع - ۳ - لوگوں میں فن زراعت کا ہونا - ۴ - کاشتکاروں کی اصلی حالت - ان میں سے پہلا اثر مستقل اور دوسرا و تیسرا اس سے کم مستقل اور چوتھا بیشتر عارضی خیال کیا جاسکتا ہی - اور چونکہ مقصود یہہ ہی کہ ہمارے بندوبست عرصہ دراز کے واسطے کیئے جاویں لہذا ان باتوں کے لحاظ سے جمع کی تجویز ان اصول پر قائم کرنا مفید ہوگا جو مستقل ہوں یا بہو حال اس قسم کے ہوں جنمیں اس عرصہ کے اندر جب تک کہ وہ جمع جاری رہے (عموماً تیس برس تک) کوئی بڑی تبدیلی واقع نہو (دفعہ ۶۶ رورٹ مذکورہ) *

پس اس ملک کی وسعت کے قرار دینے میں جسپر یکساں شرح کے بموجب جمع قرار دینی چاہیئے ہماری یہہ راے ہی کہ آب و ہوا اور بازاروں اور کاشتکاری کے اختلافات پر جو زیادہ مستقل طور کے ہیں ہمکو خاص توجہ کرنی چاہیئے اور ہمکو یہہ ارادہ فکرونا چاہیئے کہ ملک کے ایک ایسے قطعہ کے واسطے جسکی حالت بلحاظ ان تین امور کے یکساں ہو کاشتکاروں کی اصلی حالت کے لحاظ سے جو اس کے مختلف مقاموں میں مختلف ہو جمع کی مختلف شرح قرار دیں اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم گویا اس قاعدہ سے انحراف کریں گے جسکو تاجرگروں کے محکمہ عالیہ نے مقرر فرمایا ہی کہ زمین کی لیاقتوں

کے موافق اُسپر جمع قرار دینی چاہیئے اور یہہ قابل اعتراض اصول اختیار کرینگے کہ جو شخص اُسپر قابض ہو اُسکی حیثیت کے موافق اُسپر جمع لگائی جاوے اور اس طریقہ کا یہہ اثر ہوگا کہ جو سرمایہ زراعت میں لگا ہوا اُسپر منافع کی مختلف شرح پیدا ہو جاوے گی اور وہ سرمایہ اُس شرح کی اصلی اور نہایت مفید تقسیم میں اس طرح ہو خلل انداز ہوگا کہ سرمایہ مذکور اُن زمینوں سے تجاوز کرے جو واقعی صاحبان سرمایہ کے زیر کاشت ہوں اُن دیہات کی کم جمع والی اقدار زمینوں کی طرف چلا جاوے گا جنکے کاشتکار غریب ہونگے اور چونکہ یہہ غریب کاشتکار اُسکے ذریعہ سے سرکاری مطالبہ بغیر استعمال اُسی قدر سرمایہ اور ہنر کے ادا کرسکیں گے جو عمدہ مزرعہ کھیتوں کے معاملہ میں درکار ہوگا اس وجہ سے وہ کاشتکار جنکی زمینیں مزرعہ ہو کاشتکاری کے ایک بیہودہ اور غیر مفہمت بخش طریقہ میں زراعت کرنے لگیں گے + پس ایک ایسی بات پر لحاظ کرنے سے جو ایسی نا بایدار تغیر پذیر ہو جیسے کہ خاص خاص دیہات میں کاشتکاروں کی حالت ہوتی ہی یہہ نتیجہ ہوگا کہ جسقدر اُنکی حالت میں ترقی ہوتی جاوے گی اُسی قدر جمع بھی کم مناسب ہوتی جاوے گی بخلاف اُسکے اگر ہم جمع کو مستقل طور کے ذریعوں پر قائم کریں تو ہمکو یہہ بھروسہ ہوتا ہی کہ وہ ایک عرصہ دراز تک مناسب رہیگی اور اُس میعاد کے ختم ہونے کے بعد جسکے واسطے وہ منظور کی جاوے اُس میں بجز اُسکے کہ ملک اور گورنمنٹ کی ضرورتوں کے موافق کچھ کمی بیشی کردی جاوے اور زیادہ تبدیلی کی ضرورت نہوگی (دفعہ ۶۷ رپورٹ مذکورہ) *

چونکہ ہر ایک ملک کرنی ایک ضلع ہوتی ہی جس کا انتظام اور کاغذات علاحدہ ہوتے ہیں اس وجہ سے اُن ضلعوں میں سے ہر ایک ضلع

+ اس قوت کا مطلب ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر خوشحال کاشتکاروں کی خوشحالی کے لحاظ سے اُنپر جمع سنگین اور شکستہ حال کاشتکاروں کی شکستہ حالی کے لحاظ سے اُنپر جمع نرم لگائی جاوے تو گورنر آخر الذکر پر نرم جمع کا تجویز ہوتا کریا ایک نتیجہ خوشحال لوگوں کے سرمایہ کا ہی جو اُنہوں نے اپنی کاشت پر صرف کیا تھا اور اس طرح پر اُس سرمایہ کا نتیجہ اُسکے صرف کرنے والوں ہی کی اراضیات پر محدود نہیں رہا بلکہ اُس سے تجاوز کر کے غریبوں تک پہنچا ہونچا یعنی اُنکی شرح جمع بندی کو اُس نے کم کر دیا ۔ مہدی علی

کی تشخیص جمع پر علاحدہ علاحدہ غور کرنا صریح مفید ہی اور جو امور سرکاری مطالبہ کی تقسیم سے متعلق ہیں اگر وہ اس قسم کے کسی ضلع کے تمام حصوں میں یکساں ہوں تو تمام ضلع کے واسطے ایک ہی شرح جمع کی مناسب ہوگی مگر شان و فخر ہی یہ صورت ہوتی ہی اور ایک ضلع کے مختلف حصوں میں ایسا ہوا فرق ہوتا ہی کہ جمع کے قرار دینے میں اُس کا لحاظ ضروریات سے ہی پس ایک ضلع کی جمع کی تشخیص میں سب سے پہلے اس امر کو تحقیق کرنا چاہیئے کہ آیا اُس میں اس قسم کا فرق ہی یا نہیں اور اُن حدود کو قرار دینا چاہیئے جنکے اندر یہ فرق ہو لیکن اس کام میں شان و فخر ہی کوئی بڑی دقت یا بڑی سی چھان بین کے ساتھ تحقیقات کرنے کی ضرورت پیش آئیگی کیونکہ صرف اُنہیں بڑے بڑے اختلافات ہو جنکے باعث سے جمع کی شرح میں تبدیلی کرنا لازم ہو نوجہہ کرنا ضرور ہی اور ایک ضلع کی حدود کے اندر تین چار قسم کے گانوں اس مقصد کے واسطے عموماً کافی ہونگے (دفعہ ۶۸ رپورٹ مذکورہ) *

جبکہ ہوابک گانوں کے کھیتوں کی جدا گانہ حیثیت اقسام زمین اور آبپاشی کے واسطے ہائی کی رسد یا اور خارجی اسباب کے لحاظ سے تجویز ہوجاوے اور ایک ضلع کے دیہات آب و ہوا اور بازار وغیرہ کے لحاظ سے حصوں میں تقسیم ہوجاویں تو بندوبست کی تکمیل کے واسطے صرف جمع کی اُس کل رقم کا قرار دینا باقی رہتا ہی جو کل ضلع سے وصول کرنی چاہیئے (دفعہ ۶۹ رپورٹ مذکورہ) *

اس امر کی تجویز شاید اُن گانوں میں جو بندوبست ملک سے متعلق ہیں نہایت اہم اور مشکل ہی اور جس عہدہ دار کے ذمہ یہ کام ہو اُس کو اُس تمام باتوں کی بہ نسبت اسباب میں بڑی لیاقت اور ہوشیاری عمل میں لانی چاہیئے — سب سے پہلے اسباب کا صاف صاف سمجھنا نہایت ضرور ہی کہ ضلع کا انتظام سابق اس قسم کا تھا اور اُس سے کہا کیا اثر پیدا ہوئے اور یہہ امر اسطرح پر بخوبی سمجھہ میں آجائیگا کہ اٹھائے پیمائش میں سالہائے گذشتہ کی باہت چسقدار سامان ہمہ ہدف و فہم سکے اُن کے سالانہ مالی بندوبستوں پر غور کیا جاوے اور اُن کا باہم مقابلہ کیا جاوے اور خاص خاص مقامات کے لوگوں سے تحقیقات کی جاوے اور جو اطلاع پہلے مالی بندوبستوں کی نسبت حاصل ہو وہ

اس طرح پر ترتیب دیجڑوے کہ جو اثر تشخیص جمع اور تحصیل لگان اور زراعت کا ایک دوسرے پر ہو اُسکو باہم باسانی دریافت کرسکیں (دفعہ ۷۰ رپورٹ مذکورہ) *

ہماری دانست میں یہہ اثر ایسے نقشوں کے ذریعہ سے نہایت عمدہ طور پر دریافت ہوسکتا ہی جو جمع اور وصول اور زمین مزرعہ کی باہت جدا جدا اسطریق سے بنائے جاویں کہ نقشہ کے عرض میں ہر سال کے واسطے ایک ایک خانہ برابر برابر خطوں کے ذریعہ سے بنایا جاوے اور ایک کامل مقدار شی مطابقت کی اُن خانوں کے ایک طرف میں کسی خاص رنگ میں دکھلا کر اُس کی مناسبت سے ہر ایک خانہ کا اُسقدر حصہ اُسی رنگ سے بھرا جاوے جسقدر حصہ شی مطابقت کا اُس کی کامل تعداد کے مقابلہ میں اُس سال میں حاصل ہوا ہو ان نقشوں سے وہ معاملات جنکے متعلق وہ نقشے بنائے گئے ہیں اسقدر صاف صاف ذہن نشین ہو جاویں گے کہ نہایت محنت اور غور کے بعد بھی ہندسہ وار نقشوں سے اُن کا سمجھنا شان و شانر ہی ممکن ہی ایسے نقشے جو اس طرح پر ہمارے مطلب کے مناسب حال بنائے جاویں وہ امور مفصلہ ذیل کی باہت بنائے جاویں گے *

۱ — وہ زمین جو تشخیص جمع کے قابل ہو — ۲ — زمین مزرعہ — ۳ — جمع مشخصہ — ۴ — جمع وصول شدہ — ان نقشوں میں سے محاصل کی چند رقمیں جو زمین مزرعہ کے محاصل کے علاوہ ہیں اور جو ہماری تحقیقات حل کے لیئے ایک مناسب مضمون ہی خارج رہینگے مثلاً چراگاہ اور میوہ دار درختوں کا محصول وغیرہ (دفعہ ۷۱ رپورٹ مذکورہ معہ اسقدر تصریح اُسکی منسلک کے) *

لیکن چونکہ اراضی مزرعہ کی نسبت موزوں عہدہ داروں کے حقوق کو پیمائش کی جمع میں شامل کرنا لازم ہی اور زمین کے محصولات میں اُن کے باعث سے اصل میں ایک اضافہ ہوتا ہی اس وجہ سے نقشہ مذکور الصدر میں اُن کا شامل کرنا بھی مناسب ہوگا مگر چونکہ کوئی صحیح کاغذ نسبت اُس رقم کے موجود نہیں ہی جو ان حقوق کی باہت واقعی وصول ہوئی ہو اسوجہ سے ہمارے نزدیک اُن کا قورگداشت کرنا اور جو اضافہ اُن کی باہت اُس آمدنی میں کرنا چاہیئے

جو نقشہ میں ظاہر کی گئی ہو اُسکا علاحدہ تضمینہ کرنا پسندیدہ معلوم ہوتا ہی (دفعہ ۷۲ رپورٹ مذکورہ) *

جو حالات اس نقشہ میں درج کیئے جا رہے وہ ہر ایک سال کی ہابت یکساں ہونے چاہیئیں اور اُنہیں دیہات سے متعلق ہونے چاہیئیں جو تمام برسوں میں شامل ہوں اور اگر کوئی گاؤں گورنمنٹ کے قبضہ میں آگیا ہو یا اور کسی طرح پر اُس زمانہ کے اندر جو نقشہ میں درج ہو منتقل ہو گیا ہو جسکا حال تمام سالہائے مطلوبہ کی ہابت دریافت نہ ہو سکے تو اس قسم کے دیہات کو بالکل خارج کرنا چاہیئے یا اگر اُنکا شامل کرنا مناسب خیال کیا جاوے تو جن برسوں کی ہابت ٹھیک ٹھیک حالات دریافت نہوں اُنکی نسبت نقشوں کے خانوں میں اُسی کے مطابق اضافہ کرنا چاہیئے اور ہر ایک سال کی زرعت اور جمع کا تضمینہ زمین کی پیمائش کے ایک ہی پیمانوں اور رقم کی ہابت ایک ہی سکے میں کرنا چاہیئے اور اُن کی قیمت کی تشریح کرنی چاہیئے † اور جو اطلاع نقشہ میں درج ہو اُسکی صحت کے واسطے ہر ایک قسم کی احتیاط عمل میں لانی چاہیئے اور جن امور کے لحاظ سے اُس میں کوئی نقصان خیال کیا جاوے اُن کو بیان کرنا چاہیئے (دفعہ ۷۳ رپورٹ مذکورہ) *

نلارہ اس کے اُن اسباب کے دریافت کرنے میں مدد دینے کے لیئے جس سے بعض دیہات یا اُن قطعات کی ترقی یا تنزل منسوب کی جاوے ہر ایک گاؤں کے سالانہ ہندو بست مالدار کی کے علاحدہ نقشے تیار کرنے چاہیئیں اور ہر اُن نقشوں کی رو سے کل ضلع یا اُسکے کسی حصہ کا ایک عام نقشہ مرتب کرنا اور تعلقہ کے عام حسابات سے مقابلہ کر کے اُسکی صحت کا امتحان کرنا چاہیئے اور جو نقشے اس طرح پور تیار اور درست کیئے جا رہے اُن سے آخر کار نقشہ مذکور کو مرتب کرنا چاہیئے اور جو مختلف مداخلت محاصل اراضی اور حقوق کے نقشہ سے خارج کر دیئے جا رہے اُنکو علاحدہ علاحدہ بیان کرنا اور بالفاظ محاصل کے جمع مجوزہ کے نتیجوں پر غور کرتے وقت اُن پر لحاظ کرنا چاہیئے (دفعہ ۷۴ رپورٹ مذکورہ) *

† جس قدر روپیہ کسی سال میں بقایا کی نسبت وصول ہو یا معاف کیا جاوے اُسکو اُسی سال کے خانہ میں درج کرنا چاہیئے جس سال سے وہ متعلق ہو کر وصول یا معاف کسی زمانہ آئندہ میں ہوا ہو ۔

آخر کار اس ضروری معاملہ کی نسبت نہایت کامل اطلاع دیلے گی
فرض سے ایسے مفصل ہندسہ وار نقشے تیار کر لے چاہئیں جنسے محاصل کی
ہر ایک رقم کا مخرج اور اُسکی مقدار جو ایک ہر ایک قسم کی زمین
سے حاصل ہوئی ہو معلوم ہو جاوے خواہ وہ زمین سرکاری ہو یا عطیہ
سرکار ہو اور اُن دیہات کی حدود کے اندر شامل ہو جنکے واسطے جمع
تجویز کی جاوے (دفعہ ۷۵ رپورٹ مذکورہ) *

جو اطلاع اسطرح پر جمع اور نقشہ میں ظاہر کی جاوے گی اُس کے
ذریعہ سے معہ اُس اطلاع کے جو ضلع کی گذشتہ تواریخ کی نسبت
تحقیقات مختصر المقام سے حاصل ہوگی ہم علی العموم اُن اسباب کو
دریافت کرسکیں گے جو اُس ضلع کی گذشتہ حالت پر مرثر ہوں اور ان
باتوں کے معلوم کرنے اور ایک ضلع کی لیاقتوں کو اور اضلاع قرب و جوار کی
لیاقتوں سے مقابلہ کرنے سے ہم ایک خاطر خواہ اور قابل اطمینان فیصلہ
اس امر کی نسبت کوسکیں گے کہ اُس ضلع کی کس قدر جمع کرنی
چاہیئے (دفعہ ۷۶ رپورٹ مذکورہ) •

مگر ایک خاص رقم کا جو ایک ضلع پر تشخیص ہوئی چاہیئے اور
اُن شروع کا تجویز کرنا جو زمین اور زراعت کی مختلف قسموں پر جو
ضلع مذکور کی حدود کے اندر شامل ہوں اسطرح پر قرار دیجائیں جس
سے رقم مطلوبہ حاصل ہو دونوں کا مآل واحد ہی اور اس اخرا الذکو طریقہ
میں زیادہ آسانی ہی اور اُسکے واسطے صرف یہ امر درکار ہی کہ زراعت
کے مختلف اقسام کے لئے زیادہ سے زیادہ شرح قرار دیجائے اور اُسوقت
تمام چھوٹی چھوٹی شرحوں کا ہمارے کلاسیفیکیشن کے پیمانہ کے مختلف
قیمتوں سے فوراً استخراج ہوسکیگا (دفعہ ۷۷ رپورٹ مذکورہ) *

جو شرحیں اسطرح پر تجویز کی جاویں اُن کو تمام قسم کی زمینوں
سے خواہ وہ عطیہ سرکار ہوں یا نہ ہوں متعلق کرنا چاہیئے کیونکہ جب
تک اُس زمین کی مقدار اور حیثیت دریافت نہ کی جاوے اور کاغذات
میں مندرج نہ ہو جاوے جو عطیہ سرکار ہو اور جو خاص سرکار کے اہتمام
میں ہو اُسوقت تک بندوبست کو مکمل خیال نہیں کرسکتے اور جس
وقت ان شروع کے بموجب تشخیص جمع کا اندازہ پورا ہو جاوے تو
کھیتوں کے ایسے رجسٹر جن میں پیمائش کے نتیجے مندرج ہوں

ہر ایک گانوں کے واسطے علاحدہ علاحدہ صاحب نمکتر کے استعمال کے لیئے تیار کرنے چاہئیں — ان رجسٹروں اور کھیتوں کے نقشوں سے (نقشہ کشتہ وار) ہماری پیمائش کی پوری پوری مثل تیار ہوتی ہی اور جس وقت تک کہ وہ مثل اور کھیتوں کی حدود قائم رہینگے اسوقت تک تمام بڑے بڑے نتیجے جو پیمائش سے حاصل ہوں محفوظ رہینگے (دفعہ ۷۸ رپورٹ مذکورہ) *

ہر ایک ضلع کی تشخیص جمع کا کام صاحبان سپرنٹنڈنٹ کو خود کرنا چاہیئے کیونکہ اسسٹنٹوں کو اپنے زیادہ تر محدود تجربہ کے سبب سے اور نیز اس وجہ سے کہ اُن کے کام اسطرح کے ہوتے ہیں جنکے سبب سے اُن کو خاص خاص اضلاع میں رہنا پڑتا ہی اُن تمام باتوں کے دریافت کے لیئے جو اس مقصد کے واسطے ضرور ہوں ایسے موقع حاصل نہیں ہوتے جیسیکہ صاحبان سپرنٹنڈنٹ کو حاصل ہوتے ہیں اور اگر سپرنٹنڈنٹ اسسٹنٹوں سے تجویز کرا کر خود اس پر بحث کریں گے تو اُسکی وجہ سے خط و کتابت کو ناحق طول ہو جاویگا — مگر سپرنٹنڈنٹ کے حق میں یہ بات مفید ہوگی کہ وہ اپنے اسسٹنٹوں سے اُن کے اضلاع متعلقہ کے حالات اور خاصیتوں کی نسبت مشورہ کریں کہ اسطرح پر صاحب سپرنٹنڈنٹ کو جمع کی شرح کی نسبت اپنی خاص رائے قائم کرنے میں اُن اسسٹنٹوں کی رائیں اکثر اوقات نہایت کار آمد ثابت ہونگی (قاعدہ ۱۱ مندرجہ دفعہ ۷۹ رپورٹ مذکورہ)

باب ششم

قواعد نسبت حفاظت نتائج بندوبست

بندوبست کے ختم ہونے کے بعد جو سب سے بڑا کام ہی وہ یہ ہی کہ پیمائش کی حدود — کھیتوں کے نشان — کاغذات بندوبست نہایت احتیاط سے درست رکھے جاویں اور آئندہ جو جمع بندیاں اور کاغذات بنیں وہ بھی کافی احتیاط سے بنائے جاویں اور ہمیشہ کاغذات بندوبست سے پرتالے جاویں تاکہ بندوبست کے نتائج بخوبی محفوظ رہیں اگر اس میں غفلت کی جائے اور ان تمام چیزوں کی بخوبی حفاظت

نہ کی جاوے تو بندوبست کے تمام نتائج برباد ہو جاتے ہیں۔ صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمائش پریزیڈنسی بمبئی نے اپنی رپورٹ متفقہ میں ان نتائج کی حفاظت کے لئے چند اصول اور قواعد قرار دیئے ہیں جن کو ہم اس مقام پر مندرج کرتے ہیں *

صاحبان ممدوح نے لکھا ہی کہ ”اب ہم اس امر کی نسبت متوجہ ہوتے ہیں کہ کون سی تدبیر نہایت عمدہ ہی جس سے پیمائش کے نتیجے نہایت عمدہ کام میں آویں اور ضلع کے انتظام آئندہ میں ہمیشہ اپنی اصلی صورت پر قائم رہیں (دفعہ ۸۲ رپورٹ مذکورہ) *

ہماری رائے یہ ہے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست کو بندوبست کا کام کسی ضلع میں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر ضلع کی شراکت میں جاری کرنا چاہیئے تاکہ اسسٹنٹ کلکٹر بندوبست سے بخوبی واقف ہو جاوے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ کو اُس کی کارروائی کی جزئیات کے دیکھنے بھالنے اور ضلع کے حکام مال سے اُنکی بخوبی تشریح کرنے اور جو مشکلات اور اعتراضات اٹھائے بندوبست میں پیدا ہوں اُن کے دفع کرنے کا موقع حاصل ہو + (دفعہ ۸۳ رپورٹ مذکورہ) *

بندوبست پیمائش کی تعمیل آئندہ ایک امر نہایت اہم ہی کیونکہ جب تک انتظام مال کی جزئیات کی تعمیل تھیک تھیک اُن اصول کے بموجب نہ کی جاوے گی جن پر بندوبست مبنی ہو اُسوقت تک کسی خاطر خواہ نتیجہ کی توقع نہیں ہو سکتی یہ مضمون اسقدر وسیع ہی اور اُس سے متعلق اسقدر باتیں غور طلب ہیں کہ اگر ہر ایک تجویز کی عمدگی کو جو ہم اُسکی نسبت کرنی چاہتے ہیں ثابت کرنے کا ارادہ کریں تو ایک ایسی بحث پیدا ہوگی جو کبھی ختم نہوگی اور ہماری دانست

+ اگر مرد صاحب کلکٹر ضلع کا چارج رکھتے ہوں تو وہ بلاشبہ پیمائش کے اجراء کے وقت موجود ہونگے اور نیز اُسوقت موجود ہونگے جب کہ اسسٹنٹ کلکٹر انچارج اس قدر تجربہ کار ہو کہ جو کچھ انتظام ہوتا ہو اُس کی حسن و قبح کی نسبت صحیح صحیح رائے قائم کر سکے یا جب کہ کسی وجہ سے اُن کی دانست میں کارروائی کی نگرانی کرنا مناسب ہو = اسسٹنٹ کلکٹر کو بھی کو وہ کھسائی کا تجربہ کار ہو موجود ہونا لازم ہی کیونکہ اُس کے حق میں بھی اپنے مال کے کام کی نہایت ضروری باتوں کے سیکھنے کے لئے اس سے زیادہ کوئی بہتر طریقہ تعلیم کا نہیں ہو سکتا (دفعہ ۱۱ چوتھی گورنمنٹ نمبر ۶۹۰۰) =

میں وہ فضول ہوگی اور اسوجہ سے ہم ضلع کے حکام مال کی ہدایت کے واسطے اپنی رائیوں کو معین قاعدوں کی صورت میں پیش کرنا پسند کرتے ہیں۔ ان قاعدوں میں وہ تمام باتیں شامل ہیں جو ہماری دانست میں ذکر کے لائق معلوم ہوتی ہیں اور ہم قواعد مذکور کو منظوری کے واسطے پیش کرتے ہیں اور اسبات کو صاف صاف ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ان کو صرف ان کلکٹریوں میں عملدرآمد کے لائق سمجھنا چاہیئے جو گھاٹوں کے اوپر واقع ہیں اور جن کی پیمائش ہوچکی ہو یا بالفعل ہو رہی ہو اور پریزیڈنسی کے باقی حصوں میں جہاں کاشتکاری اور مال کا انتظام مختلف ہی ہوتی تبدیلیوں کی ضرورت ہوگی *

† قواعد

(۱) جو جمع بالفعل سپرنٹنڈنٹ پیمائش مال نے قائم کی ہو اسکو گورنمنٹ نے ملک اور رعایا کی بہبود کی نظر سے تیس برس کی مدت کے واسطے من ابتدائے سنہ فصلي لغایت سنہ فصلي قرار دیا ہو۔ اور اس زمانہ میں قابض اراضی کو ہر ایک قسم کی ترقی سے جیسا کہ کنوؤں کے کھودنے یا کنوؤں اور تالابوں کی مرمت سے خاکی زمین کو ترقی کی زمین بنانا اور درختان میوہ دار کا نصب کرنا وغیرہ ہی متمتع ہو سکیں اور اسکی بابت کوئی زائد جمع نہیں لیجاویگی — شرح ترمیم شدہ جسوقت ضلع میں جاری کی جاوے اسوقت ایک اشتہار جاری کرنا چاہیئے اور ہر ایک پٹیل کے پاس اسکی ایک ایک نقل بھیجینی چاہیئے *

(۲) جو ابواب اراضی پر لیئے جاتے ہیں وہ سب اس نئی جمع میں شامل کر دیئے گئے ہیں اور اسی وجہ سے جب کسی کھیت میں میوہ دار درخت ہوں تو ان کی پیداوار کو کاشتکار لیا کریگا اور سرکاری جمع میں اس کے سبب سے کچھ اضافہ نہ ہوگا لیکن بیش قیمت

† صاحبان سپرنٹنڈنٹ ہندوستان نے جو قاعدے تجویز کیئے تھے ان میں گورنمنٹ سے کچھ ترمیم ہوئی ہوگی ہم نے اس مقام پر ان ترمیموں کے بموجب ان قاعدوں کو درج کیا ہے تاکہ ایک صحیح مجموعہ قواعد مصدرہ کا مرتب ہو جاوے۔ قاعدوں کے نہ ہونے کی وجہ سے جو صاحبان ہر طرف کی ضرورت میں تھے =

میوہ دار درختوں اور درختوں کی نسبت جو ان کھیتوں کے اندر واقع ہوں جنپر خاکی فصل کی شرح پر جمع لگائی گئی ہو اور جنگلی زمینوں پر پیمائش کے وقت زراعت نہیں ہوتی تھی اور جنگلی پیداوار اب تک گورنمنٹ کی طرف سے فروخت ہوتی رہی ہو ان درختوں کے حق ملکیت اور کھیت کے حق مقابضت کی ایک معقول اور سراسر قیمت قرار دینی چاہیئے اور اُسکو بذریعہ عام نیلام کے اُس شخص کے ہاتھ جو سب سے زیادہ قیمت لگائے فوراً فروخت کر دینا چاہیئے اور آئندہ اُنپر ہندوستان کی جمع سے کچھ زیادہ نہ کرنا چاہیئے لیکن اگر کوئی شخص ان شرائط پر اُس کھیت کی کاشت قبول نہ کرے تو دستور کے موافق کھیت کی پیداوار کو ہرسال فروخت کر دینا چاہیئے *

(۳) کسی کھیت کا پتہ (اس وجہ سے کہ وہ مدت سے اُفتادہ ہی یا اُس میں جنگل کثرت سے ہی یا اُڑ کسی وجہ سے) ہندوستان کی پرری جمع کی یہ نسبت کم جمع پر نہیں دینا چاہیئے *

(۴) پیمائش کے رجسٹروں میں باغ اور چانول کے کھیتوں کی زمین کے ایکڑوں کی تعداد درج کی جاتی ہی اور نیز یہ کہ کس قدر جمع مقرر ہوتی ہی یا یہ جمع باغ کی زمینوں میں کنڑیں ہر لگائی جاتی ہی اور جس قدر ایکڑوں میں آبپاشی ہوتی ہو ان کی تفصیل بیان نہیں کی جاتی پس ہمیشہ یہی جمع لینی چاہیئے اور اُس سے کچھ زیادہ وصول نہ کرنا چاہیئے یا وہ باغ یا چانول کی زراعت زیادہ ایکڑوں میں ہوتی ہو یا کم میں یا ایک ایکڑ میں بھی نہ ہوتی ہو - اور اگر کسی کھیت میں اب یا آئندہ باغ یا چانول کی زمین ہو اور اُس کا ہونا رجسٹر پیمائش میں نہ بیان کیا گیا ہو تو اُس کی بابت کوئی زاید جمع نہیں لینی چاہیئے بلکہ صرف وہی خاکی فصل کی جمع لینی چاہیئے جو اُس میں درج ہو ان رجسٹروں میں ہنجر ناقابل زراعت کی بابت جو بعض کھیتوں میں ہوتی ہی منہائی بھی کی جاتی ہی اور جمع صرف قابل زراعت زمین پر لگائی جاتی ہی لیکن اگر کاشتکار اُس کے کسی حصہ میں جو بطور ہنجر ناقابل زراعت کے منہا کیا گیا ہو زراعت کرے تو اُس کی بابت بھی کوئی زاید جمع نہیں لینی چاہیئے بلکہ صرف کھیت کی وہی جمع وصول کی جاوے جو رجسٹر میں درج ہو *

(۵) جس کاشتکار کے نام کوئی کھیت یا کھیت کا کوئی حصہ گانوں کی زراعت کے نقشوں میں درج ہو گو وہ کسی حقیقت کے بموجب اُس کے قبضہ میں ہو اُس کو اُس کھیت یا حصہ کا قابض تصور کرنا چاہیئے اور جب تک وہ اُس جمع کو جو اُس کھیت پر واجب ہو ادا کرتا رہے اُس وقت تک کوئی حاکم مال اُسکو بیدخل یا اُس کے حق سے محروم نہیں کرسکتا لیکن اگر وہ پوری جمع ادا نہ کرے تو گورنمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اُس کو کسی کھیت یا کسی حصہ سے جسکی جمع بہرکیف بقایاے لان کی برابر ہو بیدخل کر دے مگر باقیدار کو اس بات کے تجویز کرنے کا حق حاصل رہیگا کہ وہ کون سے کھیت یا کھیتوں سے بیدخل کیا جاوے اور جس صورت میں شرائط قبضہ کے بموجب سرسری بیدخلی نا ممکن ہو تو صاحب کلتھ کو اُن ضابطوں کے بموجب عمل کرنا چاہیئے جو اُس کے حکم کو قانونی حکم کا اثر دینے کے واسطے ضرور ہوں * (۶) اگر اراضی سرکاری کا کوئی قابض فرت ہرجاوے تو اُس کے کھیتوں یا حصوں کو اُس کے سب سے بڑے بیٹے یا اُس شخص کے نام جو اُس کے بعد وارث ہو درج کرنا چاہیئے بشرطیکہ وہ یا اُس کے کارپرداز اُس کو لینا قبول کریں *

(۷) جبکہ دو آسامیاں ایک کھیت پر قابض ہوں اور اُن میں سے ایک اپنے حصہ سے دست بردار ہو یا لاوارث مارجاوے تو جو حصہ اس طرح پر ترک کیا جاوے اُس کو اور کسی شخص کے حوالہ کرنے سے پیشتر اُس دوسرے حصہ دار کو دینا چاہیئے اور اگر وہ اُس کو قبول نہ کرے اور اُس کوئی شخص بھی اُسکے لینے کی درخواست نہ کرے تو اُس دوسرے حصہ دار کو اپنا بھی حصہ چھوڑ دینا لازم ہوگا اور تب اُس کل کھیت کو اُنقادہ پڑا رہنے دینا چاہیئے *

(۸) جبکہ کسی کھیت میں دو سے زیادہ حصہ دار ہوں اور انہیں سے کوئی اپنے حصہ کو چھوڑ دے یا لاوارث مارجاوے تو اُسکو حسب مذکورہ بالا باقی حصہ دار کو حوالہ کر دینا چاہیئے اور اگر وہ آپس میں اس معاملہ کو طے نہ کر لیں تو اول سب سے بڑے حصہ دار کو اگر وہ بھی نلے تو اُس سے چھوٹے حصہ دار کو و علیٰ ہذا القیاس چھوٹے سے چھوٹے حصہ دار

کو دینا چاہیئے اور اگر انہیں سے کوئی حصہ دار یا آؤر کوئی شخص اس حصہ متروکہ کو نلے تو کل کھیت کو بڑا رہنے دینا چاہیئے *

(۹) جس شخص کے نام کوئی کھیت یا کھیت کا کوئی حصہ سرکاری رجسٹر میں درج ہو وہ معجز اسباب کا ہی کہ اس کھیت یا حصہ کو کسی آؤر شخص کے نام مستقل کر دے اور اس صورت میں یا تو اپنی طرف سے استعفا پیش کرے یا منتقل الیکہ کی طرف سے ایک درخواست اس انتقال کی رضامندی پر پیش کر اے *

(۱۰) اراضیات انعامی اور جوہی اور میراث کے مالکوں کو جو انہیں قابض ہوں ان تمام درختوں کو جو اراضیات مذکور میں پیدا ہوں کاٹنے یا اور طرح پر ان کو کام میں لانے کا حق حاصل ہی - علیٰ ہذا سرکاری کھیتوں کے مالکوں کو بھی جو درختوں کے نصب ہونے کے پیشتر سے یا بیس برس سے برابر انہیں قابض چلے آتے ہوں یا جنہوں نے قاعدہ (۲) کے مطابق درختوں کو خرید لیا ہو یہی حق حاصل ہی *

(۱۱) سرکاری کھیتوں کے مالکوں کو علاوہ ان کے جنکا قاعدہ ماسبق میں ذکر ہوا یا اراضیات میراث اور جوہی اور انعامی کے قابضوں کو جنکو یہہ اراضیات گورنمنٹ کی جانب سے ملی ہوں ان کو چاہیئے کہ درختوں کے کاٹنے کے واسطے اجازت حاصل کریں اور جبکہ ان کو اجازت ملجائے تو ایک درخت کی جگہہ ان کو دو درخت نصب کرنے ہونگے بشرطیکہ وہ صاحب کلکٹر کے حکم سے اس شرط سے معاف نہ کر دیئے جا رہیں ان درختوں اور نیز ان درختوں کو جو سرکاری اُفتادہ زمین میں واقع ہوں کسی مقصد کے واسطے جو کاروبار زراعت سے متعلق ہو پتیل اور پتواری کی درخواست کے ذریعہ پر دیدینگے اور گورنمنٹ کے ملاحظہ کے واسطے اُسکی ایک مثل رکھی جاوے گی - گانوں والوں کی آؤر دیگر ذاتی اور ضروری حاجتوں کے لحاظ سے جہ سے کہ ممکنات وغیرہ کی مرمت ہی معاملہ دار سے اجازت حاصل کرنی چاہیئے - مگر بہت سے درختوں کے کاٹنے یا مٹانے کی غرض سے فروخت کرنے یا کاٹنے کی اجازت صاحب کلکٹر یا اُنکے کسی اسسٹنٹ سے حاصل کرنی ضرور ہی اور اسوقت جو شرائط مناسب معلوم ہوں اس باب میں قرار دی جاسکتی ہیں *

(۱۲) اگر کوئی آسامی کسی اُفتادہ زمین کو زراعت کے واسطے لینا چاہے تو واضح رہے کہ کسی پوہ ایشی کھیت کا کوئی

جزو اُسکو اس مقصد کے لیئے نہ دیا جاوے گا بلکہ اُسکو پورے کھیت کی بابت اور پوری جمع پر اقرار نامہ لکھنا ہوگا اور جب کہ دو یا زیادہ کاشتکار باہم ایک اراضی افتادہ کی کاشت کرتے ہر راضی ہوں تو اُن میں سے ایک کا نام اقرار نامہ میں لکھنا چاہیئے اور وہی اُسپر قابض متصور ہوگا بشرطیکہ کھیت کی جمع بیس روپیہ یا اُس سے زیادہ نہو کہ اُس صورت میں دو یا زیادہ قابضوں کے نام اس شرط پر لکھے جاسکیں گے کہ ہر ایک کے حصہ کی جمع کی تعداد دس روپیہ سے کم نہو *

(۱۳) بعض پیمائشی کھیت جنکے ایک برے حصہ میں گھنا جنگل ہوتا ہی یا کسی اور وجہ سے ناقابل زراعت ہوتے ہیں ایسے ہوتے ہیں جنپر پیمائش کے رجسٹروں میں کرنی جمع قرار نہیں دی جاتی پس اگر اُس قسم کے کھیتوں کے بعض حصوں میں زراعت ہونے لگے تو معاملہ دار کو اُن ایکڑوں پر جنمیں زراعت ہوتی ہو ایسی شرح جمع کی مقرر کرنی چاہیئے جو اُس گاؤں میں اُسی قسم کی زمینوں کی شرح کے مساوی ہو یہہ قاعدہ پیمائش کے رجسٹروں کے اُن تمام کھیتوں سے متعلق ہی جنپر جمع کی شرح قرار نہیں دی گئی *

(۱۴) اگر صاحب کلکٹر بیش قیمت کھاس کی زمینوں کو مستثنیٰ نہ کر دیں جنسے بلاشبہ پیمائش کی جمع سے زیادہ لگان وصول ہونے کا بہرہ سہ ہو تو تمام سوگاری افتادہ زمینوں اور اراضی میزات کی چراگاہوں کو ہر سال ہوسات کے شروع میں کھیت بہ کھیت نیلام کر دینا چاہیئے اور نیلام کے وقت اُس گاؤں کے باشندوں کو ترجیح دینی چاہیئے جس سے وہ زمین متعلق ہو لیکن کسی افتادہ کھیت کی قیمت کی برابری اُسکی اُس جمع سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے جو رجسٹر پیمائش میں درج ہو اور جب کہ وہ اس حد کو پہنچ جاوے تو اُس کھیت کو اخیر بولی بولنے والے کے نام پر بطور دوسری اراضی مزروعہ کے جسکی کاشت پوری جمع پر ہوتی ہو درج کرنا چاہیئے اور جو شخص اسطرح پر اُس زمین کو لے اُسکو وہ تمام حق و حقوق دینے چاہیئیں جو اراضی مزروعہ کے قابض حاصل ہوں *

(۱۵) جن کھیتوں کو صاحب کلکٹرنے قاعدہ ماسبق کے اثر سے خاص کر مستثنیٰ کر دیا ہو انکی گھاس کسی شخص کے ہاتھ بعوض ایسی رقم کے جو جمع بندوبست سے زیادہ ہو فروخت کی جاسکتی ہی *

(۱۶) صاحب کلکٹر کو چاہیئے کہ ان نا قابل زراعت اور آؤر کھیتوں کی چراگاہ کو جنہر رجسٹر پیمائش میں جمع قرار نہ دی گئی ہو قاعدہ مسبق الذکر کے بموجب بذریعہ نیلام کے فروخت کر دیں مگر ایک معقول مقدار اس غرض سے چھوڑ دینی چاہیئے کہ جن گاؤں والوں کو اب تک اُس میں بلا ادائے قیمت مویشی چرانے کا استحقاق حاصل رہا ہی وہ اُس میں اپنی مویشی چرایا کریں *

(۱۷) بعض دیہات میں خاص خاص کھیتوں سے مکانات متعلق ہوتے ہیں اور اب تک یہہ دستور رہا ہی کہ جو آسامی ان میں سے کسی کھیت کو چھوڑ دے وہ اُسی کے ساتھ اپنے مکان کے چھوڑنے پر بھی مجبور کی جاتی ہی مگر یہہ دستور اب موقوف کر دیا گیا اور ہر ایک کاشتکار کو اختیار حاصل ہی کہ وہ کسی کھیت کو بغیر اُس کے کہ اُس سے مکان کی نسبت اُس کے استحقاق میں کچھ خلل واقع ہو چھوڑ دے یہہ قاعدہ اراضیات منتقلہ سے متعلق نہیں ہی *

(۱۸) پیمائش کے رجسٹروں میں اراضیات جو دی و انعام پر اور فیڈ سرکاری کھیتوں پر جمع قرار دی جاتی ہی مگر جو دی دار اور انعام دار اُس کے پابند نہیں ہیں اور اُن کو یہہ اختیار حاصل ہی کہ جن شرائط پر چاہیں اپنی زمینوں کا پتہ دیں *

(۱۹) اگر اراضی انعام ضبط ہو جاوے یا چند روز کے واسطے قرق ہو جاوے تو اُس کا پتہ اُس زمانہ میں جبکہ وہ گورنمنٹ کے زیر اہتمام ہو جمع بندوبستی پر دینا چاہیئے یا اگر وہ اُفتادہ ہو تو اُس کو بذریعہ نیلام کے ٹھیک اُسی طرح پر فروخت کرنا چاہیئے جیسے کہ سرکاری زمینیں فروخت کی جاتی ہی یہہ قاعدہ اُس سال سے متعلق نہیں ہی جس میں قرق کی جاوے کیونکہ اُس سال میں وہ عہد و پیمان جو انعام دار کے ساتھ ہوئے ہوں برقرار رہنے چاہیئیں *

(۲۰) جو کاشتکار کھیتوں کو چھوڑنا چاہیں اُن کو اس مضمون کی ایک تحریری درخواست یکم مئی سے پیشتر گذرانے چاہیئے اور اس

امر کی تکمیل کی غرض سے عہدہ داران دیہہ کو لازم ہی کہ وہ ہر سال ۳۰ اپریل کو سرکاری زمینوں کے تمام قابضوں کو جمع کریں اور ان سے یہ بات کہیں کہ استعفاء کے لینے کے واسطے وہ آخر دن ہی بعد اُسکے پتواری کو اُسی وقت اور اُسی جگہ ایک نمونہ معینہ کے بموجب جسمیں ہر ایک کھیت کا جسکا کسی کو چھوڑنا منظور ہو نمبر اور اُسکے ایکڑوں کی تعداد اور اُسکی جمع درج ہو لکھ لینا چاہیئے۔

باب ہفتم

بندوبست زمینداری اور بندوبست رعیت واری کے فوائد اور نقصانات کا بیان اور اُنکا باہم مقابلہ

بڑے بڑے مدبروں نے جنہوں نے کہ بنگالہ اور اضلاع شمال و مغرب اور صوبہ بمبئی و مدراس کے بندوبستوں پر رائے زنی کی ہی اُنہوں نے اکثر اپنی تحریروں میں نسبت بندوبست زمینداری و رعیت واری کے بحثیں کی ہیں مگر اُن کی بحثیں ایسے امور پر مبنی ہیں جن پر اب بحث کرنا چنداں مفید نہیں ہی مثلاً کسی نے بحث کی ہی کہ حقیقت زمینداری کوئی چیز نہیں ہی بلکہ کاشتکار مالک زمین ہیں اُنہیں کے ساتھ مالکداری کا بندوبست کرنا چاہیئے — کسی نے صوبہ بنگال میں جو بڑے بڑے زمیندار تسلیم کر لیئے گئے ہیں اُن کی غلطی کی بناء پر رعیت واری بندوبست کو واجب قرار دیا ہی — کسی نے یہ کہا ہی کہ مسلمانوں کے عہد میں یہی رواج تھا کہ ہر ایک کاشتکار سے مالکداری لیجاتی تھی وہی رواج رہنا چاہیئے — کسی نے اُسکو ہندوؤں کی عملداری تک بھی پہنچایا ہی کہ اُن کے ہاں یہی رواج تھا اور اُسی رواج کی تائید کی ہی *

جو لوگ بندوبست زمینداری کے مؤید ہیں وہ اُن تمام دلیلوں کی تردید کرتے ہیں اور حقیقت زمینداری کو تسلیم کرتے ہیں اور بندوبست زمینداری کو ترجیح دیتے ہیں — ہندوستان میں مختلف عملداریاں ہوئیں اور مختلف طریقہ عمل کے خود مختار حاکم جو صوبہ دار یا عامل یا

چکھدار کہلاتے تھے اقطاع ملک میں مقرر ہوئے اسلئے ہندوستان کے اقطاع کی حالت مختلف ہوگئی بعض اقطاع میں زمیندار اور حقیقت زمینداری بالکل پامال ہوگئی اور گورنمنٹ اور رعیت کے درمیان کوئی اور واسطہ باقی نہیں رہا — بعض اقطاع ہندوستان کے ایسے تھے جنہیں وہ حقیقتیں پامال نہیں ہوئیں اور گورنمنٹ اور رعیت میں ایک گروہ جو زمینداران دیہہ کے نام سے ملقب ہی واسطہ رہا — بعض اقطاع میں جہاں ایک آؤر گروہ زبردست موجود تھا اور جسے زمینداران دیہہ پر بھی غلبہ حاصل کیا تھا وہاں درحقیقت دو واسطے گورنمنٹ اور رعایا میں ہو گئے تھے یعنی ایک زمینداران موضع اور ایک وہ زبردست گروہ جو گورنمنٹ وقت کی طرف سے عہدہ زمینداری پر مقرر ہوتا تھا یا خواہ کسی زبردست نے اپنے قوت بازو سے متعدد دیہات کو اپنا مستحکم کر لیا تھا اور اُن کی بابت سرکار سے خود معاملہ کرتا تھا یہی تمام باعث شیخ جن کے سبب سے مدبروں کی رائےوں میں وہ اختلافات پڑے ہیں جنکا مجملہ اوپر ذکر کیا گیا •

مگر اب ان بحثوں سے جو صرف ایک تاریخی مباحثہ ہیں چندان فائدہ معلوم نہیں ہوتا اسوقت ہندوستان میں دونوں قسم کے بندوبست موجود ہیں تمام بنکالہ اور مغربی شمالی ملک میں بندوبست زمینداری موجود ہی اور تمام دکن میں جس میں صوبہ مدراس و بمبئی شامل ہی رعیت واری بندوبست موجود ہی پس ہم کو نہایت عمدہ موقع عملی مباحثہ کا موجود ہی لہذا ہم کو تاریخی مباحثہ سے گذارہ کش ہونا اور عملی مباحثہ پر متوجہ ہونا مناسب ہی — عملی مباحثہ سے ہمارا مقصد یہ ہی کہ ہم اس بات پر بحث کریں کہ جو طریقہ زمینداری بندوبست کا اور جو طریقہ رعیت واری بندوبست کا ممالک ہندوستان میں جاری ہی اُن میں کیا کیا فوائد اور کیا کیا نقصان ہیں اور اُن دونوں کے باہم مقابلہ کرنے سے کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہی پس ہم انہی امور پر بحث کرنا چاہتے ہیں — ہر ایک بحث کے لیئے ایک عنوان مقرر کرتے ہیں اور دونوں بندوبستوں کے نقصانات یا فوائد کی نسبت اسی عنوان کے تحت میں بحث کریں گے •

ملک کی ترقی دولت

نہایت افسوس ہوا اگر کرنی شخص دولت کے لفظ سے چر میں نے استعمال کیا ہی صرف روپیہ پیسہ اور چاندی سونا مرد سمجھ علم انتظام مدن میں دولت کے معنی پر بہت بڑی بھٹ ہی اور اُس بھٹ کو اس رسالہ میں لانا میرا مقصود نہیں ہی بلکہ میں اس مقام پر دولت کے لفظ سے وہ چیز مراد لیتا ہوں جس پر فقہ حنفیہ میں مال کا اطلاق ہوا ہی یعنی وہ شی جس کے معاوضہ میں دوسری شی حاصل ہو سکے *

ملک میں رعایا کے پاس مال یعنی جائداد کا ترقی پانا جیسا کہ ملک کی ترقی دولت اور آبادی اور خوشحالی کا ذریعہ ہی ویسا ہی گورنمنٹ کی عمدگی اور گورنمنٹ کے مقاصد کی تکمیل کا بہت بڑا وسیلہ ہی — اصول علم انتظام مدن میں یہ بات متحقق ہو چکی ہی کہ جس ملک میں رعایا کے مال اور جائداد کو ترقی ہوگی وہی ملک زیادہ آسودہ اور زیادہ خوشحال ہوگا اور اُسی ملک کی گورنمنٹ ملک کی بھدودی اور رعایا کی آسودگی کے اصول جاری کرنے پر زیادہ قادر ہوگی *

اب ہم کو دیکھنا چاہیئے کہ یہ بات ہم کو بندوبست زمینداری سے حاصل ہوتی ہی یا بندوبست رعیت داری سے — بندوبست زمینداری کا نتیجہ یہ ہی کہ تمام دیہات چر کسی گورنمنٹ کے ماتحت موجود ہیں اُن میں بہ حفاظت حق سرکار جو تمام حقوق سے مقدم قرار دیا جاتا ہی ہر ایک موضع کی ملکیت اُس گروہ کی تسلیم کی جاتی ہی جو زمینداران دیہہ کے نام سے موسوم ہیں اور اُن کے کچھ حقوق بھی متعلق اُس موضع کے تسلیم کیئے جاتے ہیں *

صرف اس حق کے تسلیم کرنے سے چھکو گورنمنٹ نے ایک استحکام کے ساتھ تسلیم کر لیا ہو تمام ملک میں ایک بے انتہا جائداد ایک گروہ کثیر رعایا کے پاس پیدا ہو جاتی ہی جس کی مالیت نئی ساطقتوں کے محاصل سے بھی زیادہ ہوتی ہی — مگر چونکہ یہ جائداد صرف گورنمنٹ نے جو حقوق تسلیم کیئے ہیں اُن کے سبب سے پیدا ہوئی ہی تو جس قدر اُن حقوق کو بے وقعت کیا جاوے گا اُسی قدر اُن کی مالیت

گھٹتی جاویگی اور جب وہ حقوق بالکل معدوم کر دیئے جاوینگے تو اُن کی مالیت بھی بالکل معدوم ہو جاویگی *

اسکی مثال شمال مغربی اضلاع اور بنگالہ کے حالات پر خیال کرنے سے بخوبی سمجھ میں آویگی — کوئی شخص اسباب سے انکار نہیں کر سکتا کہ شمال مغربی اضلاع اور بنگالہ میں حقیقت زمینداری زمینداران دیہہ کی ہمیشہ سے تسلیم ہوتی چلی آئی ہی وہ حقیقت بذریعہ وراثت کے اور بیع اور ہبہ اور رهن کے منتقل بھی ہوتی تھی اسوقت بہت سے دیہات کے بیعنامے اور رهن نامے سلاطین و غلبہ کے وقت کے ایسے موجود ہیں جنکے ذریعہ سے حقیقت زمینداری بذریعہ بیع و رهن ایک کے پاس سے دوسرے کے پاس منتقل ہوئی ہی مگر نقصان یہہ تھا کہ اُن عہدوں میں حقوق زمینداروں کے بخوبی محفوظ نہیں رہتے تھے اور اسلیئے حقیقت زمینداری کی چنداں وقعت نہیں تھی اور اسی باعث سے اُس کی مالیت نہایت کم قیمت ہو گئی تھی برخلاف اُس کے حال کے زمانہ میں حقیقت زمینداری کی نہایت وقعت ہی اور اُسکے تمام حقوق محفوظ ہیں اور قانون کی رو سے مستحکم ہو گئے تو مالیت زمینداری کی استقدر بڑھ گئی ہی کہ اُسکو دیکھ کر تعجب ہوتا ہی — بہت سے دیہات ایسے نکلیں گے جنکی حقیقت زمینداری نہایت قلیل روپیہ پر بیع ہوئی ہی اور اب اُسی گانوں کی وہی زمینداری ہزاروں روپیوں کی قیمت پر فروخت ہوتی ہی *

بنگالہ میں یا اور مقاموں میں جہاں بندوبست استعماری ہی کسی گانوں کی حقیقت زمینداری کا ہاتھ آنا ایک نہایت مشکل امر ہو گیا ہی لیکن شمال مغربی اضلاع میں جہاں بندوبست استعماری نہیں ہی حقیقت زمینداری کا بذریعہ بیع ہاتھ آنا ممکن ہی مگر تمثیلاً اسباب کا بیان کرنا کہ اُن ممالک میں حقیقت زمینداری کا کیا نرخ ہی اُن کی ترقی مالیت کے اندازہ کا ایک خیال پیدا کر سکے گا *

اسوقت شمال مغربی اضلاع میں سستی سے سستی قیمت حقیقت زمینداری کی آٹھ آنہ میکرہ ہی یعنی بعد اداے مالکداری سرکار و منہائی اخراجات جس زمین میں چھ روپیہ سال زمیندار کو بچتا ہی وہ زمین سو روپیہ کو فروخت ہوتی ہی — ہم ایک

گائوں کی مثال دیتے ہیں جسمیں ایک سو پچھتر بیگہ پختہ زمین
 ہی اور ڈیڑھ سو روپیہ اُسکی مالکداری ہی اور بندوبست کے قاعدہ
 کے موافق اُس میں خالص منافع زمیندار کا ڈیڑھ سو روپیہ ہی اور
 مالیت اُسکی دو ہزار پانسو روپیہ ہی اور اس حساب سے $\frac{100}{1000}$ پائی
 فی بیگہ اُسکی قیمت ہی اور اُس میں حق سرکار اور حقوق
 کاشتکاران جو کچھ کہ ہوں بالکل محفوظ ہیں اور وہ اس قیمت
 سے خارج ہیں اس حساب سے اندازہ ہو سکتا ہی کہ صرف بندوبست
 زمینداری کے سبب سے کس قدر رعایا کے پاس جایداد کی ترقی
 ہو گئی ہی — یہ ترقی جایداد کی صرف نام کے لئے نہیں
 ہی بلکہ ہر شخص اس سے فائدہ اُٹھاتا ہی جس طرح کہ سونا اور
 چاندی اور مکانات و باغات آپس میں فروخت ہوتے ہیں اور فی الفور
 اُن کی قیمت کا روپیہ ملتا ہی اسی طرح حقیقت زمینداری عام طور
 پر بیع ہوتی ہی رہن ہوتی ہی نیلام کی جاتی ہی اور ہزاروں
 روپیہ اُن مالکان حقیقت زمینداری کو ملتے ہیں — جن دیہات کی
 حقیقت زمینداری کا کوئی مالک نہیں رہا ہی یا اور کسی اسباب
 سے وہ حقیقت ملکیت گورنمنٹ ہو گئی ہی اُس کے فروخت
 کر دینے سے گورنمنٹ کے خزانہ میں لاکھوں روپیہ اُس کی قیمت کا
 داخل ہو سکتا ہی *

ان دیہات میں حقوق کاشتکاری علاوہ اس قیمت کے محفوظ رہتے
 ہیں اُن حقوق کے اقسام مختلف ہیں لیکن بعضے کاشتکاروں کے ایسے
 حقوق ہیں کہ وہ بھی بیع ہو سکتے ہیں اور اُن کی قیمت کو حق
 زمینداری کی قیمت سے کچھ علاقہ نہیں ہی اور اُن کی قیمت جداگانہ
 خاص اُن کاشتکاروں کو اگر وہ بیچنا چاہیں وصول ہوتی ہی *

اب اسکا مقابلہ کرو بندوبست رعیتداری سے جسکا مطلب یہہ ہی
 کہ حق زمینداری اُن دیہات میں مطلق نہیں ہی بلکہ سرکار تمام
 دیہات کی زمین کی مالک ہی اور سرکار اور رعایا کے درمیان میں کوئی
 دوسرا حق نہیں ہی اس اصول سے کرورہا روپیہ کی جایداد جو
 بندوبست زمینداری سے پیدا ہوئی تھی وہ دفعتاً معدوم ہو جاتی ہی —
 رعایا کے ہاتھ سے وہ تمام جایداد ضائع ہو گئی اور سرکار کو اُس سے کچھ

فائدہ نہیں ہوا کیونکہ سرکار کے ہاتھ میں کوئی ایسی چیز نہیں آئی جسکو وہ بمعقوضی حق سرکار بیع کر سکے پس کوئی فائدہ مالیت کا گورنمنٹ کو نہیں ہوا اور رعایا کے ہاتھ سے کروڑوں روپیہ کی مالیت ضایع ہوگئی *

اس کے جواب میں یہہ کہا جاسکتا ہے کہ گورنمنٹ ہر ایک کاشتکار کو اُس قدر زمین کی جو اُس کی کاشت میں ہی ملکیت عطا کرتی ہے اور اُس کے بیع و رہن کا اُس کو اختیار دیتی ہے مگر اس طرح پر اختیار دینے سے وہ ملکیت جو ضایع ہوگئی قائم نہیں ہوجاتی کیونکہ حق کاشتکاری کی مالیت مثل مالیت حقیقت زمینداری کے نہیں ہوسکتی اور نہ اُس کے خریدار اس طرح پر موجود ہوسکتے ہیں جس طرح کہ حقیقت زمینداری کے خریدار پیدا ہوتے ہیں پس حق کاشتکاری کے بیع و انتقال کا اختیار دینا حقیقت زمینداری کی ملکیت کا مبادلہ نہیں ہوسکتا زیادہ سے زیادہ اگر اُسکو وقعت دیجارے تو اُسقدر وقعت دیجاسکے گی جو وقعت کہ بندوبست زمینداری میں بعض قسم کی حقیقت کاشتکاری کے انتقال کو حاصل ہے *

مقدار مالگذاری

اس بحث پر ایک یہہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ بندوبست زمینداری میں پیداوار اراضی کی تین جگہ تقسیم ہوجاتی ہے — کچھ حصہ کاشتکار زمین کے لیئے چھوڑا جاتا ہے اور کچھ حصہ مالکان حقیقت زمینداری کے لیئے اور باقی بطور مالگذاری سرکار کے لیا جاتا ہے لیکن بندوبست رعیت داری میں جو حصہ کہ مالکان حقیقت زمینداری کے لیئے چھوڑا جاتا وہ نہیں چھوڑا جاتا بلکہ وہ بھی سرکاری مالگذاری میں شامل ہوکر سرکار کو وصول ہوتا ہے اور اس سبب سے جمع مالگذاری سرکار کی بندوبست رعیت داری میں بہ نسبت بندوبست زمینداری کے زیادہ بڑا جاتی ہے *

مگر یہہ خیال بالکل غلط ہے اور ہم ثابت کریں گے کہ بندوبست زمینداری کی بہ نسبت بندوبست رعیت داری میں سرکار کو مالگذاری کا زیادہ تر نقصان ہوتا ہے — بندوبست زمینداری ہو خواہ بندوبست

رعیت واری اُس میں مالگذاڑی سرکار ایک قاعدہ پر قرار دیجاتی ہی — فرض کرو کہ ایک موضع میں جسکا بندوبست زمینداری ہی خود زمیندار اپنی زمینوں کو کاشت کرتے ہیں اور اُن دیہات میں چھ ل بندوبست رعیت واری ہی وہاں کاشتکار اپنی زمینوں کو کاشت کرتے ہیں اب ان دونوں زمینوں پر مالگذاڑی سرکار کے مقرر کرنے کا اصول یہہ ہی کہ کل پیداوار میں سے کاشتکاری کے اخراجات جسمیں وہ روپیہ جو کاشتکاری میں لگا ہی اور اُسکا منافع اور محنت نہ اُس محنت کا جو کاشتکاری میں خرچ ہوئی اول متجرا دیا جاتا ہی اور جو باقی رہتا ہی اُس میں سے ایک حصہ مالگذاڑی سرکار قرار پاتا ہی — دیہات بندوبست زمینداری میں ابتداءً وہ حصہ ۱/۸ یا ۱/۱۰ فیصدی قرار پایا تھا اور بندوبست رعیت واری صوبہ بمبئی میں ۱/۵ فیصدی جیسا کہ رپورٹ سنہ ۱۸۷۳ و ۷۲ ع صوبہ بمبئی سے جو اس رسالہ کے خانہ میں مندرج کی گئی ہی واضح ہوتا ہی مگر یہہ دونوں شرحیں نہایت سنگین تھیں اور جو بندوبست کہ ان شرحوں پر کیئے گئے تھے وہ بخوبی نہ چلے بلکہ صوبہ بمبئی کے بعض علاقہ کو جہاں اُسکا عملدرآمد ہوا تھا اس بندوبست نے برباد کر دیا یہو اس شرح میں تخفیف کی گئی اور پکی نکاسی میں سے نصف سرکاری جمع قرار پائی پس جب کہ دونوں قسم کے بندوبستوں پر طریقہ تشخیص مالگذاڑی کا واحد ہی تو یہہ خیال کرنا کہ بندوبست زمینداری میں عموماً مالگذاڑی کی مقدار کم قرار پاتی ہی اور رعیت واری میں زیادہ محض غلطی ہی *

ہاں یہہ بات تسلیم کی جا سکتی ہی کہ بندوبست زمینداری میں جسقدر زمینیں کہ کاشتکاروں کے قبضہ میں ہیں وہاں نکاسی پختہ وہ قرار دیجاتی ہی جو کاشتکاروں سے وصول کی جاتی ہی اور تمام اخراجات کاشت مع منافع اُس حصہ میں شامل ہوتے ہیں جو کاشتکاروں کو چھوڑا گیا ہی اور کاشتکاروں سے جو وصول ہوا ہی وہ خالص منافع ہی جسمیں اخراجات کاشت شامل نہیں ہیں مگر بندوبست زمینداری میں اُس میں سے بھی نصف زمینداروں کو چھوڑا جاتا ہی اور نصف مالگذاڑی سرکار قرار پاتا ہی — برخلاف اسکے بندوبست رعیت واری میں وہ کل مالگذاڑی سرکار قرار پاتا ہی *

مگر یہہ منافع صرف ایک خدائی منافع گورنمنٹ کا ہی درحقیقت گورنمنٹ کو کچھ منافع نہیں ہوتا بلکہ مندرجہ ذیل اسباب سے جنکو ہم بیان کرتے ہیں اُس منافع سے بہت زیادہ نقصان گورنمنٹ کو ہوجتا ہی *

بندوبست زمینداری میں کل اراضی موضع چونکہ بالغعل مزروعہ * ہی یا آیندہ مزروعہ ہونے کے قابل ہی نسب پر جمع مالکذاری سرکار قائم کی جاتی ہی اور یہہ کل اراضی دونوں قسم کی رقبہ مالکذاری کہلاتی ہی ہاں اتنا فوق ہی کہ اراضی قابل الزراعت پر مالکذاری بہ نسبت اراضی مزروعہ کسی قدر تخفیف سے قائم ہوتی ہی *

بندوبست رعیت واری میں اراضی قابل الزراعت پر جب تک کہ کوئی کاشتکار اُسکا پتہ نہ لیلے اُسوقت تک کوئی مالکذاری اُسکی بابت نہیں لی جاتی پس اگر ایک موضع کا بندوبست بطور زمینداری کے کرو اور پھر اُسی موضع کا بندوبست بطور رعیت واری کے کرو تو ثابت ہو جاویگا کہ بندوبست زمینداری میں رقم مالکذاری سرکار بہ نسبت بندوبست رعیت واری کے زیادہ قائم ہوتی ہی *

اب فرض کرو کہ ایک گانوں ایسا ہی جس میں کوئی زمین اُقتادہ نہیں ہی اور کوئی قطع زمین کا قابل الزراعت زراعت سے باقی نہیں ہی تو اُس صورت میں بندوبست رعیت واری میں کسی قدر مالکذاری سرکار بہ نسبت بندوبست زمینداری کے زیادہ قرار پائے گی *

اول تو ہم ایسی صورت کو تسلیم نہیں کرتے اور اگر کہیں شان و نادر موجود ہو تو وہ کسی عام اصول کی بنیاد قرار نہیں پاسکتی بلکہ ہم یہہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی حصہ مالک کا ایسا فوض کر لیا جاوے (اگرچہ ایسا فرض کرنا فرض محال ہی) کہ اُسکے دیہات میں کوئی قطعہ قابل الزراعت بغیر زراعت کے باقی نہیں ہی اور سب قطعات کو کاشتکاروں نے پتہ پر لے لیا ہی تب یہی گورنمنٹ کو بندوبست رعیت واری سے مالی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا *

بندوبست زمینداری میں کوئی اخراجات سرکار کو دینے نہیں پڑتے — بندوبست رعیت واری میں پٹواری اور پتیل اور تکراری اور سیمہ سندی وغیرہ کی رسومیں اور تنخواہیں وغیرہ سب زر مالکذاری

میں سے دینی پڑتی ہیں اور آسامیاں مفرور و نادار چنبر باقی پڑ جاتی ہیں وہ سب نقصان گورنمنٹ کے ذمہ عاید ہوتا ہے اور ان تمام اسباب سے اور مثل ان کے آؤر اسباب سے جو ایک قلیل اضافہ مالگذاری کا معامد ہوتا ہے اس سے بہت زیادہ نقصان گورنمنٹ کے ذمہ پڑ جاتا ہے *

سہرلیمت تحصیل مالگذاری

بندوبست زمینداری میں ایک بڑا عمدہ فائدہ یہ ہے کہ تحصیل مالگذاری میں نہایت آسانی ہے جو کام کہ بندوبست زمینداری میں ہر ہر گائوں میں زمینداروں کو کرنا پڑتا ہے اور بموجب قاعدہ اصول انتظام مدن کے تقسیم محنت کے سبب ان لوگوں کو وہ کام نہایت سہل اور آسان ہوتا ہے بندوبست رعیت واری میں وہ کام تمام دیہات کا خود گورنمنٹ کو کرنا پڑتا ہے *

بجائے اسکے کہ قلیل اشخاص سے مالگذاری وصول کی جائے اور وہ اشخاص بقاعدہ تقسیم محنت اپنے ماتحت لوگوں سے وصول کریں سرکار کو ایک جم غفیر سے ہر ایک گائوں میں مالگذاری تحصیل کرنے کی فکر ہوتی ہے *

ہر سال دیکھنا پڑتا ہے کہ کس کاشتکار نے زمین چھوڑ دی ہے اور کس کاشتکار نے لی ہے — کون سی افتادہ زمین پر اُنھے کٹی ہے اور کونسی مزرعہ زمین افتادہ ہو گئی ہے اور اسلئے ہر سال نئی جمعہند ی بفانے کی ضرورت پڑتی ہے اسکا مقابلہ اور صحت جب تک کہ ہر ہر گائوں میں خاص خاص معتبر اشخاص جاکر اور نقشہ کشتوار سے مقابلہ کر کو نہ کریں امکان سے خارج ہے — گورنمنٹ کے ہاتھ میں ایسے معتبر اور اسقدر کثرت سے اہلکاروں کا ہونا جو اعتماد کے قابل اس کام کو کرسکیں محال ہے *

بندوبست زمینداری میں یہ کام خود زمینداروں کو کرنا پڑتا ہے اول تو اس سبب سے کہ زمیندار ہر ایک موضع میں جدا جدا ہیں اُن کو یہ کام کرنا آسان ہو جاتا ہے علاوہ اسکے وہ دن رات گائوں میں رہتے ہیں اور ہر ایک امر سے واقف رہتے ہیں اور اس سبب سے ان امور کے صحیح حالات دریافت کرنے میں اُن کو دقت نہیں پڑتی علاوہ اسکے

ان امور کی تحقیقات میں اور صحت سے دریافت کر نے میں خود اُنکا ذاتی نفع ہی اور اس سبب سے کسی غبن کا اُس میں احتمال نہیں ہی *

ضمانت مالگذاری

ہندوہست زمینداری میں جن میں حقیقت زمینداری ملکوت زمینداران تسلیم کی جاتی ہی ایک بہت بڑی کفالت سرکاری مالگذاری کی ہی یعنی اگر زمیندار نے بسبب بدچلنی و بد معاملگی کے زر مالگذاری سرکار ادا نہیں کیا اور تمام متحصل موضع کو خورد و برد کر گیا تب بھی مالگذاری سرکار کی تلف ہونے کا اندیشہ نہیں ہی وہی حقیقت زمینداری کی فی الغرر فیلام ہوسکتی ہی جسکے مالک اشخاص خریدار ہوجاریں گے اور زر قیمت سے مالگذاری سرکار وصول ہوجاوے گی *

ہندوہست رعیت واری میں کوئی کفالت مالگذاری سرکار کی نہیں ہی اگر کاشتکار پیداوار کھیت کی تصرف کو جاوے تو کوئی صورت اُس سے وصول مالگذاری کی نہیں رہتی اگر فرض کیا جاوے کہ اُسکی حقیقت کاشت قابل انتقال قرار دیگئی تو بھی کوئی اُسکا عوض دانی کے لینے والا موجود نہیں ہوتا — اکثر دیہات میں ایسی اُفتادہ زمینیں موجود ہوتی ہیں جنکے لینے کے لینے کاشتکاروں کی تلاش ہوتی ہی تو ایسی حالت میں کب یقین ہوسکتا ہی کہ کوئی روپیہ دیکر اُسکے بدلے میں زمین کو لیا *

گروہ زمینداران

ملک کی رونق اور ملک کی آبادی اور ملک کی اصلاح کے لینے ضرور ہی کہ ایک معزز گروہ ملک میں موجود ہو — یہ معزز گروہ تین طرح پر پیدا ہوتا ہی — اول بذریعہ حصول عہدہ ہائے معزز اور جاگیرات گورنمنٹ سے — دوم بذریعہ تجارت — سویم بذریعہ زمینداری — پہلا گروہ تعداد میں نہایت قلیل ہوتا ہی اور وہ مقاصد گورنمنٹ کی بجائے اور میں زیادہ تر مصروف رہتا ہی — ملک کی آبادی اور ترقی اُس فرقہ سے زیادہ تر ہوتی ہی جو

تجارت میں مصروف ہو مگر ہندوستان میں یہ فرقہ رونق اور ترقی پر کبھی نہیں ہوا — ہندوستان میں ملک کی رونق اور ترقی زیادہ تر زمینداروں کے فرقہ سے دکھلائی دیتی ہے بنگالہ میں دیکھو تو یہی ایک فرقہ ہے جس سے تمام تر رونق اور خوبی بنگالہ کی ہے شمال مغربی اضلاع میں دیکھو تو یہی ایک فرقہ ہے جو عام باشندگان ملک میں کسی عزت و اعتبار کے لائق گنا جاتا ہے — اس فرقہ کا ملک میں پیدا ہونا صرف ہندوہست زمینداری پر منحصر ہے رعیت واری ہندوہست اس فرقہ کے وجود کو ناپید کرنے والا ہے — نتیجہ ان دونوں ہندوہستوں کا ملک میں یہ ہے کہ جن ملکوں میں رعیت واری ہندوہست ہے وہاں عموماً باشندگان ملک میں بجز مفلس اور لنگوت ہند اور کمبل پوش کاشتکاروں کے اشراف آدمی بہت کم دکھلائی دیتے ہیں — برخلاف اسکے جہاں زمینداری ہندوہست ہے وہاں ایک فرقہ اشراف اور بھلے مانس آدمیوں کا بھی نظر آتا ہے *

یہ فرقہ کچھ ملک ہی کی رونق کا باعث نہیں ہے بلکہ مقاصد گورنمنٹ کو بھی اس فرقہ سے نہایت امداد پہنچ سکتی ہے ملک میں گورنمنٹ ایک اعلیٰ درجہ پر ہوتی ہے اور کاشتکار ادنیٰ درجہ پر اور ضرور ہے کہ ان درجوں کے درمیان میں رفتہ رفتہ ایسے اشخاص ہوں جو دونوں سروں سے اوسط درجہ کا واسطہ رکھتے ہوں — گورنمنٹ کو سیدھا کاشتکاروں سے واسطہ رکھنا درحقیقت ایک نہایت بے تدبیری انتظام مملکت کی ہے اور زمیندار جو گورنمنٹ اور رعیت میں ایک واسطہ ہوتے ہیں ان سے ہزاروں طرح کے فائدے مقاصد گورنمنٹ اور انتظام امور مالگذاری میں پہنچتے ہیں *

اس فرقہ کے موجود نہ ہونے سے امور مالگذاری میں بھی نہایت نقصانات پیدا ہوتے ہیں جن میں سے کسیقدر کی تفصیل اس مقام پر بیان کی جاتی ہے *

انڈونی زراعت

انتظام مالگذاری میں سب سے بڑا امر جو مطلوب ہوتا ہے وہ انڈونی زراعت ہے — رعیت واری ہندوہست میں گویا یہ عظیم الشان

اور نہایت دقت کا اور مختلف تدابیر اور اخراجات کا کام خود گورنمنٹ نے اپنے ذمہ لیا ہی جسکی تکمیل بلحاظ قواعد مسلمہ اور محققہ اصول انتظام مدس کے گورنمنٹ سے ہوئی ناممکن ہی — بندوبست زمینداری میں زمیندار خود اپنی منفعت کے واسطے افزونی زراعت کی تدابیر کرتے ہیں — اسامیوں کو ہساتے ہیں اور اُن کے اخراجات کے متکفل ہوتے ہیں اور ایک ایسے امر عظیم الشان کو جو در حقیقت گورنمنٹ سے کامل طور پر انجام نہیں ہو سکتا انجام دیتے ہیں — اسوقت دونوں ملکوں پر جہاں کہ بندوبست زمینداری ہی اور جہاں بندوبست رعیت واری ہی خیال کرو تو معلوم ہوگا کہ جسقدر گورنمنٹ کی سعی اور کوشش سے ملک بندوبست رعیت واری میں اراضی موزوع ہوئی ہی اُس سے بہت زیادہ بلا تردد و بلامحنت گورنمنٹ کے ملک بندوبست زمینداری میں زمین موزوع ہوگئی ہی — بنگالہ میں ایک چہہ بھر بھی زمین غیر موزوع باقی نہیں رہی شمال مغربی اضلاع میں بھی اسقدر زمین موزوع ہوگئی ہی جو قریبا قریبا کامل درجہ پر پہنچ گئی ہی *

اتسدان تغلب زر مالکداری

بندوبست رعیت واری میں ہر ایک گاؤں میں تغلب زر مالکداری کا اندیشہ موجود رہتا ہی اس واسطے کہ کاشتکاروں کو اپنی زمین سے استغناء دیدینے کا اختیار ہوتا ہی اور یہہ ضرور نہیں کہ تمام ایسی چھوڑی ہوئی زمینوں کے لینے والے اور کاشتکار خواہ نخواہ موجود ہی ہو جاویں لہذا اُس سال زمین کی مالکداری گھمت جاویگی اور نیز جدید کاشتکار جنہوں نے اقتادہ زمینوں کو یا استغناء دی ہوئی زمینوں کو پتہ پر لیا ہو برہ جاتے ہیں اور ضرور ہی کہ وہ رقم جو اسطرح پر اضافہ ہوئی ہو مالکداری سرکار میں شامل کی جاوے مگر اسبلت کی تو ترقع ہو سکتی ہی کہ جن لوگوں سے اُسکا انتظام متعلق ہی وہ پہلی صورت میں یعلی مالکداری کے گھٹانے میں تو ایمانداری کو ضرور کام میں لاریں گے لیکن کسی طرح یقین نہیں ہو سکتا کہ وہ دوسری صورت میں بھی اُسی طرح ایمانداری سے کارروائی کریں گے *

عدم اطمینان محاصل ملک پر

بندوبست رعیت واری میں ایک ہوا نقص یہہ ہی کہ کسی سال بھی طمانیت نہیں رہتی کہ ملک کی آمدنی کیا ہوگی کیونکہ وہ ہر سال بسبب داخلہ و خارجہ کاشتکاروں کے متزلزل اور ناتحقیق رہتی ہی بندوبست زمینداری میں بھی ایک وجہہ محاصل ملک کی تعداد پر عدم طمانیت کی ہوتی ہی یعنی یہہ کہ زر مالگذاری کسقدر وصول ہوگا اور کسقدر باقی رہ جائیگا مگر یہہ تردد بندوبست رعیت واری میں بھی علاوہ اُس تردد کے جو اوپر بیان کیا ہی موجود رہتا ہی پس یہہ تردد بندوبست رعیت واری میں بہ نسبت بندوبست زمینداری کے دوچند ہی بلکہ دوچند سے بھی زیادہ کیونکہ زر مالگذاری کا باقی رہ جانا بندوبست رعیت واری میں بہ نسبت بندوبست زمینداری زیادہ تر وقوع پذیر ہوتا ہی علاوہ اسکے ایک اور نقصان یہہ ہی کہ جو باقی کسی سال میں بندوبست رعیت واری میں پڑ جاتی ہی اسکا وصول آئندہ سالوں میں قریباً ناممکن کے ہوتا ہی اور جو باقی کہ بندوبست زمینداری میں پڑ جاتی ہی وہ آئندہ سالوں میں بالیقین وصول ہو جاتی ہی *

میعاد بندوبست

اگرچہ بندوبست رعیت واری اور بندوبست زمینداری دونوں میں میعاد بندوبست قرار دی جاتی ہی لیکن درحقیقت بندوبست رعیت واری میں میعاد کا قرار دینا ایک لغو اور بے معنی امر ہوتا ہی اس واسطے کہ کاشتکاروں کو اختیار ہوتا ہی کہ باوجود باقی ہونے میعاد بندوبست کے اپنی اراضیات کاشت سے استعفاء دیدیں اور اداے مالگذاری سے سبکدوش ہو جاویں پس میعاد کا قرار دینا یکطرفہ ہوتا ہی اور کوئی معاہدہ جو یکطرفہ ہو حقیقت میں وہ لغو اور محض بیفائدہ ہی *

بندوبست رعیت واری میں بہ مجبوری یہہ قاعدہ کہ آسامی جب چاہے اراضی کاشت کے کل یا جزو سے استعفاء دیدے قائم رکھا جاتا ہی اس واسطے کہ کاشتکار جو ایک مفلسی اور غریبی کی حالت میں ہوتا ہی اگر اُسے پاس سامان اور سرمایہ زراعت کا اسقدر نہیں رہا

نچو اپنی اراضی مقبوضہ کو کاشت کرے تو مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ اراضی کاشت یا اسکے کسی جزو کو چھوڑ دے ورنہ وہ زمین اقتادہ پڑی رہے گی اور کوئی تدبیر وصول مالکداری کی اسکی بابت نہ ہو سکیگی *

ناقص ہو جانا اراضیات مزروعہ کا

یہہ قاعدہ جو مجبوراً اختیار کیا گیا ہے اُس سے دو نقصان شدید اُڑ پیدا ہوتے ہیں اول یہہ کہ مثلاً ایک کاشتکار کے قبضہ میں چند قطعات اراضی ہیں جنہیں سے چند میں تو پیداوار اچھی ہرتی ہے اور چند میں پیداوار ناقص اور دونوں کا نفع نقصان ملانے سے مالکداری سرکار میں کچھ توڑتا نہیں آتا مگر اس قاعدہ سے جو مجبوراً اختیار کیا گیا ہے کاشتکار کو اختیار رہتا ہے کہ عمدہ زمین کو اپنے قبضہ میں رکھے اور ناقص زمین کو چھوڑ دے اور کسی طرح اُسکو اسبات کی ترغیب نہیں ہوتی ہے کہ ناقص زمین کو بھی عمدہ کرنے اور اُسکے پیداوار کے بڑھانے میں سعی اور کوشش کرے *

دوسرا نقصان یہہ ہے کہ جو زمینیں عمدہ پیداوار کی اُسکے قبضہ میں ہیں اُن کی حالت کو بھی قائم رکھنے کی اُسکو چنداں فکر نہیں ہوتی کیونکہ وہ یقین کرتا ہے کہ اگر زمین کی پیداوار گھٹ جائیگی اور زمین ناقص ہو جاوے گی تو وہ اُس زمین کو چھوڑ دیگا اور اُڑ کوئی زمین لے لیگا پس کاشتکار کو حیثیت اراضی کی ترقی کرنے کے لینے کوئی ترغیب نہیں ہوتی *

حق تلفی کاشتکاروں کی

بعض حالتوں میں بندوبست رعیت واری میں کاشتکاروں کی ایک عظیم حق تلفی ہو جاتی ہے اور وہ یہہ ہے کہ اگرچہ بندوبست رعیت واری کے اصول کے موافق کمیتوں کے قطعات ایسے قائم کیئے جاتے ہیں کہ جنکو ادنیٰ درجہ کا کاشتکار بھی کاشت کرسکے لیکن تاہم اکثر کمیتوں میں کاشتکار بالاشتراک کاشت کرتے ہیں — اب فرض کرو کہ کسی کمیت میں دو شخص بالاشتراک کاشت کرتے تھے اُن میں سے ایک لاولد مرگیا

یا اُسے اسعفاء دیدیا اور دوسرا کاشتکار کل اراضی کی کاشت کا سامان یا مقدور نہیں رکھتا تو اب کیا کیا جاویگا بہ مجبوری اور بالجبر اُس کاشتکار سے باقی زمین بھی چھوڑا لینی پڑے گی اور وہ کل زمین یا کسی دوسرے کاشتکار کو پتہ پر دینی پڑے گی یا افتادہ پڑی رہیگی *

قسط سالی

مالکذاری کے انتظامات میں ایک بہت بڑا امر قسط سالی میں رعایا کا اور خصوصاً فرقہ کاشتکاران کی امداد کا امر ہی بندوبست زمینداری میں زمینداران موضع جہاں تک کہ اُن سے ممکن ہو سکتا ہی کاشتکاروں کی امداد کرتے ہیں بندوبست رعیت واری میں کاشتکاروں کی امداد کرنے کے لیے کوئی فرقہ بجڑ گورنمنٹ کے موجود نہیں ہی اور یہ بات ہر شخص تسلیم کریگا کہ کافی طور پر قسط سالی میں کاشتکاروں کی امداد کرنا ہر ایک گورنمنٹ کے حیطہ اقتدار سے خارج ہی — بندوبست رعیت واری میں بھی گورنمنٹ کاشتکاروں کو تقاوی دینے کو موجود ہوتی ہی اور اضلاع بندوبست زمینداری میں بھی تقاوی دینے کو موجود ہوتی ہی مگر اول تو جو تقاوی کہ گورنمنٹ دینا چاہتی ہی وہ کافی نہیں ہوتی اور دوسرے تقاوی کا وقت پر دینا اور اُس میں تغلب کا نہ ہونا ایک ایسا امر ہی جسکے انتظام سے بڑے بڑے لوگ عاجز ہو جاتے ہیں اور اکثر اوقات اُنہیں خرابیوں کے سبب سے گورنمنٹ جو قدر قلیل تقاوی دینا چاہتی ہی تو اُس سے دستکش ہو جاتی ہی برخلاف اُسکے فرقہ زمینداروں کا قسط میں کاشتکاروں کی امداد کرنے کو ایک بڑا مددگار اور قوت بازو گورنمنٹ کا ہوتا ہی اور بندوبست رعیت واری میں اُسکا وجود نہیں ہوتا *

ابھی تمام ہندوستان میں قسط واقع ہو چکا ہی اُن ملکوں میں جہاں کہ بندوبست زمینداری ہی کاشتکاروں کی تباہی بسبب اءافت اور مدد زمینداروں کے کمتر ہوئی ہی اور اُس ملک میں جہاں بندوبست رعیت واری ہی اُن کی تباہی بہت زیادہ ہو گئی ہی — اضلاع بندوبست زمینداری میں جسقدر روپیہ اپنے سرمایہ سے زمینداروں نے کاشتکاروں کی امداد میں خرچ کیا ہی اگر اُسکی تعداد ایک جگہ

جمع کر لی جاوے تو کچھ شبہ نہیں ہی کہ وہ اُس تعداد سے زیادہ ہوگی جو گورنمنٹ نے اُنہی اضلاع میں قحط کی مصیبت رفع کرنے میں خرچ کیا ہوگا پس ہندوہست رعیت واری کا یہ ایک ایسا ہوا نقصان ہی جسکی تلافی اُور کسی طرح نہیں ہر سکتی •

نقصانات ہندوہست زمینداری

ہندوہست زمینداری کے نقصانات 'میں جو عام خیالات ہوں وہ دو ہیں - اول یہ کہ خیال کیا جاتا ہی کہ ہندوہست رعیت واری میں جمع مالکداری سرکار کی زیادہ ہوجاتی ہی اور ہندوہست زمینداری میں کم ہوجاتی ہی کیونکہ زمینداری ہندوہست میں مالکداری کا ایک جزو زمینداروں کو چھوڑا جاتا ہی - اس خیال کی غلطی ہم اوپر بیان کرچکے ہیں اور ثابت کر دیا ہی کہ ہندوہست رعیت واری میں گورنمنٹ کو بہ نسبت ہندوہست زمینداری کے زیادہ تر نقصان پہنچتا ہی اور اسلیئے اس امر پر دوبارہ بحث کرنی کچھ ضرور نہیں ہی •

دوسرا امر جسکا سب سے بڑا خیال ہی وہ یہ ہی کہ زمیندار رعیت اور کاشتکاروں پر جبر اور ظلم کرینگے اور کاشتکاروں کی حالت زمینداروں کے ساتھ ایک غلامی کی حالت ہوجاویگی جسکا انسداد نہایت مشکل ہوگا اور اگر اُسکے لیئے کچھ قانون مقرر کیئے جاویں تو عدالتوں میں بے انتہا مقدمات اس قسم کے دائر ہونگے اور یہی وجہ زیادہ تر اعتراض کی ہندوہست زمینداری پر کی جاتی ہی *

اول ہم کو بیان کرنا چاہیئے کہ یہ خیال کیوں پیدا ہوا ہی اور زمینداروں کی اس بدنامی کا کیا سبب ہوا ہی - اصل یہ ہی کہ عہد سلاطین مغلیہ میں لفظ زمیندار در معنوں پر مستعمل ہوتا تھا ایک معنی وہ تھے جس سے مراد زمینداران موضع ہوتی تھی اور دوسرے معنی اُس عہدہ دار کے تھے جو سلطنت کی جانب سے عہدہ زمینداری پر مقرر ہوتا تھا اور یہ شخص درحقیقت ایک اعلیٰ سرکار ہوتا تھا جو ہر قسم کا اختیار کاشتکاروں اور زمینداران دیہہ پر رکھتا تھا اُسکے لیئے کوئی قانون اور کوئی قاعدہ مقرر نہ تھا اُسکو ہرگونہ اختیار اُن مراض میں جو اُس کے عہدہ میں ہوتے تھے حاصل ہوتا تھا اُسکے باعث سے تمام حقوق زمینداران

دیہہ کے ہر باد ہو جائے تھے اور کاشتکاروں کے بھی کوئی حقوق محفوظ نہیں رہتے تھے اور ہر طرح سے کاشتکاروں پر زیادتی کا اُسکو اختیار حاصل تھا *

یہ عہدہ دار زمینداری کے بہت مشابہ تھے اودہ کے صوبہ میں اُن لوگوں کے جو چکلہ دار کہلاتے تھے اودہ کے چکلہ داروں کی زیادتیاں ایسی مشہور و معروف ہیں جو بیان کی محتاج نہیں ہیں اُس علاقہ میں حقوق کاشتکاری ایسے پامال اور برباد ہو گئے تھے کہ جب سرکار انگریزی کی عملداری اُس صوبہ میں ہوئی تو اس بات کا کہوچ لگانا کہ بحقیقت صوبہ اودہ میں کہا حقوق کاشتکاری کے تھے قریب ناممکن کے ہو گیا تھا — یہ بات خیال کرنی کہ کوئی صوبہ اور کوئی ملک ایسا ہو سکتا ہی ہے جس میں حقوق کاشتکاری بالکل مفقود ہوں ایک ایسا امر ہی جسکو کوئی عقلمند آدمی قبول نہیں کر سکتا مگر اودہ میں اُنکا کہوچ نہ لگانا یا کہوچ لگانا مشکل ہو جانا صرف اُنہی ظالموں اور زیادتیوں کا نتیجہ تھا جو چکلہ داروں کے ہاتھ سے ہوئی تھیں *

گورنمنٹ انگریزی کی ابتدائے عملداری میں شمال مغربی اضلاع میں زمینداران دیہہ کے ساتھ بندوبست کرنے کا میلان تھا مگر جو سوسری بندوبست ہوئے حقیقت میں اُنکو بندوبست نہ کہنا چاہیئے بلکہ ٹھیکہ داری کہنا چاہیئے — جن زمینداروں نے مالکداری کا معاہدہ کیا اُنکی حیثیت بھی ایک ٹھیکہ دار کی سی حیثیت تھی اور جن دیہات کا بندوبست اُن غیر شخصوں کے ساتھ ہوا جو زمیندار نہ تھے وہ تو حقیقت میں ٹھیکہ دار ہی تھے اُس زمانہ میں حقوق زمینداری اور حقوق کاشتکاری کی بخوبی تحقیقات نہیں ہوئی تھی اور نہ حفاظت حقوق زمینداری کا کوئی مستحکم قاعدہ قرار پایا تھا — کاشتکار اُنہی جبر و زیادتیوں کے سہمہ کے عادی تھے جو عہدہ دار زمینداروں کی طرف سے ہوتی آتی تھیں اور جو یہہ نئے مالکدار مقرر ہوئے تھے اُنہوں نے بھی اُسی کارروائی کی بددروی اختیار کی تھی جو عہدہ دار زمیندار کرتے رہے اور کاشتکاروں پر ایک قسم کی زیادتی قائم تھی *

رفتہ رفتہ تمام حقوق معین ہونے لگے اور اُن زیادتیوں کی روک دسم رواج کی تحقیقات پر ہرنی شروع ہو گئی اور قواعد بندوبست اور قواعد

تصدیقات و تعیین حقوق کاشتکاران روز بروز ترقی پاتے گئے اب زمانہ موجودہ میں بالکل ہر قسم کے کاشتکاروں کے حقوق معین ہو گئے ہیں۔ — کاغذات بندوبست میں انکی تفصیل لکھی جاتی ہی اقرار نامہ بندوبست میں زمینداروں سے اقرار لیا جاتا ہی کہ وہ اُس تمام حقوق کو بحال رکھیں گے جس بندوبست کے بعد وہ حقوق کاشتکاری میں کچھ شبہ باقی رہا ہی اور نہ زمینداروں کو کوئی موقع حقوق کاشتکاروں پر نا واجب طور سے مداخلت کرنے کا باقی رہا ہی *۔

جو کاشتکار کہ مستحق قبضہ ہیں انکی زمینیں بالکل معین اور کاغذات بندوبست میں مندرج ہیں کسی زمیندار کو اُن پر اضافہ لگانا جب تک کہ موافق احکام قوانین کے محکمہ مال سے اضافہ نہ کرائے اضافہ کرنے کا اختیار نہیں ہی انکی بیدخلی کا بجز اُن صورتوں کے جو قانون میں مندرج ہیں اور جو بعد فیصلہ حاکم مال کے عمل میں آسکتی ہی اختیار نہیں ہی جو کاشتکار اس قسم کے ہیں جنپر اضافہ لگانا نہیں ہو سکتا انکی بھی زمینیں اور تعداد لگان سب کاغذات بندوبست میں مندرج ہی اور کسی زمیندار کو اُس میں مداخلت کا اختیار نہیں ہی *۔

ہاں ایک قسم کے کاشتکار ہیں جو تابع مرضی زمیندار کے ہیں اور وہ وہ ہیں کہ جو زمینداروں کی اراضی سیدو میں بطور شکمی کے کاشت کرتے ہیں یا وہ ہیں جنہوں نے نئی زمینیں کاشت کرنے کو زمینداروں سے لی ہیں اُن پر زمینداروں کو البتہ اختیار باقی ہی اور وہ اختیار یہ ہی کہ جس شرح پر چاہیں اور کاشتکار اُس شرح کو قبول کرے زمینیں کاشت کے لیئے اُن کو دیں جس میعاد کے لیئے اُنکو دی ہیں اُسکے بعد اگر چاہیں تو اُن کو بیدخل کر دیں اور اگر چاہیں تو بعد اُس میعاد کے اُن پر اضافہ لگان کریں اور کاشتکار یا اُس اضافہ کو قبول کریں یا اُس زمین کو چھوڑ دیں *۔

مگر ایسا اختیار اس قسم کے کاشتکاروں پر زمینداروں کا رہنا نہایت انصاف اور واجب ہی بندوبست رعیت واری میں بھی یہ اختیار موجود ہی کہونکہ بندوبست رعیت واری میں بہت سے کاشتکار ایسے موجود ہیں جو آسامیان شکمی سے بھی اپنی اراضیوں میں کاشت کرتے

ہیں اور انکو اختیار ہی کہ اپنے کاشتکاران شکمی سے جو شرح چاہیں مقرر کریں اور جب چاہیں اسہر اضافہ کریں اور جب چاہیں انکو ہمدخل کر دیں پس جو اختیارات کہ زمینداروں کو بعد ہمدوبست کے باقی رہتے ہیں وہ اس سے زیادہ نہیں ہیں جو ہمدوبست رعیت واری میں کاشتکاروں کو اپنے شکمی کاشتکار پر حاصل ہیں *

ہاں اتنی بات میں قبول کرنا کہ جن اضلاع میں ہمدوبست زمینداری عمل میں آیا ہی اور حقوق کاشتکاران میں اور مستحکم ہو گئے ہیں ان اضلاع میں ایک بد دلی اور کسیقدر کشیدگتی کاشتکاروں اور زمینداروں میں پیدا ہو گئی ہی زمیندار تو یہ بات چاہتے ہیں کہ کوئی تدبیر ایسی کی جاوے جس سے وہ حقوق جو کاشتکاروں کے لئے قرار دیئے گئے ہیں ساقط ہو جائیں اور کاشتکاروں کو یہ خیالات پیدا ہوئے ہیں کہ وہ حقوق ہمارے مستحکم اور قوی رہیں اور بعض کاشتکار چنکو وہ حقوق حاصل نہیں ہیں وہ ایسی تدبیریں کرنا چاہتے ہیں کہ کسی طرح وہ حقوق ان کو حاصل ہو جائیں گو یہ امر افسوس کے لائق ہو لیکن اسکی بنیاد فریقین کی بد نیتی اور بے ایمانی کے اوپر قائم ہی اور جس امر کی بنیاد بد نیتی اور بے ایمانی پر قائم ہو وہ ایک ایسا امر متصور نہیں ہو سکتا جس سے کسی اصول صحیح اور منصفانہ کو نا واجب یا ناقابل العمل یا واجب التکرر قرار دیا جاوے *

ہر خلاف اسکے بہت سے گانوں ایسے بھی ہیں جہاں کہ زمیندار کچھ بد نیتی یا بے ایمانی کاشتکاروں کے ساتھ کرنی نہیں چاہتے اور کاشتکار بھی بجز اپنے حقوق کے اور کسی چیز کے خواہاں نہیں ہیں وہاں نہایت عمدگی اور خوبی سے باہم زمیندار اور کاشتکار کے عملدرآمد رہتا ہی اور ایک دوسرے کا مددگار ہوتا ہی اور مصیبت کے وقت کام آتا ہی *

تسلیم کرنا چاہیئے کہ دنیا میں نیکی کی بہ نسبت بدی زیادہ ہی اور خیال میں آسکتا ہی کہ اگر ہمدوبست زمینداری کیا جاوے اور کاشتکاروں کے حقوق مستقل اور مستحکم کر دیئے جاویں تو عدالتوں میں اس قسم کے مقدمات کی کثرت ہوگی — اگر یہ امر تسلیم بھی کر لیا جاوے تو کوئی لاینحل مشکل نہیں معلوم ہوتی — عدالتیں اور محکمہ جات گورنمنٹ ایسی قسم کے انصاف اور حق رسائی کے واسطے مقرر کرتی

ہی عدالت کا دروازہ ہو مستغیث کے لیئے کھلا رہنا چاہیئے اور جو اُس میں آوے اُسکا انصاف کرنا چاہیئے *

مگر یہہ خیال بھی کثرت مقدمات کا صحیح نہیں ہی مقدمات کی کثرت اُسی وقت ہوتی ہی جب کہ حقوق مشتبه ہوتے ہوں اور جب کہ حقوق علانیہ روشن اور معین اور مستحکم ہو جاویں تو از خود مقدمات کم ہو جاتے ہیں کیونکہ دعویدار بخوبی یقین رکھتا ہی کہ میں برخلاف اُن حقوق کے جو اب معین و مستحکم ہو گئے ہیں کرنی فائدہ عدالت سے نہیں آوٹھا سکتا *

یہہ دلیل صرف قیاسی ہی نہیں ہی بلکہ تجربہ بھی اس پر شاہد ہی — شمال مغربی اضلاع میں قبل بندوبست ہزاروں مقدمہ حقیقت زمینداری کے عدالتوں میں دائر ہوتے تھے بندوبست میں جب اُن کی تحقیقات ہو کر تصفیہ ہو گیا تو اب ایک مقدمہ بھی اُس قسم کا عدالتوں میں نہیں پایا جاتا — حقوق کاشتکاروں کے جو متعین ہو گئے ہیں اُن کے تنازعات کی بابت بھی کرنی شان و نادر ہی مقدمہ عدالت مال میں ہوگا — زمیندار و کاشتکاروں کے جو مقدمہ عدالت میں دکھلائی دیتے ہوں وہ یا تو بابت دلا پانے باتیات لکان کے ہیں یا وہ مقدمات ہیں جنکے لیئے قانون میں یہہ حکم دیا ہی کہ جب تک عدالت مال میں رجوع نہ کی جاوے اُسوقت تک زمیندار اُن معاملات میں کارروائی کرنے کا مجاز نہیں ہی اور یہہ مجبوری اُن معاملات کو عدالت مال میں لانا پڑتا ہی اور یہہ دونوں قسم کے مقدمات ایسے نہیں ہیں جنہر یہہ اطلاق کیا جاوے کہ بسبب معین و مشخص ہونے حقوق کاشتکاروں کے برپا ہوئے ہیں — شاید سو میں دس مقدمہ ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں پوشیدہ وہ غرض ہو لیکن کسی طرح یہہ نہیں کہا جاسکتا ہی کہ حقوق کے معین و مشخص کردہ یہہ سے عدالت میں کثرت مقدمات کی ہو جاویگی شاید جس ملک میں کہ نیا بندوبست ہو اُس میں ابتداءً مقدمات کی کثرت ہو لیکن جب فریقین کو معلوم ہو گیا کہ جو حقوق مشخص و معین ہو گئے ہیں اُن کے برخلاف ہونا ممکن نہیں ہی تو تمام مقدمات ایک لخت کھٹ جاویں گے

ان تمام وجوہات پر خیال کرنے سے کسی طرح سمجھہ میں نہیں آتا کہ بندوبست رعیت واری کو بندوبست زمینداری پر ترجیح دیجائے *

باب ہشتم

ایک نئی تجویز بندوبست رعیت واری کو زمینداری بندوبست کے مشابہ کرنے کی مع بیان اُن قواعد کے جو اُس سے متصور ہیں

بندوبست رعیت واری کو بندوبست زمینداری میں منقلب کرنے یا اُسکے مشابہ کرنے میں سب سے بڑا غور طلب یہ معاملہ پیش آتا ہے کہ کون لوگ اُسکے زمیندار قرار دیئے جائیں یہ ایک بڑی لمبی بحث ہے اُسکے لیئے جداگانہ رسالہ ہونا چاہیئے اور کسیقدر اُسکی بحث رسالہ سابق میں ہوچکی ہے جو از نام (رسالہ در بیان حقیقت زمینداری و نوعیت حقوق اراضی ہندوستان) چھاپہ ہوا ہے اُس بحث کو اس رسالہ میں لانا نہیں چاہتے بلکہ یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ بندوبست رعیت واری بندوبست زمینداری میں کھونکر منقلب ہو سکتا ہے *

بندوبست رعیت واری میں جو نقایض بیان ہوئے وہ بالاجمال یہ ہیں — ہر سال کی جمع مالگذاری کا نا تحقیق ہونا — اشخاص کثیر سے مالگذاری کے وصول کرنے کی دقت — جو زمینیں کاشتکاروں کی کاشت میں ہیں اور جو چھوڑ دی گئی ہیں اور جو اُفتادہ ہیں ہر سال اُنکی پرتال و مقابلہ کی دقت — غبن و تصرف عہدہ داران کے باز رکھنے کی مشکلات *

بندوبست زمینداری کے نقایض یہ ہیں — زمینداران کا جبر کاشتکاروں پر — اُن سے زیادہ ستانی — اُنکی نا واجب بھدخلی •

پس ان سب امور پر لحاظ کر کر ایک نیا طریقہ بندوبست کا جو رعیت واری بندوبست اور زمینداری بندوبست کے درمیان درمیان ہے

ہی اختیار کیا جا سکتا ہے اور وہ طریقہ حسب طریقہ مندرجہ ذیل عمل میں آسکتا ہے *

۱ — پیمائشی کھیت بنانے کے وقت موضع کو پٹیوں میں تقسیم کر دیا جاوے اور بلحاظ وسعت موضع اور بلحاظ جمع مالگذاری سوکار کے اُسکی پتیلی بٹائی جاویں — اولاً باحفاظ حالات ملک کے ایک اندازہ مقرر کیا جاوے کہ کسقدر جمع مالگذاری کی ہر ایک پٹی کا قرار دینا مناسب ہے اُسی اندازہ کے موافق ہر گاؤں میں پتیلیاں مقرر کرنی چاہئیں — اس حساب سے کسی گاؤں میں دو کسی میں چار کسی میں دس پتیلیاں قرار پائیں گی *

اُن پٹیوں کے کھیت ہر ایک پٹی میں مندرج ہوں گے اور نقشہ نقشوار میں ہر ایک پٹی کے رنگ جدا گانہ ہو دیئے جائیں گے * اراضی اُنتلادہ و جمل کی بھی تقسیم بہ تعداد پتیلیاں عمل میں آویگی اور ہر ایک حصہ ہر ایک پٹی میں شامل کر دیا جائیگا اسطرح پر کہ بحساب مقدار اراضی پٹی کے ہر ایک پٹی میں بخصہ بندی شامل ہو •

ممکن ہے کہ بعض جہلیوں یا تالاب یا آؤں ذریعہ آبپاشی کے مشترک جملہ پتیلیاں کے رہیں اور اراضی آبادی جس طرح جس کے قبضہ میں ہے بدستور اُسکے قبضہ میں رہے اُسکے بعد مطابق قواعد تشخیص جمع کے ہر ایک کھیت کی خواہ وہ کاشتکار کے قبضہ میں ہو یا پتیل و پٹواری کے یکساں قاعدہ پر تشخیص مالگذاری کی جاوے اور وہ جمع بندی جو اب جمع مالگذاری سمجھی جاتی ہے پختہ نکاسی تصور کی جاوے *

بعد اسکے اُس پٹی میں جسقدر اراضی اُنتلادہ قابل زراعت ہے اُسکی تشخیص بقاعدہ مالگذاری کی جاوے مگر مناسب ہوگا کہ اُسکی تشخیص اراضی مزرعہ کی شرح سے کسیقدر نرم شرح پر کی جاوے اور جو تعداد اُس اراضی کی جمع بندی کی ہو وہ اراضی مزرعہ کی جمع بندی پر اضافہ کی جاوے اور مجموعہ اُن دونوں جمع بندیوں کا پختہ نکاسی اُس پٹی کی متصور ہوگی *

اُس مجموعہ میں سے ٹی صدی پینتالیس روپہ مانہا کر کر کے زر مالکذاری سرکار قرار پادے اور اُس پٹی میں جسقدر اراضی افتادہ یا قبل زراعت یا جنگل شامل ہو اُسکی بابت کسی قسم کے اہواب کے تحصیل کرنیکا حق سرکار کو نہ ہوگا بلکہ وہ سب حق اُس شخص کا ہو جسکے ساتھ پٹی کا بندوبست کیا جاوے *

جبکہ یہ جمع مقرر ہو جاوے تو اُسوقت تجویز کی جاوےگی کہ کون شخص اسبات کا زیادہ استحقاق رکھتا ہی کہ اُسکے ساتھ اُس پٹی کا بندوبست ہو جو شخص مستحق قرار پادے اُسکے ساتھ بندوبست ہو اور بحالت اُسکے انکار کے دوسرے شخص کے ساتھ — اس پٹی کے کغذات بندوبست میں اُن کاشتکاروں کو چنکے قبضہ کاشت میں اراضی موجود ہی ایسا کاشتکار قرار دیا جاوے کہ جب تک وہ زر جمہندی ادا کرتے رہیں اُسکی بیدخلی کا اُس شخص کو جسکے ساتھ بندوبست پٹی کا ہوا ہو اختیار نہ ہو اور نہ اُسپر اضافہ لگان کا اُسکو اختیار ہو مگر کچھ قواعد و دستورالعمل قرار دیئے جاویں جسکی رو سے بعض حالات میں اُس کاشتکار کی بیدخلی یا اُسپر اضافہ لگان کا اختیار بہ تجویز حاکم محکمہ مال اُس شخص کو جسکے ساتھ بندوبست ہوا حاصل ہو اور اسیطرح کاشتکاروں کو بعض صورتوں میں لگان کے تخفیف کرانے کا حق بہ تجویز حکام مال حاصل رہے *

باقی زمین کی بابت جو کسی کاشتکار کے قبضہ میں نہیں ہی اور شامل پٹی اُسکا بندوبست کر دیا گیا ہی اُسکی نسبت اہل بندوبست کو اختیار رہے کہ جن شرائط و معاہدہ پر چاہے اور جس شرح پر اُسکی مرضی ہو کاشتکاروں کو دے اور یہہ کاشتکار تابع مرضی اہل بندوبست متصور ہوں الا اہل بندوبست کو معاہدوں کے برخلاف جو اُسہیں اور کاشتکار میں میعاد ہوں عمل میں لانیکا اختیار حاصل نہ ہو *

اسی قاعدہ سے تمام پٹیوں کا بندوبست عمل میں آوے — اس طریقہ سے ہر سال جمع مالکذاری کا نا تحقیق رہنا موقوف ہو جاوےگا اور بہ نسبت اشخاص کثیر کے اشخاص قلیل سے مالکذاری وصول کرنی پڑے گی —

توند اراضی کی اور آسامیون کی فکر جو گورنمنٹ کو رہتی ہی وہ بھی موقوف ہو جاویگی اور ہر سال مزرعہ اور افتادہ زمین کی چانچ پرتال کی جو ضرورت ہی وہ بھی جاتی رہیگی اور تغلب اہلکاروں کا جو مزرعہ و فہر مزرعہ اراضی کی نسبت ہونا ممکن ہی وہ بھی رفع ہو جاویگا اقتدار زمیندار کی اور اُسکے جبر کی نسبت آسامیوں کی اور اُسکی زیادہ ستانی اور فاراجب بیدخالی کی شکایتیں بھی پیدا نہ ہونگی اور پتی واری بندوبست کر دینے سے اُن لوگوں کو جنکے ساتھ بندوبست کیا جاویگا چھوٹی چھوٹی ملکیتوں پر اختیار ہونے سے اُسقدر اختیار اعظم جو کل گانوں پر ہوتا وہ حاصل نہ ہوگا گوکہ ممکن ہی کہ کسی زمانہ میں کسی اسباب سے ایک سے زیادہ پتیوں کا ایک ہی مالک ہو جاوے *

اراضی افتادہ پر جو جمع بندی کر لی گئی ہی اُس سے دو فائدے ہیں ایک تو یہ کہ جو نقصان گورنمنٹ کو مقدار مالکداری میں بسبب چھوڑنے پینتالیس روپیہ فیصدی اور محصول سائر کے ہوا تھا وہ پورا ہو جاتا ہی اور جو نقصان کہ گورنمنٹ کو آسامیان نادار و مفور کے زر لگان کے باقی رہنے سے ہوتا ہی اُس سے بھی گورنمنٹ محفوظ رہتی ہی اور رسوم پتیل و پتواری و سیت سندی وغیرہ کو دیجاتی ہی وہ بھی سب بند ہو جاتی ہی اور دوسرے یہ کہ اور اُس شخص کو جسکے ساتھ بندوبست کیا گیا یہ لالچ پیدا ہوتی ہی کہ اراضی افتادہ کو جس طرح ہو سکے مزرعہ کر اوے کیونکہ جسقدر زمین افتادہ مزرعہ ہوتی جاوے گی اُسی کا تا میعاد بندوبست ذاتی فائدہ ہی *

خاتمہ

اُن تجربوں اور کیفیتوں کے بیان میں جو صوبہ بمبئی میں رعیت واری بندوبست سے حاصل ہوئی اُممالک سرکار عالی میں حال میں بندوبست شروع ہوا ہی اور سرکار عالی کے اہلکاروں کی مزید بصیرت کے لیئے نہایت مفید ہی کہ صوبہ بمبئی میں جو تجربہ سال ہا سال کے بعد حاصل ہوا ہی اُسکا کچھ ذکر کیا جاوے اور جن غلطیوں سے وہاں نقصان واقع ہوا اور پھر اُنکی اصلاح سے جو فوائد ہوئے وہ بھی بیان ہوں *

یہ تمام حالات صوبہ بمبئی کی ایک رپورٹ میں جو بابت اُس مالی سال کے کی گئی تھی جو سنہ ۷۲ - ۱۸۷۳ع میں ختم ہوا تھا مندرج ہیں اور ہم اُسکا انتخاب اس مقام پر مندرج کرتے ہیں جس سے ایک زیادہ بصیرت طریقہ پیمائش اور طریقہ بندوبست رعیت واری اور نوعیت حقیقت اراضی پر جو بندوبست رعیت واری میں رجور پذیر ہو حاصل ہوگی *

انتخاب رپورٹ صوبہ بمبئی

پریزیڈنسی بمبئی کی پیمائش مال عرصہ سینتیس برس سے جاری ہے — دراصل وہ ایک ایسا کام تھا جو امتحاناً پیمائش مال اور اصلیت ایک نہایت قابل عملہ کی معرفت کلکٹری اس کام کی ہونا کے ایک تعلقہ میں (اندا پور) جاری کیا گیا تھا اور اُس سے یہ امر مقصود تھا کہ ترمیم جمع سے پہلے پیمائش سابق کے کام کی تصحیح کی جاوے *

اُس زمانہ میں دکن سترہ برس سے گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ میں تھا — اس عرصہ میں صوبہ دکن اپنی پہلی سوسبز حالت سے نہایت افلاس اور تہیدستی کی حالت کو پہونچ گیا تھا — دو باتیں خاصکر صوبہ مذکور کی اس حالت پر پہونچنے کا باعث ہوئیں یعنی ایک تو پیداوار زراعت کی قیمت کا گھٹ جانا مختلف رجوہات سے جنکی اس مقام پر تفصیل کرنے کی کچھ حاجت نہیں ہے اور اسیوجہ سے زمین کی نسبت سرکاری مطالبہ کا روز بروز زیادہ سخت ہونا — اور دوسرا باعث وہ بندوبست تھا جو پیمائش مذکورہ بالا کے متعلق کیا گیا تھا یہ پیمائش اور بندوبست چند برس پہلے مسٹر یرنگل صاحب متعلقہ سول سروس کی نگرانی میں ہوا تھا — صاحب موصوف نے اہیتوں کی پیمائش اور مختلف اقسام کی زمینوں کے پیداوار کے تخمینوں اور نیز زراعت کے خرچ کی بنیاد پر جمع قایم کی تھی اور یہ امر اختیار کیا گیا تھا کہ سرکاری مطالبہ خالص پیداوار پر بحساب پچپن فیصدی قرار دیا جاتا تھا پیمائش کے مختلف کاموں کی تعمیل بالکل اُن ہندوستانی اہلکاروں کو سپرد کی گئی تھی جو نہ تو اُس قسم کا تجربہ رکھتے تھے اور نہ اُس قسم کی دیانت

اُنہیں موجود تھی جو اُس کام کے واسطے درکار تھی چنانچہ جو نتیجہ اس سے حاصل ہوئے وہ بعدہ قریباً ناکارہ معلوم ہوئے — پیمائش کے ابتدائی کام میں نہایت ہی نقص تھا اور پیداوار کے تخمینے جو تشخیص جمع میں ایک جزو اعظم [تھے] اور جو نہایت اہتمام اور کوشش کے ساتھ تیار کیئے گئے تھے وہ ایسے غلط معلوم ہوئے کہ وہ بدتر سے بدتر تھے مگر اس عرصہ میں ہندوستان جاری کر دیا گیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن خرابیوں کا رنج کرنا اُس سے مقصود تھا وہ اور بھی زیادہ ہو گئیں — ابتدا ہی سے کسی ایسی رقم کا وصول کرنا ناممکن معلوم ہوا تھا جو قریب قریب پوری مالگذاری کے برابر ہو بلکہ بعض اضلاع میں ایک نصف بھی وصول نہیں ہو سکتی تھی پس اب روز بروز حالت نہایت خراب ہوتی گئی — ہر سال بقایا مالگذاری زیادہ ہوتی گئی اور محصولات کی معافی یا ترمیم کی ضرورت پیش آئی — جو ابتری حساب و کتاب میں ان تدبیروں سے پیدا ہوئی اُس کے سبب سے ہندوستانی اہلکاروں کو اسباب کا موقع ملا کہ وہ خاص اپنے واسطے روپیہ جمع کریں — اور بد نصیب کاشتکاروں سے جہاں تک ہو سکتا تھا روپیہ لینے کے واسطے ہر ایک قسم کی چابز اور ناجائز کوشش کی گئی اور جو کچھ اُن سے طلب کیا جاتا تھا اگر اُسکو وہ ادا نہیں کرتے تھے یا ادا نہیں کر سکتے تھے تو اُن کو جسہ نہی ایذا دی جاتی تھی جو بعض صورتوں میں نہایت بوزحم اور حد سے زیادہ سنگین ہوتی تھی — چنانچہ بہت سے آدمی اپنے اپنے گھروں کو چھوڑ کر قرب و جوار کی ہندوستانی ریاستوں میں چلے گئے اور زمین کے وسیع قطعات زراعت سے خارج ہو گئے اور بعض اضلاع میں ایک ٹاٹ سے زیادہ قابل زراعت رقبہ زیر کاشت نہیں رہا •

جبکہ یہاں تک نویت پہنچ گئی تو سنہ ۱۸۳۵ ع کے اخیر میں یہہ ہدایت کی گئی کہ جو پیمائش سنہ ۱۸۳۵ ع میں کیا مسٹر ہرنکل صاحب نے کانٹری ہونا کے تعلقہ قادیان کی گئی اندا پر میں کی تھی اُس کے کاموں کی پرتال اور تصدیق ضاح مذکور کے ہندوستان کی ترمیم کی نظر سے کیا جائے اور اس کام کا انصرام مسٹر گولڈ اسمت صاحب متعلقہ سول سروس

جو اُس زمانہ میں اسسٹنٹ کلکٹر تھے اور لفٹننٹ ونگیمٹ صاحب †
 انجینئر کے متعلق کیا گیا اور لفٹننٹ نبیس صاحب متعلقہ فرقہ انجینئر
 بعدہ صاحبان موصوف کے شریک کیئے گئے — یوریزیدلسی بمبئی میں
 پیمائش مال کا یہہ اصلی آغاز تھا •

جسقدر نئے کام بڑھتے گئے اُسقدر زیادہ یہہ باضطہاظر ہوتی گئی کہ
 ابتدائی پیمائش فہایت ناقص تھی — بہت
 سی پیمائش از سر نو کرنی پڑی لیکن جبکہ رقبوں
 اختیار کیا گیا

میں کوئی بہت بڑی غلطی نہ تھی تو پیمائش
 سابق نئی پیمائش کی بنیاد تسلیم کر لی گئی اور کلاسیفیکیشن کا
 بالکل ایک نیا طریقہ اختیار کیا گیا عہدہ داران پیمائش نے اس باض
 کا بالکل قصد کر کے کہ مختلف زمینوں کی پیداوار کو دریافت کر کے
 ایک فرضی مقدار جمع کی تجویز کریں اور اسمیں سے ایک حصہ کو
 سرکاری مطالبہ قرار دیں یہہ آسان طریقہ اختیار کیا کہ ہر ایک کھیت
 کی زمین کی اوسط حیثیت اور گہرائی تحقیق کریں اور اُسی کے بموجب
 اُسکا کلاسیفیکیشن کریں اور اس مقصد کے واسطہ اندازہ حیثیت کے نو سے
 زیادہ درجے نہیں قرار دیئے گئے — جمع کی شرح کے قائم کرنے میں
 عہدہ داران مذکور نے زمین کی قابلیت اور ضلع کے
 زمین کی قابلیت اور ضلع
 عام حالات کی نسبت بالکل عملی باتوں پر عمل
 کیا — کاشتکاروں کے فرقہ میں جو لوگ زیادہ

عقید تھے اُن سے بھی اس معاملہ میں مشورہ لیا گیا اور اُن کی رائے
 پر مناسب لحاظ کیا گیا — تشخیص جمع کا کوئی قابل اطمینان
 اندازہ موجود نہ تھا جو شرحیں ضلع کی ترقی کے زمانہ میں جاری
 تھیں اُنسے روپیہ کی قیمت کے متواتر گہٹ جانے کے سبب سے مدت
 سے زمین کی پیداوار کا کوئی اوسط حصہ نہیں معلوم ہوتا تھا
 اور جو ہربان کرنے والے نتیجے پہلے بندوبست سے پیدا ہوئے تھے اُن کو
 دیکھ کر اس طریقہ پر بھروسہ کرنا نامناسب معلوم ہوا کہ سرکاری
 مطالبہ زمین کی پیداوار کے تخمینوں پر قائم کیا جاوے *

† جو اب میجر سر ونگیمٹ کے سی ایس آئی کہلاتے ہیں اور سرکاری نوکری
 کے لئے اسے ہرگز نہیں •

اس جو نتیجہ پیدا ہوا اُس سے معلوم ہوا کہ جو طریقہ اختیار کیا گیا تھا وہ نہایت عمدہ تھا چنانچہ تبدیلی کے خاطر وہاں نتیجے بندوبست کے دوسرے سال میں صاحب ریونیو کمشنر نے گورنمنٹ کو یہہ رپورٹ کی کہ ”جو رقم درحقیقت وصول ہوئی ہے وہ باسٹنٹائے پہلے چار برس ہمارے عہد کے جبکہ یہہ باسٹنٹ علی العموم تسلیم کی جاتی ہے کہ ہمارے مطالبہ بہت زیادہ ہے کبھی ایسی بڑی نہ تھی جیسی کہ اب ہے“ اور علاوہ اسکے ”زر بقایا سرکاری سال کے اختتام پر کبھی اسقدر کم نہ تھا جیسا کہ سال گذشتہ میں تھا“ جو نتیجے بندوبست سے فوراً پیدا ہوئے منجملہ اُن کے ایک نتیجہ یہہ تھا کہ زراعت کو نہایت ترقی ہوئی یعنی دوسرے سال کے اخیر تک اڑھتھہ ہزار ایکڑ زمین میں قلعہ رانی ہوگئی اور علاوہ اس کے تین ہزار ایکڑ زمین اُن شخصوں نے درست کی جو تعلقہ اندا بور کی حالت کو از سر نو رونق اور ترقی پر دیکھہ آؤر اضلاع سے نقل مکان کرنے وہاں چلے آئے تھے *

جو انتظام امتحاناً اندا بور میں جاری کیا گیا تھا جبکہ اُس میں اسطرحہ نہایت کامیابی ہوئی تو پیمائش کے اور اضلاع میں پیمائش کے کاموں کو بہت جلد آؤر اضلاع میں رجعت کے کاموں کو رجعت دینا دیکھنی اور اُس سے ہر ایک جگہ وہی نتیجے پیدا ہوئے چند سال کے عرصہ میں ہونا اور احمد نگر کی کلکٹریوں اور جنوبی ملک موہتہ کے واسطے علیحدہ علیحدہ پیمائش کا انتظام کیا گیا اور جسقدر تجربہ حاصل ہوتا گیا اُسقدر کارروائی کے طریقوں کی اصلاح کی گئی جس سے ہمیشہ یہہ مقصود تھا کہ وہ حتی الامکان نہایت آسان اور کامل روک ٹوک اور فیکرائی کے لائق اور نیز اُن اضلاع کے مختلف حالات کے مناسب ہو جاویں جن میں علی التواتر پیمائش جاری کی جاوے لیکن یہہ بات کہ انتظام پیمائش ایک معین اور مستقل صورت پر قائم کیا جاوے سنہ ۱۸۴۷ ع تک ظہور میں نہیں آئی اُس سال میں گورنمنٹ کے حکم سے پیمائش کے یونون سپرنٹنڈنٹ مقام ہونا میں جمع ہوئے اور ایک رپورٹ مشترک تیار کی جس میں انہوں نے اُن امور کو بیان کیا جو اُن کے نزدیک اس پریزیڈنسی

کے متعدد مال کی پیمائشوں کے مختلف کاموں کو حتی المقدور ایک دوسرے سے مطابق کرنے اور نیز اس بات کا بھروسہ دلانے کے واسطے نہایت عمدہ ذریعے تھے کہ پیمائش کے نتیجے نہایت عمدہ کام میں آویں اور اضلاع کے انتظام آئندہ میں اپنی اصلی صورت پر قائم رہیں چنانچہ صاحبان سپرنٹنڈنٹ موصوف نے پیمائش مال کے مقاصد اور اُن عام اصول کو بیان کرنے کے بعد جنہر صاحبان ممدوح کی رائے کے بموجب زمین کی جمع کی تشخیص ہونی چاہیئے قاعدوں کا ایک مجموعہ کھیتوں کی حد بندی اور تنازعات متعلقہ حدود کے تصفیہ اور زمینوں کی کلاسیفیکیشن اور پیمائشوں کے اندرونی انتظام اور بندوبست کے عملدر آمد کی نسبت ارسال کیا اور چونکہ گورنمنٹ نے اُس مجموعہ کو منظور کر لیا لہذا وہ آئندہ تمام پیمائشوں کے انجام دینے کے واسطے ایک سنڈی ہدایت نامہ ہو گیا — اس زمانہ تک باوجود اس کے کہ اُن خاص اصول کی علی العموم پیروی کی گئی تھی جنکے بموجب ابتدا سے یہ کام کیا گیا تھا مختلف پیمائشوں میں کسی قسم کا اختلاف تھا لیکن اب یہ کام زیادہ تر یکساں اور مکمل ہو گیا *

اس موقع پر اُس طریقہ پیمائش مال کی عام باتوں کو مجھے بیان اُس طریقہ کا جو بیان کرنا پسندیدہ ہوگا جو اُس وقت سرکاری مافصل جاری ہی منظوری کے بموجب قرار دیا گیا تھا اور جو اب تک تمام پریزیڈنسی میں جاری ہی *

اول مختلف پیمائشوں کے اندرونی انتظام کا ذکر کیا جاتا ہی — ہر ایک پیمائش ایک سپرنٹنڈنٹ کی نگرانی میں ہوتی ہی اور اُس کے ماتحت چند سرعہ کا انتظام عہدہ دار ہوتے ہیں جو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کہلاتے ہیں اور اُن کے متعلق پیمائش کرنے والوں اور کلاسروں کی جماعتیں یا عملہ ہوتے ہیں پیمائش اور کلاسیفیکیشن کے کام عالی العموم علیحدہ علیحدہ عملوں کی معرفت کیئے جاتے ہیں اور ضلع کا کلاسیفیکیشن عموماً ایک فصل بعد پیمائش کے ہوتا ہی — صاحبان اسسٹنٹ پیمائش کے کاموں کی تمام جزئیات کی نہایت نگرانی کرتے ہیں اور جو کام کھیت میں کیا جاتا ہی اُس کی وہ ہمیشہ پرتال کرتے ہیں اور جب تک کوئی کام اس قسم

گی پرتال کے بعد خاطر خواہ صحیح ثابت نہو اُسوقت تک وہ قبول نہیں کیا جاتا ہی — سپرنٹنڈنٹ کے ذمہ پیمائش کی عام نگرانی کے علاوہ جمع کی شرح قرار دینا اور اُس کی نسبت گورنمنٹ کی خدمت میں تجویزوں کا پیش کرنا اور بعد منظوری کے بندوبست کو جاری کرنا ہی اس پچھلے کام میں صیغہ مال کا ایک عہدہ دار علی العموم صاحب موصوف کے شریک ہوتا ہی *

پچھلے برسوں میں دو کمشنر پیمائش اور بندوبست کے مقرر کیئے گئے ہیں یہہ عہدہ درحقیقت پیمائش کے کمشنران پیمائش و ابتدائی زمانہ میں تجویز کیا گیا تھا جبکہ بندوبست کل پریزیڈنسی کے سرشتہ پیمائش کی خاص

نگرانی مینجر ویکمنٹ صاحب کے متعلق کی گئی تھی جبکہ صاحب موصوف سنہ ۱۸۵۳ع میں اپنے عہدہ سے کفارہ کش ہوئے تو اس عہدہ کی تخفیف کر دی گئی مگر چند برس بعد وہ پھر بحال کیا گیا اور کرنل اینڈرسن صاحب کمشنر قسمت جنوبی اور چند روز بعد کرنل فوینس صاحب کمشنر قسمت شمالی اس پریزیڈنسی کے مقرر کیئے گئے ان افسروں کے متعلق پیمائش کے کاموں کی نگرانی خاص اور خرچ کا انتظام ہی اور وہ سپرنٹنڈنٹوں اور گورنمنٹ کے درمیان خصوصاً اُن تجاویز بندوبست کی نسبت جنکو سپرنٹنڈنٹ ارسال کریں رسل و رسایل کا وسیلہ ہیں *

جن عام اصول پر پیمائش کے کام کیئے جاتے ہیں اُن کی یہہ کیفیت اصل پیمائش ہی کہ کہتیوں کی صحیح پیمائش اور حد بندی نہایت ضروری بات سمجھی جاتی ہی کہیت پیمائش کی اگائی ہی کوونکہ جو بندوبست طریقہ رعیت وار پر کیا جارے اُس کی کامیابی بیشتر کہیتوں کی پیمائش کی صحت اور جو سہولیت اُن کی شناخت کے باب میں دی جارے اُس پر موقوف ہی پس ان مقاصد کی تکمیل کے واسطے سروپر کے کام کی ہمیشہ روک ٹوک کی جاتی ہی جسپر یہہ بات لازم ہوتی ہی کہ جسقدر کام اُس کا ہوتا جارے اُسکے ساتھ وہ ہر ایک کہیت کے گوشوں اور چہکڑ پر نشانات حد بندی

† جنوبی قسمت کا کمشنر پیمائش اور بندوبست کا کمشنر یہی ہی اور ملک مہرور میں انعام کمشنر ہی *

قائم کرتا جاوے اور اُسکو یہہ ہمایش کی جاتی ہی کہ وہ اپنے کاموں کے اس حصہ کو ایسا ہی ضروری اور اہم خیال کرے جیسا کہ رقبوں کے تحقیق کرنے کا کام ہوتا ہی گاڑوں کے نقشہ کے بنانے میں بڑی مہارت کی جاتی ہی جسمیں ہوا ایک کھیت کے خاکہ کے علاوہ ہوا ایک نشان حد بندی کا موقع اور قسم فرضی علامتوں کے ذریعہ سے ظاہر کی جاتی ہی *

چاندروز پہلے اُس زمانہ تک جبکہ ہندوہست ترمیم شدہ کے جاری ہوا ہمایش ابتدا میں کرنے سے پہلے ہونا اور ناسک کی کلکٹریوں خاصہ مقاصد مال کے واسطے میں کارروائی شروع کی گئی تھی ہرگز یہہ کی گئی تھی قصد نہیں کیا گیا تھا کہ ہمایش علمی صنعت

کے ساتھ کی جاوے یا مقامات کے موقع وغیرہ کے لحاظ سے صحیح صحیح نتیجے حاصل کیئے جاویں یہہ ہمایش جیسا کہ واضح ہوا ہوگا خاصہ مقاصد مال کے واسطے شروع کی گئی تھی اور ایک نہایت ضرورت کے وقت پر ان باتوں کا کہ یہہ ہمایش جغرافیہ کے مقاصد میں کار آمد ہوگی یا نہیں بمقابلہ اس بات کے جو کہ سب سے مقدم اور ضروری تھی کہ ایک نہایت قلیل عرصہ میں اور کم سے کم خرچ پر کس طرح ہندوہست مالکداری کی اصلاح اور کاشتکاروں کے حقوق کی حالت کی ترقی کے واسطے ذریعہ مہیا کرنے چاہئیں مطلق لحاظ نہیں ہوسکتا شروع میں جبکہ یہہ کام جاری ہوا تھا چند برسوں میں وہ نہایت ابتری کے ساتھ ہوتا تھا مگر جبکہ اُسکی بڑی سختی کے ساتھ فکرائی کی گئی تو وہ کسیقدر درستی کے ساتھ ہونے لگا یہاں تک کہ مقامات کے بیان کے لحاظ سے وہ درست تھا فی زمانہ گانوں کا نقشہ نہایت درستی کے ساتھ بنایا جاتا ہی اور علاوہ اسکے کہ کھیتوں کی حدود کامل صنعت کے ساتھ اُس سے ظاہر ہوتی ہیں (جو اسکا خاص مقصد ہی) اُس سے گاڑو کا موقع اور سڑکیں اور راستہ اور تالاب اور جسقدر زمین اُسکی حدود کے اندر واقع ہو اُس کی کیفیت نہایت ٹھیک ٹھیک معلوم ہوتی ہی جن اضلاع میں ہندوہست کی ترمیم کی گئی ہی وہاں یہہ کام اسوجہ سے اور بھی زیادہ عمدگی کے ساتھ ہوا ہی کہ ہمایش مثلثی کا بڑا اثاثہ ہمایش کی بنیاد قرار دیا گیا اور دیہات میں گشت لگانے کا طریقہ اختیار کیا گیا

اور حال میں جو یہ قاعدہ جاری کیا گیا ہی کہ بنگالہ کے ٹریوڈ گرانیکل سرورے کے اتفاق سے کام کیا جاوے اُسکے باعث سے یہ کام اور بھی زیادہ عمدگی کے ساتھ ہوگا *

جو طریقہ کلاسیفیکیشن کا مسٹر گولڈ اسمٹ صاحب اور لفٹنٹ ونگیمٹ صاحب نے تعلقہ اُندا پور میں اختیار کیا تھا وہ اب تک جاری ہی صرف چند تبدیلیاں اُس طریقہ کوٹیری کی کلاسیفیکیشن کا طریقہ

قسم کی اُس میں کردی گئی ہیں جو تجربہ کی رو سے بعدہ پسندیدہ معلوم ہوئیں اُس باب میں نہایت احتیاط کی جانی ہی کہ کلاسروں کی مختلف جماعتوں ایک ہی قاعدہ کے بموجب زمین کی حیثیت کا اندازہ کریں اور نیز عہدہ داران نگران ہمیشہ اُحکی پوتال کیا کرتے ہیں تاکہ جو کام ہر ایک کلاس کرے وہ نہایت صحت کے ساتھ انجام دے ہر ایک کلاس کا کلاسیفیکیشن علیحدہ علیحدہ کیا جاتا ہی اور اس انتظام سے اہل کار کا بھروسہ ہوتا ہی کہ ہر ایک کلاس کی پوتال نہایت تفصیل کے ساتھ کی جاوے گی کیونکہ نتیجے اس طرح پر درج کیئے جاتے ہیں کہ عہدہ دار پوتال کو فوراً یہ بات معلوم ہو سکتی ہی کہ فلاں کام کیا گیا ہی یا نہیں کلاسیفیکیشن کا طریقہ ایسا آسان ہی اور ہندوستانی ماتحت عہدہ دار بعض قراء مقررہ کے بموجب اُسکو اس طرح پر انجام دے سکتے ہیں کہ ابتدائی کام اور پوتال کے درمیان اُس غایت درجہ کی قیمت میں جسکی مقدار ایک روپیہ ہو چھ یا سات پائی سے زیادہ تفاوت نہیں ہوتا ہی •

+ جو پیمائش شہر بمبئی اور جزیرہ بمبئی کی حال میں ختم ہوئی ہی اور جو ہر طرح پر ایک اعلیٰ درجہ کی پیمائش ہی اور ایسے طریقہ میں انجام دی گئی ہی جسکو تہایت قابل مبصروں نے پسند کیا ہی اور جسکی لوکل گورنمنٹ اور صاحب وزیر سلطنت ہند نے تعریف کی ہی اُس سے یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ یہ سررشتہ عمدہ قسم کا کام ٹریوڈ گرانیکل سرورے کا پیش کر سکتا ہی یہ پیمائش لفٹنٹ ونگیمٹ صاحب متعلقہ ڈیوٹیو سرورے کی نگرانی میں اُن سروریز کی مہرنت ہوئی تھی جو صیفہ مذکور سے لیتے گئے تھے مگر یہ بات قابل تسلیم ہی کہ اُنکو صاحب سپرنٹنڈنٹ نے اہم قدر عمدہ تسلیم دی تھی چھ کے ساتھ میں اس پوزیشن کی بحالی سرورے میں نہیں دی گئی *

تشخیص جمع کے آخری کام میں ہمیشہ یہہ دستور رہا ہی کہ ایک واحد تعلقہ سے زیادہ بڑا رقبہ بندوبست کی تشخیص جمع کا کام ایک وقت صرف ایک تعلقہ سے متجاوز نہیں کیا جاتا — اسکے سبب سے عہدہ دار متجاوز بندوبست ملک کے محدود کیا گیا

اُس قطع کی حالت اور ضروریات کی جانب جسکا وہ بندوبست کرے نہایت غور کے ساتھ توجہ کر سکتا ہی اور اُسی کے ساتھ وہ حکام جو اُسپر نظر ثانی کریں اور نیز گورنمنٹ بری تفتیش کے ساتھ اُسکی جانچ کر سکتی ہی — اس طریقہ کارروائی کا ایک اور فائدہ یہہ ہی کہ اُس کے باعث سے ایک ایسہ بندوبست کی کارروائی کے دیکھنے بھالنے کا جو ایک مختصر بنیاد پر کیا جاوے اور جو شرحیں ملک کے ایک محدود قطع سے متعلق کی جاویں اُن کو ایک وسیع رقبہ پر عاید کرنے سے پوشتر اسباب کے اندازہ کرنے کا موقع ملتا ہی کہ وہ مناسب ہیں یا نہیں *

بندوبست کی میعاد ہمیشہ تیس برس ہوتی ہی سوائے صوبہ سندھ کے جہاں اسوجہ سے کہ آبپاشی اب بھی ناکامل میعاد بندوبست حالت میں ہی اس سے کم یعنی دس سال کی میعاد کا اختیار کرنا پسندیدہ خیال کیا گیا ہی *

پس یہہ وہ عام اصول ہیں جنکے بموجب اس پر بیرونی میں پیمائش مال کے کام انجام دیئے گئے ہیں اور اب عنقریب اس تمام پر بیرونی میں بندوبست پیمائشی ہو چکا ہی *

یہہ کام قبل اس سے کہ اس امر کی نسبت کوئی بحث پیدا ہو کہ اُنکو قانوناً جایز تھیوانا مناسب ہی بہت برسوں تک جاری رہے — پیمائش مال ایک ایسا کام تھا جسکے واسطے کافی نظائریں موجود تھیں کہونکہ تمام صوبہ دکن کی پیمائش مشہور و معروف ملک عنبر کی ہدایت سے ہوئی تھی اور مرہٹوں کی گورنمنٹ کے عہد میں بھی تھری سی پیمائش ہوئی تھی پس جس پیمائش کا ہم اب ذکر کر رہے ہیں وہ بلحاظ اسکے کہ وہ پہلے دستور کے مطابق تھی ہر ایک طرح پر جایز تھی مگر جسقدر بندوبست انگریزی کو ترقی ہوتی گئی اُسقدر اُن حقد کی قدر جو اراضی سے متعلق ہوتی ہوئی

اور اُن میں دست اندازی کرنے کی کسی فرضی قصد کی مزاحمت کرنے کی جانب لوگوں کا میل ہمیشہ زیادہ ہوتا گیا — خاص پیمائش اس نتیجہ کے پیدا ہونے کی زیادہ تر باعث ہوئی تھی اور جسقدر زیادہ اُسکو ترقی ہوئی اور بیش بہا مطالب پر اُسکا اثر ہونے لگا تو اُسکی کارروائی کے جواز کی نسبت بحث کرنے کی جانب لوگوں نے میل ظاہر کرنا شروع کیا — پس یہ امر نہایت ضرور ہوا کہ یہہ کارروائی اس طرح پر جاؤ تھیرائی جاوے جسکی نسبت کسی کو کچھ اعتراض نہ ہو چنانچہ سنہ ۱۸۶۳ع میں ایک مسودہ قانون کونسل راضع آئوں و قوانین میں اُن اراضیات کی پیمائش اور حد بندی اور تشخیص جمع اور بندوبست کے واسطے جو اضلاع متعلقہ پریزیڈنسی بمبئی کے اندر گورنمنٹ کے قبضہ میں تھیں اور اُنکے قابضوں کے حق و حقوق کی رجسٹری کے واسطے قاعدے مقرر کرنے کی غرض سے پیش کیا گیا چنانچہ یہہ مسودہ قانون دوسرے سال میں قانون ہو گیا اور اُسکا نام ”قانون پیمائش و بندوبست بمبئی“ رکھا گیا (ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۵ع) اس ایکٹ کی رو سے پہلے بندوبست منظور مقاصد ایکٹ اول سنہ ۱۸۶۵ع دیا گیا ہی کہ وہ پریزیڈنسی کے کسی اُور حصہ میں پیمائش کو وسعت دینے جانے کی ہدایت کرے عہدہ داران پیمائش کے اختیارات اور فرایض کی تشریح کی گئی ہی اور کہیتوں اور دیہات کے حدود کی تجویز کرنے اور جو تنازعات اُن سے متعلق ہوں عہدہ داران پیمائش کی معرفت اُن کے تصفیہ اور انفالات حد بندی کے قائم کرنے اور اُنکے مرمت کے باب میں قاعدے قرار دیئے گئے ہیں — ایکٹ مذکور میں عہدہ دار مہتمم پیمائش کو سرکاری زمینوں پر جمع قرار دینے کا اختیار دیا گیا ہی اور یہہ ہدایت کی گئی ہی کہ جسوقت وہ محصول اراضی کا بندوبست کرے تو اُسکو ایک ایسی مثل تیار کرنی چاہئے جس سے زمین کی نسبت تمام حق و حقیق ظاہر ہوں اور اُور تمام ضروری باتیں معلوم ہو جاویں — اُن میں بندوبست پیمائش کے عملدرآمد کی نسبت بھی قاعدہ مقرر کیا گیا ہی اور گورنمنٹ کو از سر نو پیمائش کیئے جانے کا حکم دینے اور میعاد بندوبست کے ختم ہونے کے بعد بندوبست کے توہم کرنے کا اختیار دیا گیا ہی مگر شرط یہہ ہی کہ اس

قسم کی جمع ترمیم شدہ اُن ترقیوں کے لحاظ سے نہ قرار دی جائے جو مالکوں یا قابضوں نے اپنے ذاتی سرمایہ اور ذریعوں سے کی ہوں بلکہ زمین کی قیمت کی نسبت عام باتوں کا لحاظ کر کے قرار دی جائے خواہ وہ زمین یا موقع یا پیداوار کے نرخ یا آمدورفت کے ذریعوں سے متعلق ہوں *

جو متعدد اقسام کی حقیقتیں اس پر بیزیدنسی کے مختلف مقامات میں پائی جاتی ہیں ان کا بیان کرنے سے پہلے یہ پسندیدہ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ

تک حاصل ہوئے ہیں اُن کی تشریح بذریعہ نقوشوں کے کی جاوے •

چنانچہ وہ نتیجے حسب تفصیل ذیل ہیں —

قسمت شمالی

[illegible]

قسمت جنوبی

فام کلکٹری	مالگذاری جو بندوبست سے پہلے وصول ہوئی	مالگذاری جو بندوبست کے ذریعہ سے وصول	بیشی فیصدی
دھار وار	۱۱۳۰۳۹۵	۱۵۶۵۶۲۳	۳۸ $\frac{1}{4}$
بیلاکام	۱۳۰۷۳۳۸	۱۵۷۰۲۶۹	۲۰
نلاکے	۳۰۵۵۵۲	۵۸۲۸۳۳	۹۰ $\frac{۳}{۴}$
ستارہ	۱۳۳۶۵۶۷	۱۵۸۵۳۳۳	۱۰ $\frac{1}{۴}$
کنارہ	۱۳۸۵۰۱	۲۷۷۸۸۱	۸۷
میزان	۳۳۲۸۳۶۳	۵۵۸۲۰۳۱	۲۹

گوشوارہ و خرچ

فام قسمت	جو روپیہ بندوبست سے پہلے وصول ہوا	جو روپیہ بندوبست کے ذریعہ سے وصول ہوا	مقدار بیشی	کل خرچ
قسمت شمالی	۱۱۷۹۷۳۲۵	۱۶۰۳۵۶۶۲	۳۲۳۸۳۳۷	۳۶
قسمت جنوبی	۳۳۲۸۳۶۳	۵۵۸۲۰۳۱	۱۲۵۳۵۷۸	۲۹
میزان	۱۶۱۲۵۷۸۸	۲۱۶۲۷۷۰۳	۵۵۰۱۹۱۵	۳۲

اس بات کی تشریح کرنا ضرور ہے کہ جو رقم نقشہ جات مندرجہ
مدر میں درج کی گئی ہیں وہ مختلف اضلاع کی باہت ہیں جیسے

کہ وہ وقت بندوبست کے موجود تھیں اور جو بڑی ترتیب اضلاع کی ازسرنو پچھلے چند برسوں میں کی گئی تھی اُسکی وجہ سے مختلف کلکٹریوں کی بابت جیسے کہ اب قائم کی گئی ہیں نتیجوں کا ظاہر کرنا بغیر دریافت کرنے اُن حالات کے ناممکن تھی جنکے واسطے بے انتہا تعلقات اور دیہات کے حساب چنانچہ پڑینگے اور ان حسابوں کا جمع کرنا اور نظر ثانی کرنا برسوں کی محنت ہوگی *

ایک پیمائش بمبئی میں سب سے زیادہ ضروری بات جو حقوق اراضی سے متعلق تھی حق دخیلکاری کی تعریف تھی چنانچہ اس حق کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ وہ صرف سرکاری مطالبہ کے ادا پر مشروط ہے اور ، ایک قابل انتقال قابل وراثت حقیت ہے اور اگر قابض شرح ترمیم شدہ کو قبول کرے تو وہ بندوبست کے پتہ کی میعاد کے ختم ہونے کے بعد جاری رہ سکتی ہے ، جو حق دخیلکاری اس طرح پر قانوناً تسلیم کیا گیا اور منظور کیا گیا ہے وہ ” علی العموم رقبہ پیمائشی “ کے نام سے مشہور ہے اور جو کامل حفاظت حق کی اُس کے سبب سے حاصل ہوتی ہے اُسکے سبب سے اُن تمام حقیتوں کی جگہ قائم ہو گیا ہے جو سابق میں موجود تھیں چنانچہ یہ حقیتیں حقیقتیں جو سابق میں اس مقام پر بطور مختصر اس غرض سے بیان موجود تھیں

کی جاتی ہیں کہ جو نئی حقیت تمام اضلاع بندوبست شدہ میں بالفعل جاری ہے اُسکے ساتھ اُنکا مقابلہ کیا جاوے •

دکھن

بندوبست پیمائشی سے پہلے دکھن میں تمام زمینیں جو منتقل نہیں کی گئی تھیں دو قسم کے قابضوں کے قبضہ میں تھیں انہیں سے پہلا میراث دار یا آسامی دخیلکار

(۱) میراث

تھا اور دوسرا اوپری یا آسامی تابع مرضی تھا

(۲) ادبیری

میراث دار گاؤں کا رئیس ہوتا تھا اور اُسکی زمین قابل وراثت اور قابل انتقال ہوتی تھی اور وہ ایک جمع معینہ پر کاشت کرتا

تھا حالانکہ گورنمنٹ مرہٹہ کے عہد میں اُس سے ارباب زاید کی بابت مطالبہ کیا جاتا تھا اگلے زمانوں میں میراثدار کے نام کے ساتھ کسی قدر عزت ہوتی تھی اور اس رتبہ کو لوگ قابلِ خواہش کے خیال کرتے تھے یہ رتبہ صرف تمام مقبوضہ رقبہ کی بابت خواہ اُس میں کاشت ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو سرکاری مطالبہ کے ادا کا اقرار کرنے سے (جو حقیقت میراث کی ایک لازمی شرط تھی) اور ایک جرمانہ کے ادا کرنے سے حاصل ہوسکتا تھا اس حقیقت میں ایک نہایت عجیب صفت یہ تھی کہ اگر میراثدار اداے مالکداری میں قصور کرتا تھا بلکہ اگر وہ اپنے گانوں کو بھی چھوڑ کر چلا جاتا تھا تو وہ ضبط نہیں ہوسکتی تھی البتہ اگر بیس برس سے زیادہ غیر حاضر رہتا تھا تو وہ ضبط ہوجاتی تھی لیکن اگر اس باب میں اُسکو یہ فائدہ حاصل تھا تو اُسکے مقابلہ میں اُسکے رتبہ میں اکثر باتیں ایسی تھیں جنکے سبب سے اُس کا رتبہ اُس شخص کے رتبہ کی بہ نسبت جو بندوبست پیمائش کے بموجب قابض ہو نہایت کمتر تھا کیونکہ اُسکو صرف زاید اور اختیارِ محصولات ہی نہیں دینے پڑتے تھے بلکہ جو مطالبہ گورنمنٹ کا اُسکے بھائی میراث داروں پر ہوتا تھا جو اداے مالکداری میں قصور کرتے تھے اُسکو بھی پورا کرنا پڑتا تھا *

اوپری کو گانوں میں کوئی منصب حاصل نہیں ہوتا تھا اور وہ ایک اجنبی سمجھا جاتا تھا جیسا کہ اُسکے نام سے حقیقت اور یہی معلوم ہوتا ہے وہ گانوں کی اراضیات مشترک

یا غیر حاضر میراثدار کی زمینوں کو کاشت کیا کرتا تھا مگر اُسکو کسی قسم کا حق مالکیت حاصل نہیں تھا بخلاف اُسکے جس قدر رقبہ میں واقعی فصل ہوتی تھی اُس سے زیادہ رقبہ کی بابت اُس پر مالکداری کا مطالبہ نہیں ہوسکتا تھا اور نہ وہ آؤر کاشتکاروں کی باقی کا ذمہ دار ہوسکتا تھا پس اوپری کے معاملہ میں حقیقت کا استحکام بجائے کاشت تابع مرضی کے قائم کیا گیا ہے مگر وہ برہمنی ذمہ داری اُس کے ساتھ شامل ہے جو ضرور بالضرور اُس بندوبست سے متعلق ہوتی ہے جسکی بنا محدود رتبہ پر ہو *

جو فواید قابض زمین کو بندوبست پیمائش کی رو سے حاصل

ہوتے ہیں وہ حسب تفصیل ذیل ہیں :-

اول — اس کے حقیقہ کا مشروط اس بات پر کہ سرکاری مطالبہ
مقابلہ ان کا رتبہ پیمائشی تھیک وقت پر ادا کیا جاوے *
کے ساتھ

دویم — اُس کا قبضہ قابل وراثت ہوتا ہی اور بذریعہ عطیہ یا فیلام
یا رہن کے منتقل ہو سکتا ہی اور اُس میں سوائے اسکے
اُڑ کوئی شرط نہیں ہرتی ہی کہ اُس کی اطلاع حکام
کو کرنی پڑتی ہی *

سویم — اُس کی جمع معین ہوتی ہی مگر تیس برس کے بعد قابل
توہیم ہوتی ہی — حق دخلکاری میں بندوبست کی
میعاد کے گزر جانے سے کچھ خلل واقع نہیں ہوتا ہی
کیونکہ وہ صرف اُس جمع کی ادا پر مشروط ہی چونکہ
قرار دی گئی ہو *

چہارم — اُس کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہی کہ اپنے تمام قبضہ کو
یا اُس کے کسی حصہ کو جس کی حدود پیمائش کی رو سے
قرار دی گئی ہوں † کسی سال میں چھوڑ دے بشرطیکہ
اُس کی اطلاع ایک تاریخ معینہ پر دی جاوے اگر اراضی
اُفتادہ بہم پہنچ سکے تو جب اُس کا جی چاہے حکام ضلع
کو درخواست دیکر اپنی کاشت کو بڑھا سکتا ہی *

پنجم — وہ اپنی زمین کے پتہ شکمی آسامیوں کو دے سکتا ہی
اور گرانٹ بعض شرائط کے ساتھ اُس کو اپنی آسامیوں

سے لگان کے وصول کرنے میں مدد دے سکتی ہی *

ششم — اُس کا ہمسایہ اُس کی کاشت میں دست اندازی نہیں
کر سکتا ہی کیونکہ جس قدر کھیت اُس میں شامل ہوتے
ہیں اُن میں سے ہر ایک کھیت نشانات حد بندی کے
ذریعہ سے صاف صاف محدود ہوتا ہی اور گانوں کے
نقشوں کے ذریعہ سے فوراً شناخت ہو سکتا ہی علاوہ اسکے
یہ بات کہ کس کھیت پر اُس کا قبضہ ہی بلا کسی دقت کے

† یعنی ایک پورا پیمائشی ٹھیکہ یا اس قسم کے ٹھیکہ کا کوئی حصہ جس کی
حدود پیمائش کی رو سے قرار دی گئی ہوں اور جس کی تعریف ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۵ء
میں "ایک حصہ مساحہ" بیان کی گئی ہی *

ہر سال پہلے بلڈریسٹ پیمائشی کے اجزا کی تاریخ تک
 کغذات دیہہ سے دریافت ہو سکتی ہی اور اسطرح
 تنازع یا جھگڑے کا سبب بالکل رفع ہو جاتا ہی یا بہت
 کم ہو جاتا ہی *

پس یہہ کہا جاسکتا ہی کہ جو شخص رقبہ پیمائشی کے بموجب
 زمین پر قابض ہو اُسکو سرکاری مطالبہ کا ذمہ دار ہونے کے بعد چاندان کا
 ہر ایک حق جسکی اُسکو خراہش ہو سکتی ہی معہ اس فائدہ
 کے اُسکو حاصل ہوتا ہی کہ ایک ایسی حقیقت اُسکے قبضہ میں ہوتی
 ہی کہ اُس سے زیادہ سادہ اور مکمل حقیقت خیال میں نہیں
 آ سکتی ہی *

گجرات

گجرات میں حقیقت تعلقہ داری منجملہ نہایت بڑی حقیقتوں کے
 ہی اور اسکا رواج خاصکو احمد آباد کے اُن
 حقیقت تعلقہ داری
 مغربی اضلاع میں ہی جو کاتھیار وار کے قریب
 واقع ہیں خاص اضلاع تعلقہ داری یہہ ہیں — ویرم گانوں — دھولکا —
 دھندکا — اور گوگو جہاں پہلے دنوں تک اس حقیقت کا رقبہ قریب
 ۱۹۳۱ مربع میل کے تھا لیکن حال میں جو علاقہ تھاکر بھونگر صوبہ
 کاتھیار وار کو منتقل کر دیا گیا ہی اسوجہ سے وہ رقبہ بہت کم ہو گیا ہی *
 تعلقہ دار لوگ قوم راجپوت کے زمیندار ہیں جو قدیمی خاندان کے
 ہندو راجاؤں کی نسل میں سے ہیں اضلاع
 تعلقہ داری چھوٹے چھوٹے حصوں میں منقسم
 ہیں جنکی تقسیم ہر ایک پشت میں متواتر کی گئی ہی اور جن میں سے
 اب ہر ایک ضلع میں ایک دو یا زیادہ گانوں شامل ہیں ہر ایک حقیقت
 میں راجپوتوں کی تعداد قریب پچاس سے لیکر دوسو تک ہی جو ایک
 اصلی درخت کے شعبوں کی پیدائش ہیں تعلقہ دار اپنی قوم کے سردار
 ہوتے ہیں اور وہ ایسے شریف آدمی ہوتے ہیں جو ہر ایک قسم کی
 جسمانی محنت کو ذلیل سمجھتے ہیں اور اُن اراضیات کی پیدوار کے
 مردوثی حصہ پر اپنی گذشتہ اوقات کرتے ہیں جنکو اُنکی آسامیاں موافق

اُن کی مرضی کے کاشت کرتے ہیں ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۶۲ء کے
تعلقہ دار کا منصب ایکٹ ۶
مطلق ہوئے ہیں اور اُنکو جمع یا خراج
سنہ ۱۸۶۲ء کے بموجب

گورنمنٹ کو ادا کرنا پڑتا ہی جو ایک معین
عرصہ کے واسطے قرار دیا جاتا ہی اور جسکے ختم ہونے کے بعد اُس کی
ترمیم لازم ہوتی ہی ہر ایک بڑے حصہ دار کے پاس (مکش بھاگدار)
گانوں کی آبائی کا ایک علیحدہ حصہ ہوتا ہی جسمیں اُسکے خاص
کاشتکار جو اُسکی زمینوں کو کاشت کرتے ہیں رہا کرتے ہیں وہ اسبات کا
مجاز ہی کہ اپنی زمینوں کو رہن کرنے اور وہ گانوں کے خدستکاروں کو
بعض کہیتوں کی پیداوار دیدیتا ہی — وہ اپنے حصہ جمع کا ذمہ دار ہوتا
ہی مگر ہمیشہ کے واسطے انتقال کرنے کے باب میں اُسکا اختیار دفعہ ۸
رگولیشن ۱۷ سنہ ۱۸۶۷ء کے بموجب محدود
سرکاری خراج اُس طریقہ
کے بموجب وصول کیا جاتا ہی
جو اُن کے قبضہ میں ہو مندرجہ ذیل طریقہ

میں جمع کو قرار دیتے اور ادا کرتے ہیں —

۱ — “ اراضی سرکاری ” کی جمع اقساط معینہ کے ذریعہ سے نقد
ادا کی جاتی ہی *

۲ — سندی سلامی کو (یا لگان بالمقطع اراضی منتقل شدہ پر)
تعلقہ دار لوگ منتقل الیہ سے وصول کرتے ہیں اور وہ جمع کے ساتھ ادا
کیا جاتا ہی لیکن اسی معاملہ کی قانونی صورتوں کی نسبت کسیقدر
شبہہ باقی ہی اور وہ ہنوز زیر تجویز ہی *

۳ — لوکل فنڈ کو جسکی مقدار جمع میں فی روپیہ ایک آنہ ہوتی
ہی تعلقہ دار لوگ اور لگان بالمقطع کے ہر ایک روپیہ کو اشخاص منتقل
الیہ ادا کرتے ہیں *

۴ — اگر کوئی حصہ دار اپنی جمع کے ادا کرنے میں قاصر رہے تو
اُس حصہ کا بندوبست علی العموم باقی حصہ داروں کے حوالہ کر دیا جاتا
ہی اور یہ حصہ دار اُس حصہ کا بندوبست کرتے ہیں اور سرکاری مطالبہ
کو پورا کرتے ہیں اور بعد اسکے دس روپیہ فیصدی خرچ انتظام کی بابت
محسوس کر کے باقی روپیہ مالک کو دیدیتے ہیں *

۵ — برادری میں سے ایک شخص دھیواتدار یا منیجر تمام حصوں سے جمع کے وصول کرنے کے واسطے مقرر کیا جاتا ہے خاص حصہ دار (مکش بھاگ دار) شکمی حصہ داروں (پٹیا بھاگ دار) کی جمع کے ادا کے واسطے منیجر کے اور منیجر کل جمع کے ادا کے واسطے گورنمنٹ کا جوابدہ ہوتا ہے *

۶ — حصہ دار نشانات حد بندی کی حفاظت کے ذمہ دار ہوتے ہیں *

گورنمنٹ دیہات کے انتظام میں سوائے اسکے آؤر کچھ دست اندازی گورنمنٹ دیہات تعلقہ داری نہیں کرتی ہے کہ وہ اس بات کا بندوبست میں مستعد دست اندازی کر دیتی ہے کہ تعلقہ دار امور مندرجہ ذیل کا کرتی ہے ذمہ دار ہو —

۱ — گانوں کے سرکاری پولس اور جوائن کے انسداد کا ذمہ دار ہو *

۲ — جو اخراجات دیہہ از روئے دستور کے مقرر ہوں یا جو بمقتضائے وقت ضروری ہوں اُن کا ذمہ دار ہو *

۳ — آئندہ سے اُس زمین کو منتقل نہ کرے جس پر جمع دینی بڑتی ہو اور اس قسم کی تمام زمین پر جمع واجب الادا ہوگی خواہ وہ تعلقہ داروں کے قبضہ میں ہو یا آؤر شخصوں کے *

زمیندار اور کاشتکار کے درمیان پیداوار کی تقسیم دھار یا گانوں کے دستور کی بموجب کی جاتی ہے اور اب وہ مندرجہ ذیل عام اصول کے بموجب ہوتی ہے — یعنی جس وقت فصل کہلیان میں رکھی جاتی ہے تو گانوں کے دستور کے بموجب اُسکے حصہ کیئے جاتے ہیں کل فصل میں سے ایک مقدار معین بیج اور بعض ابواب کی بابت معبرا کی جاتی ہے اور باقی گانوں کے خاص دستور کے موافق تعلقہ داروں اور کاشتکاروں کے درمیان تقسیم کی جاتی ہے اوسط حصہ پچاس فیصدی عام غلہ میں اور چالیس فیصدی گیہوں میں اور اڑتالیس فیصدی بن میں فرض کیا گیا ہے پس حقیقت تعلقہ داری بالفعل اس قسم کی ہے جسے کہ بیان کی گئی جسکا استھکام ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۶۲ء کے احکام کے بموجب کیا گیا ہے *

حقیقت ” بانٹ “ (جو مقابل ہی تلپت کا جسمیں پوری جمع

بانٹ دینے ہوتی ہی) دریائے تاپتی کے شمال کی

جانب تمام گجرات کے بعض دیہات میں کم و بیش پائی جاتی ہی —

یہہ حقیقت نہایت قدیم زمانہ سے چلی آئی

حقیقت بانٹ کس جگہ ہی اور راجپوت تھاکروں اور گراسیوں کے قبضہ پائی جاتی ہی

میں ہی جو اُن چھوٹے چھوٹے سرداروں کی

اولاد ہیں جو اُس کے اصلی مالک تھے یہہ بات علی العموم پائی جاتی

ہی کہ ایک گاؤں میں نصف تلپت اور نصف بانٹ ہی جو کسی حد

معین کے ذریعہ سے جیسے کہ سرک یا نالہ ہی علیحدہ ہوتے ہیں اور

خاص گاؤں کے مکانات بھی منقسم ہوتے ہیں یہہ ” بانٹ “ یا تو معافی

ہوتا ہی یا ایک ” سلامی “، یا لگان بالمقطع

اصلیہ اس حقیقت کی اسپر لیا جاتا ہی جسوقت مسلمانوں نے

گجرات پر حملہ کیا تو انہوں نے ملک کو بڑی یا چھوٹی ریاستوں میں

منقسم پایا جنکے سرداروں سے انہوں نے جبباً تمام ملک کو سوائے

ایک چھارم حصہ کے چھین لیا اس چھارم حصہ کا نام ” بانٹ “ یا اراضی

تقسیم شدہ جاری ہو گیا بعض صورتوں میں (جنہیں یہہ خیال کیا گیا ہی

کہ اس غارتگری کی کسب طرَح مزاحمت نہیں ہوسکتی تھی) حقیقت

بانٹ بطور معافی دی جاتی تھی اور جبکہ اسکے برخلاف صورت ہوتی

تھی تو ایک ” سلامی “، یا لگان بالمقطع اسپر لگایا جاتا تھا جو اسوقت تک

موجود ہی مگر کسی کاغذ یا روایت سے بھی یہہ بات واضح نہیں ہوتی

ہی کہ لگان بالمقطع کس اصول پر لگایا جاتا تھا — اراضیات ” بانٹ “

کے کسی قابض کو کوئی حق تحریری حاصل نہیں ہی اور اُسکے حدود

پہلے معتبر کاغذات کی رو سے جو حکومت انگریزی میں تیار کیئے تھے

اور جو حسابات دیہہ میں شامل ہیں قرار دیئے جاتے ہیں بعض علاقہ

بانٹ کے اودھار جمع کی صورت میں خراج دیتے ہیں اور یا بعض صورتوں

میں لگان اُنہر معاف ہوتا ہی اور صرف سوسری بزدوبست کا ابواب اُنہو

لہا جاتا ہی — متفرق اراضیات بانٹ معافی لگان ہوسکتے ہیں یا

نہر لگان بالمقطع لیا جاتا ہی

سینچا — غیر منقسم بمقابلہ نرواداری اور بھاگداری اور اُور دیہات
منقسمہ کے — یہہ حقیقت صوبہ کی معمولی
خاصہ (سینچا) رعیت واری حقیقت ہی اور جمع ہر ایک نمبر

پدمایشی پو قرار دی جاتی ہی اور ہندوبست خاص قابض زمین کے
ساتھ کیا جاتا ہی *

نرواداری یا بھاگداری حقیقتوں کی خاص صفت یہہ ہی کہ انہیں
سرکاری مالکداری کے ادا کرنے کے واسطے
حقیقت نرواداری یا ذمہ داری مشترک ہوتی ہی حقیقت سابق الذکر
بھاگداری خاصکر ضلع کھیوا میں پائی جاتی ہی اور

احمد آباد اور سورت میں بھی چند دیہات پائی جاتے ہیں لیکن حقیقت
آخر الذکر صرف کلکتہ پرچ میں پائی جاتی ہی *

دیہات نرواداری میں پٹی دار یا شرکاہ قدیمی کاشتکاران مالک کی
اولاد میں سے ہیں اور تمام ذیلی حصہ دار
حقیقت نرواداری بھی جنکو برابر حقوق حاصل ہوتے ہیں

پٹی دار کہلاتے ہیں لیکن ہر ایک علاقہ یا بڑے حصہ کا سرینچ مکش
بھاگدار (حصہ دار اعظم) کہلاتا ہی چونکہ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۲ ع کے
رو سے نرواداری اور بھاگداری حقیقتیں تسلیم کی گئیں اور قائم رکھی گئی
تہیں اسوجہ سے اُن دیہات کے ہندوبست کے واسطے جن میں یہہ
حقیقتیں موجود تہیں خاص انتظام کی ضرورت پڑی — حقوق موجودہ
کا رجسٹر تسلیم کیا گیا اور جو مجموعی رقم گانوں پر واجب تھی وہ
بাসٹنٹائے جمع اراضی مشترک کے مختلف حصہ داروں کے درمیان اُن
قیمتوں کے بموجب تقسیم کی گئی تھی جو پھولوتی کے رجسٹر یا رجسٹر
تقسیم میں درج ہوتی تہیں دیہات نروا کی اراضیات جیسا کہ سابق میں
بیان ہوا ہی بعض بڑے بڑے حصوں سے (مکش بھاگ) مرکب ہوئی
ہیں جنہیں شکمی حصہ بھی ہوتے ہیں (پٹیا بھاگ) اور یہہ شکمی
حصہ پھر ایک حد معینہ تک کسرات میں منقسم ہوتے ہیں — ایک
بڑے حصہ کے قابض پٹینٹ مجموعی اُس جمع کے ادا کے ذمہ دار ہوتے ہیں
جو کل حصہ پر واجب الوصول ہوتی ہی اور علیٰ ہذا شکمی حصہ دار
پٹینٹ مجموعی جمع کے اُس حصہ کے ذمہ دار ہوتے ہیں جو اُنکے

شکمی حصہ پر قرار دیا گیا ہو حصہ خزاہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے ہوں بعض اوقات برابر مقدار کے ہوتے ہیں اور بعض اوقات غیر برابر ہوتے ہیں لیکن اُن کی مقدار ہمیشہ مشہور و معروف اور مسلمہ ہوتی ہی جسکے باعث سے وہ مالکداری جو کل گانوں پر واجب ہوتی ہی ٹھیک ٹھیک اُن کے درمیان تقسیم ہو جاتی ہی *

ایسا شان و نادر ہی ہوتا ہی کہ ایک نروا گانوں کی تمام زمین نروا کے اندر شامل ہو اور اراضی مشترک (ماجمن) کا ہمیشہ ایک حصہ ایسا ہوتا ہی

بندوبست مشترک
(ماجمن) زمین کا

جس کا انتظام صاحب کلکٹر قاعدہ رعیت واری کے بموجب کرتے ہیں یہ زمین بعض اوقات "نرواداروں" کے قبضہ میں کہ بطور "نروا" کے بلکہ بطور "ماجمن" کے ہوتی ہی اور اس حالت میں وہ اپنی کاشت کے بموجب اُس کی جمع کے ذمہ دار ہوتے ہیں اور جہاں کہیں یہ صورت نہیں ہوتی ہی وہاں اُس کا انتظام بطور عام "سینچا" یا موضع غیر منقسم کے "نروا" سے اقسام حقیقہ نروا کی * بالکل خلاف طور پر ہوتا ہی — تمام دیہات "نروا" کی بناوٹ ٹھیک ٹھیک یکساں نہیں ہوتی ہی مثلاً اُن کے اقسام حسب تفصیل ذیل ہوتے ہیں *

۱ — پٹی داری مکمل جس میں تمام زمینیں جدا گانہ مختلف مالکوں کے قبضہ میں ہوتی ہیں جنہیں سے ہر ایک شخص اپنی خاص زمین کا بندوبست کرتا ہی اور اپنا حصہ معین جمع کا ادا کرتا ہی اور اگر ایک حصہ دار اپنے معاہدوں کو پورا نہ کر سکے تو تمام حصہ دار مشترک طور پر ذمہ دار ہوتے ہیں *

۲ — پٹی داری غیر مکمل جس میں زمین کا کچھ حصہ تو شراکت میں اور کچھ حصہ پر علیحدہ علیحدہ متعدد شخصوں کا قبضہ ہوتا ہی اور مشترک زمین کے منافع بھی اول سرکاری مالکداری ادا کی جاتی ہی جو بموجب شرح کے متعدد حصوں پر قرار دی جاتی ہی — بندوبست جدید میں ہر ایک کی خصوصیتیں قائم رکھی گئی ہیں *

بندوبست پیمائشی کے بموجب اکثر دیہات نروا کے باشندوں کو خاص اُنکی خواہش پر بہہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ مالگذاری کی بابت اپنی اپنی ذمہ داریوں کو بجائے برائی علامتی تقسیم رجسٹر پھیلوتی کے اپنے اپنے حصوں کی جمع کے موافق تقسیم کر لیں *

نرواداری اور بھاگداری دیہات میں وہ تمام اشخاص جو اراضیات نروا یا بھاگداری کو کاشت کرتے ہوں گے اُنکے دیہات نروا اور بھاگداری حقوق کیسے ہی کیوں نہ ہوں کچھہ گورنمنٹ میں کاشتکاروں کو کیا منصب حاصل ہے * کی آسامیاں نہیں ہوتی ہیں بلکہ بھاگداروں کی آسامیاں ہوتی ہیں کہ صرف وہی مالگذاری کے ذمہ دار ہوتے ہیں — اُن کے اقسام حسب تفصیل ذیل ہیں *

۱ — کاشتکاران تابع موزی — جو نروادار کی مرضی پر کاشت کرتے ہوں جنکو اُنکو بیدخل کرنے یا جب چاہے جب اُنکی لگان کے بڑھانے کا اختیار حاصل ہوتا ہے *

۲ — کاشتکاران معمولی — جو اُس وقت تک کہ وہ معمولی لگان ادا کیا کریں بیدخل نہیں ہو سکتے ہیں اور بہہ لگان علی العموم یا تو ایک معین حصہ پیداوار کا ہوتا ہے یا زیادہ تر معمولی لگان بیگوتی ہوتا ہے جو عموماً کتب دیہہ میں درج ہوتا ہے *

بندوبست پیمائش کے جاری ہونے کے بعد بہت جلد ایک مثال تیار کی جاتی ہے جس میں اعلیٰ اور ادنیٰ درجہ کے کاشتکاروں کے حقوق علیحدہ علیحدہ درج ہوتے ہیں لیکن بہہ مثلیں عدالتی فیصلوں کا اثر نہیں رکھتی ہیں *

حقیقت بھاگداری حقیقت نرواداری سے صرف ایک ضروری بات میں مختلف ہے یعنی یہہ کہ حقیقت سابق الذکر میں ہر ایک کھیت پر ہمیشہ ایک معین بیگوتی جمع ہوتی ہے اور اگرچہ ہر ایک حصہ (بھاگ) کی جمع اُن متعدد کھیتوں کی جمع کا مجموعہ نہیں ہوتی تو ہر اُس حصہ کے اندر شامل ہوتے ہیں تاہم وہ تمام اراضیات بھاگداری کی

جمع کشتوار کی میزان کے برابر ہوتی تھی جو رجسٹر پہلاوتی کے بموجب منقسم ہوتے تھے — بخلاف اسکے حقیقت نرواداری میں ایک علیحدہ کشتوار جمع ہوگا نہیں ہوتی تھی اور مالگذاری یکجائی قرار دی جاتی تھی *

یہ بات واضح ہوگئی کہ اگرچہ نرواداری گزاری حقیقتیں پیمائش میں اپنی اصل ہیئت پر قائم رکھی گئی ہیں تاہم جو مقدار مالگذاری کی یکمشت ادا کوئی چاہئے اُسکی مقدار جمع کشتوار کے ذریعہ سے تحقیق کی گئی ہے پس اگر اس قسم کا کوئی اتفاق پیدا ہو جیسا کہ ضمن ۲ دفعہ ۸ رگیولیشن ۱۷ سنہ ۱۸۲۷ع فرض کیا گیا ہے (یعنی یہ کہ وہ بوجہ عدم ادائے مالگذاری کے بہر گورنمنٹ کے قبضہ میں آجائے) تو شرح پیمائشی فوراً ٹھیک اسطرح پر جاری ہو سکتی ہے جیسے معمولی سرکاری (سینچا) دیہات میں *

گجرات کے بعض مقامات یعنی دریائے ماہی کے کناروں پر اور کلکٹری احمدآباد کے تعلقہ پر انتیج میں بعض دیہات پر لوگوں کا قبضہ اُس حقیقت کے بموجب ہے جسکو مہواسی کہتے ہیں اور وہ سرکاری مالگذاری کو ایک رقم یکمشت کے ذریعہ سے ادا کرتے ہیں جسکی مقدار بعض اوقات تو معین ہوتی ہے اور بعض اوقات کلکٹر کی مرضی کے موافق بدلانی دیتی ہے یہ دیہات مہواسی کوئی یا قوم راجپوت کے سرداروں کی اولاد کے قبضہ میں ہیں جو کسی زمانہ میں بڑے قزاق تھے اور جنکے خوف سے تمام ملک کانپتا تھا — خاص حصہ دار علی العموم ٹپاکر ہیں اور وہ مکش بھاگدار کہلاتے ہیں اور شکمی حصہ دار پتیا بھاگدار یعنی اُسی نام سے کہلاتے ہیں جیسے کہ دیہات نرواداری میں — انہیں سے اکثر اضلاع ابتدا میں لگاں سے معاف تھے یا اُن پر کسیقدر خراج لیا جاتا تھا اس حقیقت سے علی العموم بعض شرائط متعلق ہوتی تھیں — مثلاً ملک کے ایک چھوٹے سے قطع کی پولس کا انتظام اور بعض راستوں کو جنہیں ڈاکو رہتے ہوں جاری رکھنا اور قابضان حقیقت اور اُنکے بھائی بندوقوں کا روت کھسوت سے باز رکھنا — انگریزی عہد میں اور ایک عمدہ پولس کے انتظام میں یہ شرائط بالمشبہ فضول ہیں اور کانٹوں والے صرف جمع کے ادا کرنے کے ذمہ دار

سمجھے جاتے ہیں پچھلے چند برسوں سے تلائس (متعاسب دیہہ) بعض دیہات مہواسی منضبطہ میں مقرر کیئے گئے ہیں اور جمع اُن حصہ داروں سے وصول کی جاتی ہی جو غلہ یا نقدی کے لگان پر اپنی اراضیات کا شکمی پتہ دیدیتے ہیں انہیں سے بعض دیہات میں پیمائش مال کے جاری کرنے کی تجویز ہو رہی ہی اور اُس وقت قابضان زمین کے ساتھ ایک ہندوبست خاص کیا جاویگا *

کلکٹری کہوڑا کے علاقہ تھارہ میں مسلمان زمینداروں کی ایک قوم رہتی ہی جو ”مالک“ کہلاتے ہیں اور ایک خاص حقیت کے بموجب اپنے دیہات پر قابض ہیں جسکی اصلیت حسب تفصیل ذیل ہی —

قریب چار صدی کا عرصہ ہوا کہ محمد بیگ آرا سلطان احمد آباد نے وقت فتح کرنے پورا گڈے کے (جو ایک مشہور و معروف قلعہ قریب چمپانور کے ہی) جنگی خدمات کے صلہ میں بارہ گانوں مسلمانوں کے بعض خاندانوں کو عطا کیئے تھے جو مالک جاواس کے نام سے مشہور تھے — وقت جاری ہونے انگریزی حکومت کے یہہ بارہ گانوں اسوجہ سے کہ اُنکے ٹمے نئے نکلے آباد ہو گئے سترو ہو گئے اور اب اُنکی تعداد ستائیس ہی اور اُن سب کا ہندوبست جدید جاری کیا گیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ گانوں ابتدا میں معافی لگان تھے اور ڈھاٹی سو برس تک اسطرح رہے قریب ڈیڑہ سو برس گذرے کہ مرہٹوں نے مالکوں کو اپنے دیہات کی ہابت ایک خراج معین (اودھار جمعبندی) دینے پر مجبور کیا اس سے چند روز بعد (یعنی سنہ ۱۷۶۹ع کے قریب) گائیڈار کی فوج ملک گھری نے ایک زاید خراج ”گھاس دانہ“ کے نام سے وصول کیا اور یہہ خراج حکومت انگریزی کے قائم ہونے تک جاری رہا — اُس وقت یہہ محصول بدلا گیا اور گورنمنٹ انگریزی مہاراجہ گائیڈار کو اُسکو ادا کرنے لگی — علاوہ اسکے چند دیہات مالکی پر ایک خراج قائم کیا گیا جو بلاسپور کے بابی کو ادا کیا جاتا تھا لیکن یہہ خراج بھی بدلا گیا اور گورنمنٹ انگریزی بابی بلاسپور کو اُسکو ادا کرتی رہی — مرہٹوں کے خراج (اودھار جمعبندی) کے ادا کرنے کے واسطے مالکوں نے اپنے کاشتکاروں سے ایک محصول جزیہ (کرم دیرو) اور ایک ٹیکس بذریعہ جانس کے

(راجپوت) لینا شروع کیا جسکی مقدار زمین کی پیدوار کی ایک
ثلث تھی *

سنہ ۱۸۶۵ ع میں دیہات مالکی پیمائش کے ذریعہ سے ناپے گئے
اور انکی قیمت قرار دی گئی اور انمیں
بندوبست جاری کیا گیا جسکو اُس زمانہ کے
بعد اسطرح پر استحکام ہو گیا ہی کہ مختلف مالکوں کو سندیں عطا
کی گئی ہیں *

بعض مسلم دیہات میں یا دیہات کے حصوں میں اراضیات ”بانٹ“
جو سرکاری لکھی گئی ہیں حقیقت اُردھار
جمہندی پر لوگوں کے قبضہ میں ہیں جس
سے یہ مراد ہی کہ وہ صرف ایک جمع معین کے ذمہ دار ہیں اور یہ
جمع جمع کی ایک عام ترمیم کے وقت بھی دستور قائم رہتی ہی کیونکہ
قابضان زمین کو گورنمنٹ کے حق کے محدود ہونے کے بعد اسبات کا
استحقاق حاصل ہوتا ہی کہ جمع کی ایک خاص حد معین کرالیں اور
دیہات بھی جو بانٹ نہیں ہیں اس حقیقت پر لوگوں کے قبضہ میں
ہیں ان دیہات کی پیمائش صرف یکجائی کی گئی ہی اور جمع معینہ
میں کچھ مداخلت نہیں کی گئی ہی *

اس صوبہ کے مختلف حصوں میں چند دیہات پر لوگوں کا قبضہ
اُس حقیقت کے بموجب ہی جسکو حقیقت
شراتی کہتے ہیں لفظ شراتی عربی سے

مستخرج ہی جسکے معنی شریک کے ہیں ان دیہات میں گورنمنٹ
مالگذاری کے کسیقدر حصہ کی اور باقی کے کاشتکار مستحق ہوتے ہیں
اور مختلف حصوں کی مقدار دس آدھ سے لیکر چھ آدھ تک
ہوتی ہی — جو صورت حقیقت مالکی کی بالفعل ہو گئی ہی اُس سے
یہ حقیقت کچھ مختلف نہیں ہی اور ہر دو صورتوں میں کاشتکاروں کو
بباندی ادا کرنے اُس معین حصہ مالگذاری کے جو گورنمنٹ کو واجب ہو
اپنی تمام زمینوں پر قبضہ کرنے اور انکو شکمی پتہ پر دینے کا استحقاق
حاصل ہی *

مربہ کجرات میں وہ اراضیات جو کل منتقل کردی گئی ہوں یا
 چنکا کوئی جزر منتقل کردیا گیا ہو نہایت
 اراضیات منتقل شدہ وسیع ہوں اور انکے مختلف نام ہیں جنمیں
 بے خاص نام حسب تفصیل ذیل ہیں —

چاکریات ہر ایک قسم کی (وہ اراضیات جو خدمتوں کے صلہ میں
 دی گئی ہوں) *

پسیتا (وہ زمین جو خدوات میں دی جاوے یا کاربگروں اور بہانوں
 اور چرن وغیرہ کو دی جاوے) *

ہاریا (جوخوں کی قیمت یا حفاظت کا صلہ ہوتی تھی) *

وظیفہ (جو مذہب اسلام کے عابدوں کو دیا جاتا تھا) *

یہ اراضیات “ تکر ” (معافی لگان) “ یا سلامیہ ” (جسپر لگان
 بالمقطع واجب ہو) کہلاتی ہیں اور انکی یہو یہہ قسمیں ہیں
 “ بیچانیا ” (فروخت شدہ) “ گرانیا ” (مرہونہ) اور یہہ یہو
 مندرجہ ذیل ناموں سے مشہور ہیں — پسیتا سلامیہ — پسیتا بیچن
 سلامیہ — پسیتا بیچانیا تکر — ہاریا گرانیا سلامیہ — و علی ہذا •

یہہ تمام زمینیں اب سندھیہ ہیں یا ایکٹ بندوبست سوسری کے
 بموجب (زرے سندوں کے لوگوں کے قبضہ میں ہیں اور اسبطرح پر
 حساب میں لکھی جاتی ہیں مثلاً وہ اراضی پسیتا جو لگان بالمقطع کے
 لائق ہو اور جو زمانہ سابق میں فروخت ہوچکی تھی اور بالفعل اصل
 موہوب الیہ کے ورثا کے قبضہ میں نہیں ہی صرف پسیتا ہی نہیں کہلاتی
 ہی بلکہ پسیتا بیچانیا سلامیہ سندھیہ وغیرہ وغیرہ کہلاتی ہی •

صوبہ کانکن کی حقیقتیں

کلکٹری ٹانا میں تمام زمینیں پر لوگوں کا قبضہ رقبہ پیمائشی کے بموجب
 ہی اور قابض زمین کو علی العموم کوئی ایسا عمدہ حق حاصل نہیں ہی
 جیسا کہ پیمائشی سے حاصل ہوتا ہی — وہاں کوئی زمین میراث خاص
 نہیں ہی مگر سابق میں بہت سی مقدار زمین کی سوتی کہلاتی تھی
 اور ایک ایسی حقیقت کے بموجب اسکی کاشعہ ہوئی تھی جو میراث

کے مشابہہ تھی مگر وہ اُسکی مافند منفعات بخش نہیں ہوتی تھی لیکن یہہ حقیقت اب رقبہ پیمایشی میں شامل ہو گئی ہی جو مہرات سابق کی بہ نسبت شان و نامور ہی قیمت میں کم ہی *

شمالی کانکن میں اراضیات مندرجہ ذیل رقبہ پیمایشی سے

دیگر حقیقتیں مستثنیٰ ہیں —

اول — بہت سے دیہات کھدوتی خاصکر تعلقہ ساسٹ ہیں *
دویم — چند دیہات اسافٹ جو مختلف تعاقوں میں جا بجا واقع ہیں *

سویم — وہ اراضیات جو شلوتری کے نام سے مشہور ہیں جو ٹاپو سمندر کے کڈارہ پر اور ہا بڑی بڑی کھڑیوں کے گرد واقع ہیں *

البتہ چند دیہات بطور معمولی انعام کے لوگوں کے قبضہ میں ہیں اور ایسے وطن میں جو معمولی طور پر خدمات کی عوض میں دیئے جاتے ہیں مگر جو حقیقتیں اسی قسم کی باقی پریزیڈنسی میں ہیں اُن سے یہہ کسی طرح پر مختلف نہیں ہیں *

جنوبی اور شمالی کانکن کے کھدوتوں کے درمیان امتیاز کرنا نہایت ضرور ہی شمالی کانکن کی کھدوت (گو وہ حقیقت کھدوتی *
علی العموم کاشتکار ہیں) درحقیقت چند

دیہات کے ہتہ دار ہیں یعنی چند دیہات عموماً ایک خاندان میں ہوتے ہیں اور اُنہوں نے اپنی زمین تمام صورتوں میں گورنمنٹ انگریزی سے حاصل کی تھی گو اسکو ایک عرصہ دراز ہوا اُنہوں نے ہوگز زمین کے مالک ہونے کا دعوے نہیں کیا ہی اور جو شخص اُنکے تحت میں کاشت کرتے ہیں اُنکے حق و حقوق میں اسبات سے کسی طرح خلل واقع نہیں ہوتا کہ اُن کھدوتوں کے گنوں ہتہ پر ہیں دیہات کھدوتی کی پیمایش کی گئی ہی مگر اُن پر جمع نہیں قرار دی گئی ہی اور چونکہ اسوجہ سے رقبہ پیمایشی کا اُنہیں رواج نہیں ہی اسوجہ سے کاشتکاروں کے حقوق اب بھی ” سوتی “ (جسکا صدر میں ذکر ہوا) اور ” چٹالی “ یا ” گتھراہی “ کے نام سے بھی پہچانے جاتے ہیں *

حقیقت اسافٹ زیادہ تر قریب قریب حقیقت کھیوتی جنوبی کانکن کے ہی گو اُسہیں اُسکی سی دقتیں نہیں ہوتی ہیں مسٹر سٹین کار صاحب نے بیان کیا ہی کہ " اسافٹ وہ نام ہی جو اُن دیہات کھیوتی کے واسطے قرار دیا جاتا ہی جو زمینداروں کے قبضہ میں ہوتے ہیں یہ بات نہایت صاف صاف نہیں معلوم ہوتی کہ اس سے صاحب موصوف کئی کہا مراد ہی لیکن درحقیقت ایک موضع اسافٹ ایک ایسا مستقل مزرعہ یا پتہ ہوتا ہی جسپر گورنمنٹ جب چاہتی تھی اپنا قبضہ کر سکتی تھی (گو گورنمنٹ انگریزی کے عہد میں یہ بات نہیں ہی) اور اُنہو ہمیشہ اس شرط پر قبضہ ہوتا تھا کہ ضاع کی شرح کے بموجب پوری جمع ادا کی جاوے گی — پس اسوجہ سے اضلاع اسافٹ کی پیمائش کی گئی ہی اور قابضان اراضی اُن حقوق سے جو اُن کو اراضی میں حاصل ہوتے ہیں اسافٹ دار سے علیحدہ فائدہ اوتھاتے تھے *

اراضیات شلوتری وہ اراضیات ہیں جو سمندر سے نکال کر درست کی گئی ہیں اور اُن کے گرد پشتہ بنایا گیا ہی

حقیقت شلوتری

اور چٹکا وجود پشتوں کے درست رہنے پر موقوف ہی — ان درست کی ہوئی زمینوں کو علی العموم " کھاری " کہتے ہیں *

یہ حقیقت دو قسم کی ہوتی ہی اول شلوتری خاص — جسمیں کھار اُس شخص کی ملکیت ہوتا ہی جسنے اُسکو درست کیا ہو یا اُسکے قائمقاموں کی — شلوتی داروں کو حق ملکیت کا حاصل ہونا خیال کیا گیا ہی وہ اِن اراضیات کا پتہ اپنی مرضی سے دیتے ہیں اور پورائے دستور کے موافق وہ علاوہ جمع کے فی بیگہ ایک من چانول بیرونی پشتوں کی مرمت کی بابت لیتے ہیں — وقت پیمائش کے ان اراضیات کی پیمائش اور از سر نو تشخیص اُسی طریقہ میں کی گئی تھی جیسے کہ سرکاری زمینوں کی — دوسری قسم اراضیات شلوتری کی وہ ہی جہیں یا خود گورنمنٹ نے کھار کو درست کیا اور یا وہ از روے ضیعی کے اُن ہو قبضہ ہو گئی اِن کھاروں کے کاشتکار بھی اپنی زمینوں کو اسطرح کاشت کرتے ہیں جیسے کہ اُور آسامیاں پیمائشی کرتی ہیں مگر ایک زائد جمع

جو بجائے "شلوٹری ماند" کے خیال کی جاتی تھی جسکا صدر میں ذکر ہوا پشتوں کی مرمت میں لگائی جاتی ہے •

جٹو بی کانگن

کولابا اور رتناگری کی کلتڑیوں میں حقیقت پیمائشی بہت کم پائی جاتی ہے کولابا کے دو شمالی تعلقوں میں تو اُسکا علی العموم رواج ہے مگر باقی ضلع میں اتر تمام رتناگری میں وہ صرف اُن دیہات میں پائی جاتی ہے جو سرکاری جائداد یعنی خالصہ ہیں — کولابا کے شمالی حصہ میں چند گاؤں ایسے ہیں جنہر لوگوں کا قبضہ حقیقت اسانت کے بموجب ہے جسکا صدر میں ذکر ہوا ورنہ اور طرح پر حقیقت کھڑوتی کا سب سے زیادہ رواج ہے گو ان تمام دیہات میں بہت سے حقوق مالکیت ایسے ہیں جو دیہات کھڑوت کے حقوق مالکیت سے بالکل علیحدہ ہیں اور بعض صورتوں میں اُن سے بھی پورے ہیں *

حقیقت کھڑوتی کی نسبت بالفعل صرف اُن خاص خاص باتوں کا بیان کرنا مناسب ہے جنکی نسبت کچھ کلام نہیں اس حقیقت کی خاص خاص ہے اگرچہ اکثر آدمیوں کو یہ یقین ہے کہ کھڑوت ابتدا میں اور تین سو پچاس برس سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا کہ وہ صرف کاشتکار تھے اور مالک کی ترقی کے واسطے وہ پتوں پر زمین کاشت کرتے تھے مگر اب یہ بات علی العموم تسلیم کی گئی ہے کہ اُنکو اب محدود مالک تصور کرنا چاہیئے بلحاظ اصول کے اُن کا منصب بنکالہ کے اُن زمینداروں کے نہایت مشابہ ہے جن کے ساتھ بندوبست استعماری نہیں ہوا ہے کیونکہ اس امر میں ہرگز شبہ نہیں ہوا ہے کہ اُن پر جمع کا اضافہ ہو سکتا ہے مگر چونکہ اُن کی حقیقتیں نہایت چھوٹی چھوٹی ہیں اور اکثر صورتوں میں اُن کو بڑی جمع ادا کرنی پڑتی ہے اور اُنکے گاؤں ہندوؤں کے قانون وراثت کی رو سے بہت سے شکیں حصہ داروں کے قبضہ میں ہیں اسوجہ سے جو ظاہری مشابہت اُن کے اور زمینداروں کے درمیان ہے اُس کا لحاظ کرنا بہتر ہے اس حقیقت سے متعلق خاص خاص باتیں جنکی نسبت کچھ کلام نہیں ہے حسب تفصیل ذیل ہیں —

ادل — اُنکو یکمشت جمع کے ادا کرنے کے بعد اپنے دیہات پر قبضہ رکھنے کا استحقاق حاصل ہی بشرطیکہ اُس کھیوتی وطن کے شرکاء ہوسال ایک قبولیت لکھ کر گورنمنٹ کے حوالہ کیا کریں جنکو اُس قبولیت کے دینے کا اختیار حاصل ہو اگر جمع نہ ادا کی جاوے یا قبولیت نہ دی جاوے تو کانوں ضبط کراہا جاتا ہی مگر جو نقصان گورنمنٹ کو کھیوتوں کی نادھندی سے ہوا ہو اُسکے پورا کرنے کے بعد وہ پھر واپس کر دیا جاتا ہی *

دویم — اُن کو اُن تمام زمینوں کا سخت لگان پر پتہ دینے کا استحقاق حاصل ہی جنہیں کھیوتی مستقل حقوق دخیلکاری ہوں *

سویم — اُن کو اُن تمام اراضیات کی نسبت استحقاق حاصل ہوتا ہی جو اُسکے مستقل دخیلکاروں کی غیر حاضری یا نادھندی کے سبب سے (خولہ وہ چند روزہ ہو یا دواسی) ضبط ہو جاویں *

چہارم — کھیوتوں پر یہ فرض ہی کہ وہ بغیر لینے کسی معاوضہ کے تمام مستقل دخیلکاروں سے جمع وصول کیا کریں اور گورنمنٹ اسباب میں اُن کو مدد دیتی ہی *

کہتے ہیں کہ حقیقت کھیوتی کی بنیاد صوبہ داری دیول میں پیدا ہوئی تھی چر دریائے وشستی سے دریائے دیوگڈہ تک واقع ہی جو قریب قریب اُسی ضلع

کے برابر ختم ہوتا ہی جسمیں جہ پاون برہمن رہتے ہیں اگرچہ بلاشبہ دریائے دیوگڈہ کے جنوب میں کھیوت اب بھی باٹے جاتے ہیں تاہم اُن کے اختیارات اُن کھیوتوں کے اختیارات کی بہ نسبت جو شمال کی جانب رہتے ہیں بہت کم تسلیم کیئے جاتے ہیں *

جنوبی کانکن میں باقی حقیقتیں حسب تفصیل ذیل ہیں —
اول حقیقت دھاریکری جو دکھن کی حقیقت

میراث سے بہت کم مختلف ہی دھاریکری
لگان زمین ادا کرتے ہیں جسمیں صرف ضلع کی عام دیہاتیں کے وقت

اضافہ ہر سہ ماہی اور فی زمانہ وہ کسی طرح پڑھوٹوں کے ماتحت نہیں ہیں گو وہ سابق میں بلاشبہ اُن کو مختلف قسم کے محصولات دیا کرتے تھے — اُن کو انتقال حقیت کا وہی حق حاصل ہی جو میراث داروں کو حاصل ہی ملکتری رتناگری کے ٹھہر پٹا میں چند مالکان اراضی دو پکڑی پارنی دو پکڑی اور دس پکڑی کے نام سے مشہور ہیں — لیکن انہیں اور دھاریگری میں صرف یہ اختلاف ہی کہ وہ علاوہ اپنی جمع معین کے کسی قدر روپیہ ٹھہوٹوں کو ادا کرتے ہیں مگر اپنی زمین کی نسبت اُنکو ہر ایک طرح پڑھوٹوں کے حق حاصل ہوتے ہیں جو دھاریگری کو حاصل ہوتے ہیں *

چند قابضان زمین ایسے بھی ہوتے ہیں جو علی العموم وطن دار کل کے نام دار نہ ہوں اور یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ کبیوت اُنکو بیدخل نہیں کر سکتے ہیں اور اُنکو بعض صورتوں میں اپنی زمین کے منتقل کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے یہ لوگ اُن کاشتکاروں کی اراک میں سے خیال کیئے جاتے ہیں جو قبل اس سے کہ کبیوت اپنے عطیات حاصل کریں دیہات میں زمینوں پر قبض تھے باقی کاشتکار جنہ انکے پیمائش جاری نہیں کی گئی ہی اپنی زمینوں کی عوض پیداوار کا ایک حصہ دیتے ہیں جسکی مقدار گانوں کے دستور اور فصل کی کیفیت کے بموجب $\frac{1}{4}$ و $\frac{1}{2}$ ہوتی تھی جو اکثر امور اس حقیت کی نسبت متنازعہ فیہ ہیں اُنہیں سے ایک خاص امر یہ ہے کہ ایا یہ کاشتکار کبیوتوں کی آسامیوں تابع مرضی ہیں یا نہیں *

بندوبست پیمائشی میں بذریعہ جنس کے اسطرح رسدنی طور پر روپہ ادا کرنے کی عیوض میں نقد جمع گورنمنٹ انتظام ہو جب بندوبست کا حصہ اور غلہ کبیوت کا حصہ قرار دیا گیا ہے اور کاشتکاروں کو (اُن ارضیات کے کاشتکاروں کے علاوہ جو کبیوت کے نام سے لکھی ہوں اور جن کی اکثر دیہات میں ایک بڑی مقدار موجود ہے) ایک پیمائشی کے بموجب حقرق دخیلکاری بجز اس کے عطا کیئے گئے ہیں کہ اُنکو اپنی کاشت کے منتقل کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے •

سمندر کے کنارہ یا بہی بڑی کھڑیوں کے کنارہ پر زمین کے وسیع
 قطعہ اس غرض سے لوگوں کو پتہ پر دیئے گئے
 زمین کی درستی کے واسطے ہیں کہ وہ اُن کو درست کریں اور قابل زراعت
 پٹروں کا دینا

کے بناوین یہ زمینیں سابق میں یا تو کھڑی
 دلدل کی زمینیں اور یا ریٹلا کنارہ سمندر کا تھیں اور اُس مقام پر سے اوپر
 تھیں جہاں تک مد و جزر پہنچتا ہی اور اُنہیں سے پہلی قسم کی زمینوں
 میں چانول کی زراعت کی گئی اور دوسری قسم کی زمینوں میں
 نابجیل کے باغ لگائے گئے پس پیمائش کے جاری ہونے کے بعد اس قسم کی
 زمینوں کا پتہ معمولی رقبہ پیمائشی کے بموجب لوگوں کو دیا جاتا ہی *

صوبہ سندھ میں حقیقت اراضی کی کیا کیفیت تھی

جس حقیقت کے بموجب سندھ میں زمین پر لوگوں کا قبضہ ہی
 وہ نہایت سادہ قسم کی ہی اور اگرچہ اسمیں
 موجودہ حقیقتوں کی کیفیت کچھ شبہ نہیں ہی کہ قوم ہنود کے قدیمی
 زمانوں میں اور برہمنوں کے خاندانوں کے عہد میں سندھ میں بھی حقیقت
 اراضی کی نسبت وہی جہگڑے تھے جیسے کہ ہندوستان کے آؤر صوبوں
 میں تھے مگر چونکہ صوبہ مذکور پر متواتر مسلمانوں کے حملہ اور فتوحات
 کی موجیں گذر گئیں اور آخر کار بہت سے باشندوں نے اپنے قدیمی مذہب
 کو ترک کر کے مذہب اسلام قبول کر لیا اسوجہ سے قدیمی دستور رفتہ رفتہ
 موقوف ہو گئے اور اُنکی جگہ وہ دستور جاری ہو گئے جو فتح مند قوم اپنے
 ساتھ لائی تھی دیہاتی انتظام جسکی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہی اور
 غالباً یہ خیال صحیح ہی کہ کسی زمانہ میں صوبہ سندھ میں وہ
 نہایت ترقی پر تھا اس عہد میں شامل تھا البتہ اُن خاندانوں کا
 گروہ جو کسی شخص کو اپنا سرگروہ سمجھتے تھے اور اراضی دیہہ معہ اپنے
 حدود مسلمہ کے اب تک باقی ہی لیکن ایک ایسی جماعت کے تمام
 نشانات جز انتظامی مقاصد کے واسطے ہو اور عہدہ داران دیہہ جنکے تعلق
 کچھ کام ہو اور جنکے واسطے کچھ وظیفہ مقرر ہو اُن کے تمام نشانات کو
 معدوم ہوئے عرصہ دراز ہوا اور آج کل اُسکی نسبت کوئی روایت بھی
 مشہور نہیں ہی *

صوبہ سندھ میں زمین بہت سے کسانوں اور بڑے بڑے مالکوں کی ایک جماعت قلیل کے قبضہ میں ہی غالباً تمام حقیقتوں میں سے نصف حقیقتوں کی مقدار پانچ پانچ ایکڑ سے اور ایک چوتھائی حقیقتوں کی مقدار تیس تیس ایکڑ سے زیادہ نہیں ہی تاہم اس بات کی علامتیں ناپیدا نہیں ہیں کہ کچھ بہت عرصہ نہیں گزرا کہ تمام زمین بڑے بڑے مالکوں کے قبضہ میں تھی چنانچہ علی العموم یہ بات پائی جاوے گی کہ جس زمین میں بالفعل زراعت ہوتی ہی اور جو افتادہ زمین آبپاشی کی موجودہ یا سابق کے ذریعوں کے قریب واقع ہی اُس میں سے بہت سی زمین کسی نہ کسی زمانہ میں کسی بڑے مالک کے قبضہ میں تھی جو چھوٹے چھوٹے قابض زمین کے آج کل موجود ہیں اُنکے بزرگ غالباً ایسے کاشتکار تھے جو بذریعہ ادائے لگان یا ابواب کے (جسکو سندھ میں " لایو " کہتے ہیں) ایک زمیندار کے اعلیٰ حق کو تسلیم کرتے تھے یہ حالات حقیقت کی زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے تھی جسمیں کمزور آدمیوں کو جان یا مال کی حفاظت بجز اس کے آؤر کسی صورت سے نصیب نہیں ہوتی تھی کہ وہ کسی زبردست شخص کی حمایت میں ہوں اور سلطنت کے حق میں یہی اس قسم کی حقیقت کا ہونا اسطرح ضروری تھا کیونکہ اُسکے پاس اسقدر ملازم موجود نہ تھے جو چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کی ایک جماعت انہوں سے محاصل کی تحصیل کرنے کے واسطے کافی ہوں اور اسوجہ سے گورنمنٹ اس بات پر مجبور نہی کہ جہاں تک ممکن ہو بہت تھوڑے اور دولت مند شخصوں کے ساتھ اپنا بندوبست کرے رفتہ رفتہ کاشتکاروں نے زمین کے حقوق زمینداری کو خرید کر لیا یا وہ مالکوں کے لاوارث فرت ہو جانے کی وجہ سے ضبط یا آؤر طرح پر معطل ہو گئی اور اسطرح ہر کسانوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی جیسے کہ آج کل موجود ہی *

اس صوبہ کے بعض شمالی اضلاع میں اس قسم کی ایک کاشتکاری پائی جاتی ہی جو خاص ذکر کے لائق ہی
 کاشتکاری مرروٹی
 اس کا خاص نام مرروٹی ہوی پان† یعنی کاشت

† لفظ ہوی کے معنی مل چلنے والے یا کاشتکار کے ہیں اور جو شخص ایک اعلیٰ درجہ کے قابض کی زمین کو کاشت کرتا ہو اُس کے واسطے مستعمل ہوتا ہی اور مرروٹی ہوی وہ کاشتکار ہوتا ہی جسکو حق مرروٹی دیا گیا ہو حاصل ہوتا ہی *

موروثی ہی یہہ کاشت طریقہ " ایفاریمنٹور " کے جو پرتگال کے اکثر مقاموں میں نہایت رایج ہی اور طریقہ " بیکل مرہٹ " کے جسکا رواج صوبہ کراننجن میں ہی نہایت مشابہہ ہی اور جس کا ذکر ایم ڈی لیولی صاحب نے اپنے اُس آرٹیکل میں کیا ہی جو انہوں نے ملک بیلجیم اور ہالینڈ کے انتظام اراضی کی نسبت گائیڈن کلب ایسٹری کی اول جلد میں تحریر فرمایا ہی کاشتکار موروثی ایک لگان بالمقطع زمینداری یا مالکانہ کے نام سے مالک کو ادا کرتا ہی — اس لگان بالمقطع کی مقدار شان و فادر ہی چھہ یا آٹھ آنہ فی ایکڑ سے زیادہ نہیں ہوتی ہی اور اُس میں اضافہ نہیں ہو سکتا ہی سرکاری مطالبہ کا بندوبست خاص کاشتکار کے ساتھ کیا جاتا ہی اور اراضی کے رجسٹروں میں وہ قابض کے نام سے لکھا جاتا ہی اور جو لگان بالمقطع مالک کو واجب الادا ہوتا ہی اُس کی مقدار بھی اُن میں درج کی جاتی ہی حق دخیلکاری قابل انتقال ہوتا ہی اور آخر کار حتی الامکان نہایت مکمل اور محفوظ ہوتا ہی کہتے ہیں کہ جس شخص نے کسی علاقہ زمینداری میں افتادہ زمین کو درست کیا اور اُس میں زراعت کی اُسکو یہہ حق حاصل ہو گیا مالک (زمیندار) کا حق اسطرح پر تسلیم کیا جاتا تھا کہ اُسکو ایک لگان بالمقطع جو ہمیشہ کے واسطے مقرر ہوتا تھا ادا کیا جاتا تھا اور کاشتکار کا حق دخیلکاری مستقل ہوتا تھا — موروثی کاشت جیسا کہ سابق میں بیان ہو چکا ہی خامکر شمالی سندھ پر محدود ہی — وہاں اُن اضلاع میں اُس کاشت کا زیادہ رواج پایا جاتا ہی جو دریائے سندھ کے بائیں کنارہ پر واقع ہیں جہاں کہ ملک کے ایک وسیع قطع کے رہنے والے جسمیں بہت سے دیہات شامل ہوتے ہیں موروثی کاشتکار ہوتے ہیں اور ایک یا دو بڑے بڑے مالکوں کو لگان بالمقطع ادا کرتے ہیں بعض اوقات ایک ایسا حق دخیلکاری بھی پایا جاتا ہی جسپر لگان لیا جاتا ہی اور اُس لگان میں اعلیٰ درجہ کا دخیلکار اضافہ کر سکتا ہی مگر یہہ حق فی نفسہ اس قسم کا نہیں ہی جسکی بہت کچھ قدر کی جاتی ہو — مذکورہ بالا حقیقتیں وہ حقیقتیں ہیں جنکے بموجب وہ لوگ زمین پر قابض ہیں جو سرکار کو مالکداری ادا کرتی ہیں *

حقیقت معنی لکان یا کسیقدر معنی لکان میں جاگیریں اور خبرات اور
عطیہ باغات شامل ہیں جاگیروں کی چار اقسام

اُس زمانہ کے لحاظ سے قرار دی گئی ہیں جبکہ
ابتدائی انتقال عمل میں آیا تھا مثلاً پہلی قسم میں وہ انتقالات شامل ہیں
جو خاندان تالپور کی تخت نشینی (سنہ ۱۷۸۳ ع) سے پہلے عمل میں آئے
تھے اور دوسری قسم میں وہ انتقالات شامل ہیں جو خاندان مذکور کی
تخت نشینی کے ابتدائی برسوں میں ظہور میں آئے اور دوسری اور
چوتھی قسم میں وہ انتقالات داخل ہیں جو خاندان مذکور کے متوسط
اور اخیر زمانوں میں عمل میں آئے تھے — پہلی قسم کی جاگیریں
انتقال دواسی ہیں اور دوسری قسم کی جاگیریں اس شرط پر منتقل کی
گئی ہیں کہ وہ ضبط کی جاسکیں یا وقت جانشینی کے اُن کے عرض
میں کچھ روپیہ دینا پڑے اور تیسری اور چوتھی قسم کی جاگیریں بالکل
سرکار میں ضبط ہو جاتی ہیں علاوہ اُن کے ایسی زمینیں بھی ہیں جو
ہمیشہ کے واسطے اُن خاندانوں کو منتقل کر دی گئی ہیں جو چار بڑے
خاندان تالپوری کے نام سے مشہور ہیں اُن خاندانوں میں جانشینی کا
انتظام انہی اصول پر کیا گیا ہے جو دوسری قسم کی جاگیروں کے واسطے
قرار دیئے گئے ہیں مگر چاروں خاندانوں کے دعووں کے طے کرنے میں
قواعد معینہ سے خاص خاص صورتوں میں انصراف کیا گیا ہے تاکہ اُن
سرदारوں کے ساتھ جنکے استحقاق خاص توجہ کے لائق ہوں زیادہ تر
انصاف اور فیاضی کے ساتھ سلوک کیا جاوے *

شکارپور کے قرب و جوار میں انتقالات دواسی کی ایک علیحدہ قسم
پڑی جاتی ہے یعنی اُنکو عطیات پتمنداری کہتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ
یہ عطیات ابتدا میں اُن پتوں کے بموجب عمل میں آئے تھے جو جمع
تخفیف شدہ پر افغانوں کی گورنمنٹ نے شمالی سندھ کے پتہان
باشندوں کو دیئے تھے گو اُن عطیات کی کچھ ہی صورت کیوں نہ ہو مگر
اُس زمانہ کے بعد وہ ہشکل ایک معین مقدار مالکداری کسی خاص زمین کے
ہو گئے ہیں اور ہماری گورنمنٹ نے اُن کو اسی حیثیت سے تسلیم کیا اور
قائم رکھا ہے جو مالکداری اس مد میں مستقل کی گئی ہے اُسکی
مقدار صرف چند ہزار روپیہ ہے *

خیراتی عطیات کی مالگذاری قریب بارہ ہزار روپیہ کے ہی اور
گورنمنٹ انگریزی نے اسوجہ سے کہ لوگ
مدت دراز سے اُن سے فائدہ اُٹھاتے تھے اُن کو
خیراتی عطیات

قائم رکھا ہی *

اب صرف عطیات باغ انتقالات دوامی میں آؤر باقی ہیں سندہ میں
افغانوں اور بلوچوں دونوں کے عہد میں اُس
عطیات باغ
اراضی کی مالگذاری کو جسمیں باغ کے واسطے
زراعت کی جانی تھی ہمیشہ کے واسطے معاف کرنے میں بڑی فیاضی
ظاہر کی جاتی تھی چنانچہ جو عمدہ عمدہ باغ دو فارالسلطنتوں یعنی
شکار پور اور حیدرآباد کے قرب و جوار میں واقع ہیں اُن کے مالک خاص
منشاء اس فیاضی کا تھے اور انگریزی عملداری کے آنے پر یہ عطیات
بہتال رکھے گئے — اُن کی دو قسمیں ہیں *

اول — وہ جن پر لگان بالکل معاف ہو *

دویم — وہ جن پر جمع تخفیف شدہ لی جاتی ہو *

یہ اراضیات بعض شرایط کے ساتھ قابل انتقال ہوتی ہیں اور چونکہ
وہ نہایت بیش قیمت جائداد ہوتی ہیں اسوجہ سے اکثر اوقات وہ
بیع کی جاتی ہیں اور رہن رکھی جاتی ہیں — جو زمین اسطرح پر
منتقل کی گئی ہی اُسکی مقدار دو ہزار ایکڑ سے کم ہی — سندہ میں اور
کوئی انتقالات اس قسم کے نہیں ہیں جو اعمقام پر ذکر کرنے کے لائق
ہوں مگر یہ امر قابل بیان کرنے کے ہی کہ صوبہ سندہ میں تمام جاگیروں
کا حق وراثت گورنمنٹ عالیہ کی خاص ہدایت سے خاندان کے وارثان
ذکور پر محدود کر دیا گیا ہی اور ان اراضیات پر ایک محصول
مختص المقام لیا جاتا ہی جو بحساب پانچھ روپیہ فیصدی اُن کی خالص
پیداوار پر قرار دیا جاتا ہی *

سروشۂ بلدی و بست انتقالات

جن حقیقتوں کے بموجب اراضیات منتقل شدہ اب قائم رکھی گئی
انتقالات
ہیں اُن کے تمام عملی مقاصد کے واسطے

مندرجہ ذیل چار بڑی بڑی قسمیں قرار دی جاسکتی ہیں

۱ — ملکی *

۲ — خدمت *

۳ — مذہبی *

۴ — ذاتی *

ملکی حقیقت کی مد میں وہ ملکی پمنشیں اور حقیقتیں شامل ہیں

جو جاگیر اور سرانجام کے نام سے مشہور ہیں

اس قسم کے عطیات خاصہ قسمت جنوبی کی

کلنٹریوں اور شمالی قسمت کے اضلاع فاسک اور خاندیس میں پائے جاتے

ہیں معلوم ہوتا ہے کہ جاگیر اور سرانجام باوجودیکہ انہیں سے پہلا لفظ

مسلمانوں کا ایجاد کیا ہوا اور دوسرا مرہٹوں کا ایجاد کیا ہوا ایک ہی قسم

سے ہیں اور ابتدا میں سلطنت کی جانب سے ملکی یا جنگی خدمتوں

کے صلہ میں یا سرداروں اور اعلیٰ درجہ کے عہدہ داروں کے ذاتی رتبہ

کے قیام رہنے کے واسطے یہ عطیات عمل میں آئے تھے — لیکن گورنمنٹ

انگریزی کے عہد میں اس قسم کا کوئی امتیاز نہیں کیا جاتا اور جو

جاگیریں اور سرانجام بالفعل پائے جاتے ہیں ان سے باستثنائے چند کے

جنہیں بجائے خدمت کے زر نقد لیا جاتا ہے کوئی شرط خدمتگذاری

کے متعلق نہیں ہے بلکہ وہ موروثی طور پر ایک یا زیادہ پشتوں کے واسطے

صرف ملکی وجوہات پر جاری رکھی گئی ہیں *

زمین یا روپیہ کا عطیہ جو خدمتوں کی عوض میں مقرر کیا جاتا

ہے ایسا عطیہ ہوتا ہے جسکی وجہ سے یا بندگان عطیہ کے بعض فرائض

لازم آتے ہیں اس قسم کے عطیات ابتداء میں اس نظر سے مقرر کیئے گئے

تھے کہ ہر ایک ضلع اور ہر ایک گاؤں میں لوگوں سے بعض خدمتیں

لیجائیں چونکہ دیہات کے انتظام میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں کی

گئی ہے اسوجہ سے اب بھی زمین یا روپیہ کے عطیہ کے عوض میں

گاؤں کی خدمت کی جاتی ہے لیکن پیمائش مال کے جاری ہونے اور

ایک تنخواہ دار پولس کے مقرر ہونے سے ضلع کی خدمت کا طریقہ جو

سابق میں جاری تھا وہ خارج ہو گیا اور جن شخصوں کے واسطے ضلع

کی خدمت کی عوض میں کچھ مقرر تھا انکے ذمہ بھی کچھ کام نہ رہا

پس اب ایک انتظام اس قسم کا کیا گیا ہے کہ اگر وہ شخص چنکے

واسطے اس قسم کا عطیہ مقرر ہی اپنے وظیفہ کا ایک حصہ واپس کر دیں تو وہ خدمت کرنیکی ہو ایک طرح کی ذمہ داری سے بڑی ہو سکتے ہیں *

جو جائداد پہلے ہندوستانی گورنمنٹوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے مذہبی یا خیراتی مکانات کے خرچ کے واسطے عطا کی تھی جیسے کہ مندر اور مسجد وغیرہ ہی اور جو گورنمنٹ انگریزی کے عہد میں قائم رکھی گئی تھی وہ مذہبی حقیقت کے ذیل میں شامل ہی اس قسم کی حقیقت ہمیشہ کے واسطے یا جب تک وہ کام جسکی امداد خرچ کے واسطے وہ ابتدا میں عطا کی گئی تھی یا اب مقرر ہو جا رہی رہے قائم رہتی ہی ۔ سرکاری حساب میں وہ دیواستھان کی مد میں درج کی جاتی ہی *

ذاتی حقیقت کی مد میں وہ بیشمار حقیقتیں شامل ہیں جنکو اگرچہ پہلی گورنمنٹوں نے مختلف ناموں کے ساتھ منتقل کر دیا تھا مگر وہ بغیر کسی امتیاز کے صرف بطور ذاتی انعام یا عطیات غیر مشروط کے جاری رہی گئی ہیں اور لوگ اُن سے فائدہ اُٹھاتے ہیں ۔ قوانین متعلقہ بندوبست سرسری کے بموجب (ایکٹ ۲ و ۳ سنہ ۱۸۶۳ ع بمبئی) اور اُوں ماتحت بندوبستوں کے بموجب ذاتی انعام بیشتر ہمیشہ کے واسطے جاری رہتے ہیں اور بغیر کسی قسم کی شرائط کے منتقل ہو سکتے ہیں لیکن جو انعام بندوبست سرسری مذکورہ بالا سے متعلق نہیں ہیں اُن میں متبادل کرنیکا حق حاصل نہیں ہوتا ہی *

اس پریزیڈنسی کی آراضیات منتقل شدہ کے استحقاق کے جواز کی

نسبت تحقیقات کرنیکا خیال اول ہی اول

سرشتہ انتقالات

سنہ ۱۸۵۱ ع میں اسبٹ کے دریافت ہونے سے

پیدا ہوا کہ جنوبی ملک مرہٹہ میں بمبیش مال کے اجراء کے زمانہ میں اکثر حقیقتیں بغیر کسی اجازت کے از راہ دھوکہ دہی منتقل کر دی گئی تھیں اس قسم کی تحقیقات سنہ ۱۸۲۳ ع میں جنوبی ملک مرہٹہ کی ایک یا دو الگتویوں میں امتحاناً شروع کی گئی تھی اور بعد اُسکے وہ قاعدہ اور انتظام کے ساتھ ہونے لگی اور انعام کمیشن یا سرشتہ انتقالات کے نام سے اُسکو تمام پریزیڈنسی میں وسعت دی گئی مگر چند

درس کے تجربہ کے بعد یہہ دلت معاًوم ہوئی کہ اس سررشتہ کا کام اسوجہہ سے کہ اُس میں نہایت تفصیل کے ساتھ چھان بین کی جاتی تھی نہایت سستی کے ساتھ چلتا تھا پس یہہ بات تجربہ کی گئی کہ جو شخص سرکاری مالکذاری سے معاف ہونے کا دعویٰ کریں اُنکو یہہ اختیار دیا جاوے کہ وہ ایک لکھن بالمقطع ادا کر کے اپنے استحقاق کی تحقیقات سے بچ جاویں چنانچہ اس مقصد سے ایکٹ ۲ و ۷ سنہ ۱۸۶۳ ع جو قوانین ہندوبست سرسری کے نام سے مشہور ہیں منظور کیئے گئے *

سررشتہ انتقالات کی کارروائی اور جو سرسری ہندوبست اُسکے بعد عمل میں آئے اُنکے نتیجے سنہ ۷۱ و ۱۸۷۰ ع تک ذیل میں درج کیئے جاتے ہیں *

۱ — مالکذاری سالانہ جو انتقالات کی نسبت تحقیقات کے شروع ہوتے وقت منتقل کی گئی تھی —

روپیہ			
۸۷۷۵۳۱۹	...	...	آراضی
۳۳۱۲۷۱۵	...	...	نقد
۱۲۰۸۸۰۳۳	...	میزان	

۲ — مالکذاری سالانہ جو سرکار کو فوراً وصول ہوئی یا جسکے ملنے کی توقع ہی —

روپیہ			
۳۷۱۷۱۲۱	...	...	آراضی
۱۲۹۹۸۱۵	...	...	نقد
۵۰۱۳۹۳۶	...	میزان	

۳۔ سالانہ مالکذاری جو اشخاص مملکت الیہ کے واسطے منظور کی گئی —

میزان	نقد	اراضی	
روپیہ	روپیہ	روپیہ	
۵۸۹۸۳۷	۳۰۷۳۸۵	۲۸۲۳۵۲	... ملکی حقیقت
۲۱۹۳۵۲۶	۱۰۹۱۱۵۶	۱۱۰۲۳۷۰	حقیقت بعرض خدمت
۵۳۹۵۰۱۸	۱۷۳۳۳۰	۳۶۶۱۸۸	... مذہبی حقیقت
۳۶۶۳۵۳۲	۳۹۷۳۲	۳۲۶۹۸۰	... ذاتی حقیقت
۶۹۸۷۳۲۳	۱۹۶۶۷۱۳	۵۰۲۰۷۱۰	... میزان

۴۔ بقایا مالکذاری جو گورنمنٹ کے ذمہ واجب تھے مگر جسکی نسبت یہہ تجویز قرار پائی تھی کہ وہ دعویداروں کو واجب الادا نہیں ہی اور گورنمنٹ میں جمع کی گئی لغایت سنہ ۷۳ و ۱۸۷۲ع ... ۲۳۲۸۱۹۱ روپیہ

۵۔ میزان خرچ سرورشتہ انتقالات لغایت سنہ ۷۳ و ۱۸۷۲ع ... ۲۴۱۰۸۱۳ روپیہ

تمام شد

